

مندرجہ ذیل نظم ملفوظات شیخ عماد الدین حماد سے ماخوذ ہے جو وہم و بھہ کو بی بی مس
خاتون دختر سلطان ابراہیم لنگاہ کے بطن سے حضرت شیخ میران دنا سے شیخ جمال الدین بن سلطان
بہار الدین ولئے کچھ کران بن حضرت تاج الدین بن سلطان حمید الدین حاکم کے ہاں پیدا ہوئے
تھے۔ آپ کے ملفوظات آپ کے مرید محمد جمال الدین بن عبدالرزاق بن محمد کبیر الدین بن سید احمد علی
قرشی حسن الرضوی نے قلم بند کئے جو آپ (شیخ حماد) کی اولاد کے پاس میانوالی قریشیاں اور
مومبارک میں موجود ہیں۔

شیخ صدر الدین عارف بیٹے ہیں شیخ الاسلام حضرت بہار الدین زکریا ملتانی کے حضرت حاکم
کے ہاں شیخ عارف کی ہمیشہ بی بی فاطمہ سے جسب تحقیق شیخ شہر اللہ لنگاہ مولف تذکرہ حمید یہاں
نور الدین حضرت عبدالعزیز لاہوری کے دادا کے دادا عالم وجود میں آئے۔ شیخ عارف کی صحیح تاریخ
وفات ۶۸۵ھ ہے۔ ان سے سلطان محمد شاہ ابن سلطان غیاث الدین بلبن نے اپنی سلاطنت
بنت سلطان رکن الدین ولد سلطان شمس الدین التمش کا نکاح کر دیا تھا۔ تاکہ اسے طلاق دلا کر پھر
داخل حرم کرے۔ مگر وجہ مذکورہ کی منت سماجت پر آپ نے طلاق دینے سے انکار کر دیا تھا اور جس
دن وہ آپ کو قتل کرنے کی نیت سے آنے والا تھا۔ اسی دن تاتاریوں کے ٹڈی دل نے یورش کر کے
۶۸۴ھ میں اسے شہید کر دیا تھا اور وہ خاتون بدستور زینت خانہ درویش رہی تھی۔ امیر خسرو
مرثیہ اس کے متعلق بڑا پرورد۔ پورا اثر اور رقت انگیز ہے۔

شیخ صدر الدین عارف کے اشعار حضرت حاکم کی شان بلند کے منظر ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے
حضرت سلطان التارکین اپنے خسرو پر کی نظر میں کس قدر گرامی تھے۔ ان اشعار میں نقل و نقل کے
چند اغلاط تھیں جنہیں ہمارے موضع کوٹلی پیراں کے فاضل امام مسجد مولوی عبید اللہ صاحب پر وفیہ
ننانہ اسلامیہ کالج لاہور نے صحیح کیا۔ اعراب لگائے اور ساتھ ہی ترجمہ بھی کر دیا۔ جزاء اللہ تعالیٰ۔

مولانا صاحب موصوف نے اپنی تقریظ میں جو کچھ میرے متعلق تحریر فرمایا ہے میں
حاکمی بھائیوں کی مدد سے ہوا ہے۔ جو سخن شکر یہ ہیں۔

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ



Marfat.com

Marfat.com

(۱۲)

پنج باب است اندرین گلزار • ہر یکے باب گنج معنی ال
شہزاد شاہ حاکم درویش • پنج گنج اندرین یکے دیوان

حاکم

اصغر حسن علی گڑھی

گلزار

یعنی

دیوان سلطان التارکین حضرت حمید الدین حاکم دیوان پیراں
مدفون مومبارک یاست بہاولپور

مترجم ناہی علی

تقریظ

از مولانا عبید اللہ صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج فاروقین لاہور
 میں نے گلزارِ حاکمی مصنفہ شیخ المشلہ قطب زماں حضرت شیخ حمید الدین حاکم قریشی اکثر مقامات
 سے دورانِ طباعت مطالعہ کی۔ تقریباً چھ سو سال پہلے کی فارسی زبان ہے۔ ناکہ اصناف
 اکثر جگہ موجود ہے تکرار اور توازن قافیہ کی طرف زیادہ التفات نہیں۔ جیسے متقدمین کی روش ہے۔
 بعض جگہ نہایت دشوار۔ لمبے روئے قافیے اختیار کئے ہیں اور نہایت خوبی سے نبھائے ہیں۔ زبان کی
 سلاست اور روانی قابل ستائش ہے بعض جگہ امتحانی اشعار کہے ہیں جن سے کمال استعداد اور ذوق
 طبع ظاہر ہوتا ہے بعض قطعات میں خاص اشیا کے ذکر کا التزام کیا ہے اور بغیر کسی تکلف کے اسی
 سلاست اور روانی کے ساتھ سرانجام دیا ہے۔ کتاب میں ہر قسم کے اشعار حمد و ثنا و مناجات۔
 غزلیات۔ واقعات۔ مرثیٰ صوفیا و علمائے زمانہ کی مدائح اور دیگر ذاتی حالات کی نظمیں موجود ہیں۔
 اکثر قطعات اپنے معاصرین مشائخ کرام کے حالات میں کہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اعلیٰ کو
 تمام علوم و کتب اور فنون عقلیہ و نقلیہ میں مہارت کا ثناء حاصل ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے آپ
 کی لطیف اور پاکیزہ زندگی نظر کے سامنے آجاتی ہے اس زمانے کے اکابر صوفیا اور عظیم القدر علماء
 آپ کی مدح میں رطب اللساں ہیں۔ کتاب اول سے آخر تک تصوف اور طریقت کے رنگ میں ہے
 یہ جو ہرات اب تک پردہٴ اخطا میں تھے۔ الحمد للہ کہ آپ کی قابل قدر اولاد میں سے حضرت پیر
 غلام دستگیر صاحب نامی نے حق فرزند می ادا کیا اور نہایت سعی و اہتمام سے کتابِ نوبطاعت کا
 زیور کھپایا۔

ذَالِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
 تانہ بخشند خدائے بخشندہ

پہار آمد جہاں شد تازہ چوں نام نکو کاراں
 شگفتہ ہر طرف گلزار چوں رخسارِ ولد داراں (مکمل)
 الحمد للہ کہ دین روزگار فرخ آثار دیوان میانگار

گلزار

تصنیف لطیف سلطان التارکین غوث السالکین سیدنا شیخ حمید الدین جام
 قریشی شطاری حیدری سہروردی تارکِ سلطنت کبچ مکران رونی بخش مومبارک ناست بہاؤ اللہ

مطوفی ۱۲ صبح اول شنبہ ۱۳۶۶ سال مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۴۶ء

ابوالفضل پیر غلام دستگیر صاحب ^{ہرنبند} نامی حامی لاہوری

منشی طالع علی پانڈے پرنسپل ہندو عالمیکورپوریشن تحصیل بازار لاہور طبع نمبر ۵۵۵ آزد فاکر تعلیمی بک ایجنسی

موہنی رود لاہور شامہ کورد ۱۳۶۵ ہجری مطابق ۱۹۴۶ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرض حال

130553

خدا کے کارساز کا لاکھ لاکھ شکر ہے اس نے ہمارے جدا غلے کے دیوان "گلزار" کو طبع اور شائع کرانے کی آرزو کو پورا کیا۔ یہ آرزو میرے دل میں بہت دیر نہ تھی اور اس طرف میں نے اپنی کسی تالیفات میں اپنے مخدوم برادران (محمد کریم شاہ اور محمد روشن پراغ صاحبان) کی توجہ مبذول کرانی تھی۔ مگر بہت لمبے وقت پر ہوتا ہے جب کبھی یہ ہرگز کوشش کی تو خدا نے سبیل پیدا کر دی۔

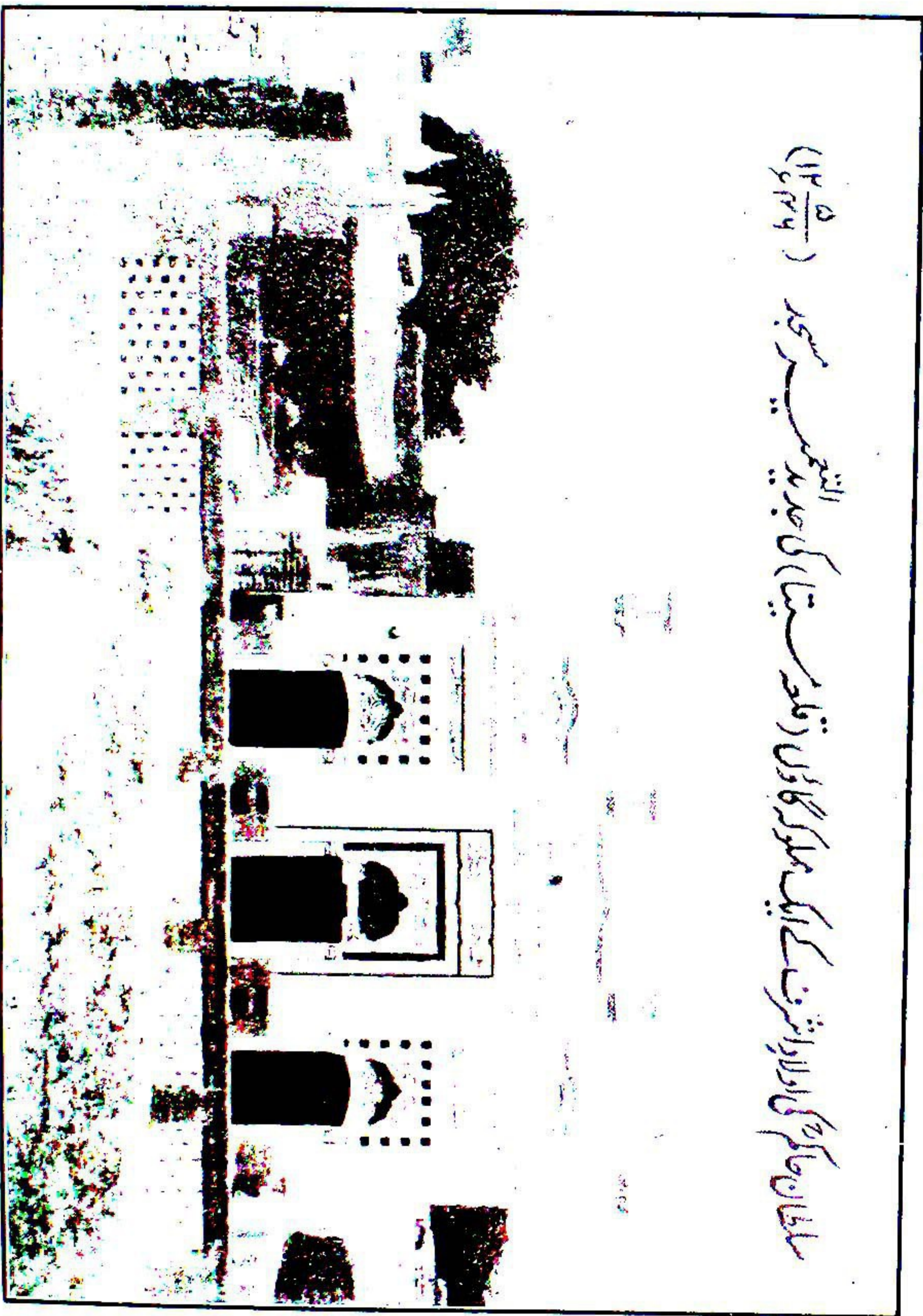
میں نے انٹرنیشنل کے امتحان سے ۱۹۴۵ء میں فارغ ہو کر اپنی ارنین بریاض میں جو میرے تیس سال کے سن سے پیشتر کی دماغ سوزی کا نتیجہ ہے، گلزار کی نقل اس نسخے سے کہ نسبتاً شرف رتھ پیراں میں ۱۹۴۲ء کا نوشتہ تھا شروع کر دی اور جو درمیانی اور آخری نقلیں یہاں ہو گئے تھے۔ لاہور سے آیا وہ اصل سے اگلا رہ کر گم ہو گئے۔ ان کی نقل کرنے کے لیے میں برادر محمد افضل شاہ برادر محمد شریف عالم شاہ اور برادر آفتاب احمد کے ساتھ جن کو بہاولپور کی عزیزوں سے ملنے اور اپنے جتو اعلیٰ سلطان جاکر کے گلزار کی زیارت کا شوق تھا شروع جنوری ۱۹۴۵ء میں رحیم یار خاں پہنچا اور وہاں سے مخدوم محمد روشن چوہدری صاحب کی کارپران کے فرزند اکبر مخدوم زادہ سلطان احمد کی مدد سے یہاں گیا۔ پہنچا تو ان کی فریشیاں میں تین دن رہ کر رحیم یار خاں راہس آیا اور عزیز ذوالفقار حسین سے نسخہ گلزار کا مقابلہ اور نقل کے لیے حاصل کیا۔ لاہور راہس ۲۲ جنوری ۱۹۴۵ء کو موضع قلعہ مسیتا شاہ پہنچا۔ پھر یہاں قائم رہا اور مختار بنی و حاجی انور علی صاحبان کی مدد اور مشورہ سے ہر دو نسخوں کا مقابلہ اور نقل کی جائے۔ دو دنوں بھائیوں نے اس کام میں قابل قدر امداد کی جو سر رہ گئی وہ مولانا عبد اللہ صاحب پر دھیسر نے پوری کی۔ خزانہ اللہ تعالیٰ اس کے گیارہ ماہ بعد ۲۲ دسمبر کو حافظہ صاحب کا انتقال ہوا۔ یہاں میں انتقال ہو گیا اور حافظہ ہو گیا۔ بھائی کی یاد اور ۲۱ فروری ۱۹۴۵ء کو میرا نیک دل صلح۔ دیانتدار اور فرزند محمد مجاہد

جناب مخدوم روشن چراغ سماج کی زیریں کمیٹی کے سربراہ



”آپ قوم کی کاموں میں حصہ دینے کے لیے
استغاثہ ہیں“

سلطان حاکم کی اولاد انٹرنٹ کے ایک مملوک گاؤں (قلعہ سیتا) کی جدید تعمیر مسجد (۱۲۵۵ھ)



۳۶ برس کے سن میں انگریزوں کے اٹل پاپا پینچا، انا لیتھ و آتارالیکہ راجوون، ان پے درپے خدمات سے طبیعت اچھا ہو جانا لازمی تھا۔ مگر اس وجہ تاخیر طباعت میں ایک رکاوٹ تھی۔ جو کمری پابند صاحب کی عنایت سے رفع ہوئی اور انہوں نے کتاب کو اپنی طرف سے چھپوا دیا۔

گلزار کے گلہ پائے سن پر ورگے اولاد اور صادق الیقین مریدانِ سلطان التارکین کا دامن امید بھرنے اور شامِ بیان کو معطر کونستے کندرم، روشن چرخ صاحب حاکمی کی عالی مہتی نے ہاتھ بڑھایا اور عزیز مذکور نے بھی حسب استطاعت جو حصہ ضرورت کی۔ جزا ہما اللہ تعالیٰ۔

قلعہ مسیتا کی جدید تعمیر خوبصورت مسجدِ اشراف کا نقشہ جو شاملِ گلزار ہے، برادرِ حاجی انور علی شاہ صاحب کے ذوقِ سلیم کا نتیجہ ہے اور اس کے منقول ذیل نوشتہ پر دیں رقم تاریخی کتبے کی تیاری برادرِ حافظ صاحب مرحوم کی خوش مذاقی کا ثمر ہے۔

فضلِ حق اور کوششِ انور سے اب
مسجدِ اشرف بنا رہا خوب سے
مسجدِ اشرف ہوئی وسعت پذیر
اس کی تاریخ اے غلامِ دستگیر

۱۳۶۲ھ

غلام دستگیر نامی

لاہور، محلہ چلہ بی بیال ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ مطابق ۲ جون ۱۹۴۶ء

حضرت حاکم کا ذکر خیر کتب تاریخی ہیں

مفتی غلام دستگیر لاہوری نے اپنی متعدد کتب (خزینۃ الاصفیاء، حلیۃ الی و لیا، تجنیہ سرور) میں حضرت حاکم کے مختصر حقائق و تصانیف کے بارے میں مفید و قیمتی تذکرہ تحریر کیا ہے۔ اس کے صفحہ ۲۲ پر کتاب انیس اور عظیمین کی اہل فارسی عبارات بذکر خیر حضرت حاکم اور ان کے چچا ہوں۔ اس کے بعد انیس اور عظیمین کا اردو میں ترجمہ دستیاب ہوا۔ تصنیف کتابہ نام ابو بکر محمد بن محمد بن علی تخلص بدر اور وطن سندھ ہے۔ یہ کتاب حضرت حاکم کی زندگی میں لکھی گئی جیسا کہ آپ کے نام کے ساتھ درازمی عمر کے دعائیہ الفاظ منع الابرار المسلمین لبطول حیاتہما ظاہر کرتے ہیں۔ کتاب مذکور

اسی صفحہ اور صفحہ ۳۱۲ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ مصنف کتاب حضرت حاکم کے فرزند کمرید تھے اور ان کے چچا کو خاص بارگاہ حاکمی میں شرف ارادت حاصل تھا۔ انیس الوعظین میں مصنف موصوف اپنے کلمات نپید و نصیحت کی تائید میں چاچا حضرت حاکم کے اشعار قلمبند کرتے ہیں۔ مثلاً صفحہ ۸ پر نقل کردہ شعر

بصیر است خیر را در ظلمت تحت اثرے بنید
 خیر است مرد را پید است مغز استخوان بن
 حلیم است اندک و بسیار و اندک ہر دو باطن
 سمیع است لبثو در ازل مور و دم عوط
 ۱۵۵ لے جوان گرچہ امید پیری ات است ہم بگوش
 زندگ اکثر پیری ماند جوانی بگوش
 ۲۵۵ ہر کہ از ہر دست کشتہ نہ شد
 گرچہ بہر سہل کنیش مردار است

مؤلف تذکرہ حمید یہ دیباچہ کتاب میں یوں رقمطراز ہیں۔

می گوید فقیر حقیر شہر اللہ ابن رحمۃ اللہ بن تاجی بن کالو لارگاہ کرچوں سلطان سکندر بودھی تخت نشین در ۸۹۴ (۱۴۹۲) نوجہائے شکر بقابلہ حشم دشمن شہن سلطان السلاطین سلطان حسین لارگاہ متوفی ۱۵۰۲ (۱۱۰۲) فرستاد و آن بادشاہ عادل کرد اور حضرت ذوالجلال بسند شریکت ابدال آباد و اربابہ کمر بن ضعیف اخلاص صادق داشت بنبران تکلیف نمود کہ دست این ست باید کہ بدعائے ظاہر و باطن مدد و دستگیر من باشی۔ آخر الامر چوں این فقیر را بندگی آبابی و اجدادی بخاندان قدوۃ السالکین سلطان التارکین قطب العالمین اغوث السالکین بدر طریقہ برہان الحقیقت عمدۃ الابرار قدوۃ الاخیار حضرت عارف عاشق حمید الملک و الشرع والدین مخدوم شیخ حمید الدین حاکم، بوالغیث قریشی المہکاری آل رسول اللہ الهاشمی بود در آل روضہ متبرکہ رفتہ مشغول شتم و بشارت برائے بادشاہ حضرت عالمیان امام المسلمین سلطان السلاطین سلطان حسین لارگاہ خلد اللہ عمرہ و ملک یا فتم و بیدیدہ باطن در عالم مشاہدات بقائے مبارک او مشرف و معزز شتم۔ و قائلقات حقائق کہ عقدہ آل کشودہ نمی شد از خدمت آل صل کردم و در ہماں شتا آنچه بلسان بزرگان از حسب و نسب حضرت ایشاں مسموع گشتہ بود بروئے قلم آوردم۔ چنانچہ بخش قلوب سارکان با شد سداں کہتہ از کبار مشائخ شدہ است و در خوارقی و کراہات شائے عظیم داشت و در تسلیم و جنابے بدل و از سلگام صد حیات تا وقت وفات ایسچ تغیر و در حالت شریف و در راہ نیانت

قائم التلیل وصائم الدہری بود و در ایچ نفسی از انفس غفلت و خطرہ راہ نیافتہ و بہ ایچ تغذیات
 دنیاوی نہ پرداختہ و از خلفار کبار بندگی قطب العالم رکن الملت والشرع والدين شيخ ابوالفتح فیض
 قریشی لاسدی الملتانی رحمۃ اللہ علیہ بود" (مستقل از کتاب قبلی نقل کردہ در ۱۱۸۲ھ)

ہما ولیور کٹر ٹیمر مطبوعہ پنجاب گورنمنٹ ۱۹۱۸ء زبان انگریزی کے صفحہ ۱۶۷ اور ۱۶۸ پر حضرت حاکم کے
 نسب ترک حکومت پنجاب مکران (در ۱۱۲۵ھ) کا باعث - شیخ شہاب الدین سہروردی (متوفی
 ۱۱۳۲ھ) شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی (متوفی ۱۱۶۱ھ) شیخ صدر الدین عارف ترمذی (متوفی ۱۲۸۶ھ)
 شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی (متوفی ۱۱۳۵ھ) اور حضرت سید احمد توحید ترمذی (متوفی ۱۱۲۵ھ)
 سے فیضیاب ہوئے مومبارک میں مقیم ہوئے۔ وہی جاگرتھس الدین تمش کی بنا کردہ مسجد کی سمت قبلہ درست
 کرنے اور اس کا آپ کو اپنی بیٹی نکاح میں دینے اور ملتان اور پٹنہ کے درمیان گرانقدر جاگیر عطا کرنے اور
 آپ کا ایک چاہ کے جاگیر دار کو مخمور دیکھ کر پروانہ جاگیر پتہ کرھینکسا دینے دتا کہ اول و اتنی دنیا میں کر کے
 تباہ نہ ہوا اور غلاموں کو آزاد کرنے۔ راجہ مومبارک اور اس کے بھائیوں کے دست حضرت حاکم پر مشرف
 باسلام ہوئے اور مومبارک کے صاحب استدراج جوگی کے اسلام قبول کرنے اور اس کی اولاد کے حال
 سدا بعد نسل مجاہد رمزا حضرت حاکم چلے آنے اور حضرت موصوف کے ۱۲ بیچ اول کو ملتان میں فوت ہوئے
 اور پھر جہد مبارک کو مومبارک میں لاکر دفن کرنے اور ہزار کے لئے ریاست کی طرف سے جاگیر بنام جادہ
 نشین مقرر ہونے کا ذکر ہے تاریخ جلید کا حصہ انگریزی زیادہ تر اسی سے ماخوذ ہے اور جہاد میں اس
 میں نے اس کے متعلق بحث کی ہے اس کے بیان اعادہ تحصیل حاصل ہے

کلام حاکم اور اس کی اشاعت

شیخ شہر اللہ ناگاہ تذکرہ حمیدیہ میں شیخ عثمان سیدان کے بیان نقل کرتے ہیں کہ وہی بن اتا کیونست
 حاکم ایک سو بیس کتب کے مصنف ہیں مثلاً فقہ میں ہجرت بیرون ہونے میں شیخ ایچ (مشہور درسی کتاب) تفسیر
 میں نیام رہا اور نظم میں گذارہ افسوس ہمارے پاس گلزار کے سوا اور کوئی قلمی کتاب موجود نہیں۔

نامی کا ایسے فاسل اہل بزرگ کے کلام سے متعلق کچھ لکھنا چھوٹا منہ بڑی بات، وہ مصداق ہے جو نسخہ خوشنویس کو کتابت کے لئے ریاضا گیا ہے۔ وہ سلطان عام کی دنات سے چار سو منیٹھ برس بعد کا نقل کردہ ہے۔ نقل و نقل میں اغلاط داخل ہو جانا ناممکن نہیں۔ کلام حاکم بہت بلیغ ہے۔ دیکھے صفحہ صفحہ پر نجات دیکھنی پڑی ہیں۔ جہاں مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ وہاں میں نے اپنی سمجھ کے مطابق کچھ تصرف کر دیا ہے۔ لیکن جہاں وہی طرح سابق نقل کرنے والوں نے کیا ہو۔ لہذا اغلاط نقل کنندوں کی طرف منسوب کرنا چاہئے۔ ناظم کی طرف۔

سبلی نعمانی مولانا روم کے کلام کے متعلق لکھتے ہیں کہ "فک اصناف جو شاعری کی شریعت میں انبض المباحات ہے اس کو مولانا اس کثرت سے برتتے ہیں کہ جی گھبرا جاتے ہیں۔" یہی بات کسی حد تک حضرت حاکم کے کلام میں بھی پائی جاتی ہے مگر ان کے کلام میں دحتی کہ غزل میں بھی ایسے خوبی ہے کہ ہر نظم ایک ہی مضمون کی حامل ہے اس میں مختلف مضمون نہیں باندھے گئے۔

میں نے پہلے سن ۱۹۱۵ء میں گلزار کے سن ۱۹۲۲ء کے نقل کردہ نسخہ سے اپنی بیاض کو مزین کیا پھر سن ۱۹۱۷ء میں جب آپ کے نانا حضرت سید احمد قوختہ ترمذی کے ذکر میں حالات، برکات، رسالہ شائع کیا تو اس کے آخری چھ صفحاتوں میں آپ کی منثور مناجات جو عقد مضامین و بلاغت ہے اور ایک صفحہ میں "گریا زلف والی مناجات درج کی اور رسالہ القریش امرتسر میں تاریخی نعت کا اردو ترجمہ منظوم شائع کرایا۔ اسی طرح تذکرہ حمید کے اردو ترجمہ مطبوعہ ۱۹۱۵ء کے اخیر میں چار صفحے اسی کلام کے لئے وقف کئے۔

میرے بھائی وزیر علی شاہ مرحوم کا "نعتیہ کلام عامی" جب سن ۱۹۲۲ء میں مطبوع ہوا تو اس کے صفحہ ۶۲ پر نعت حاکم درج کی گئی اسی طرح "گلدستہ حمد و ثنا" مطبوعہ سن ۱۹۲۲ء نے آپ کی تین نظموں سے زمیت پائی۔ پھر سن ۱۹۲۲ء میں طبع شدہ "ضمیمہ تاریخ جلیلیہ" بھی گلزار کی دو غزلوں سے مزین ہوا۔ الحمد للہ کہ اب سلطان حاکم کا پورا کلام نذر ناظرین ہے۔ میں نے بغیر منجلب زراچ تک کوئی کتاب شائع نہیں کی۔ اپنے بزرگوں کی تمام کتابیں طبع کر ارفقت شائع کی ہیں اور اس سعادت میں زیادہ حصہ میرے خال محترم پیر شرف عالم شاہ مرحوم جائیداد تہ پیراں دمنوئی سن ۱۹۲۲ء کا دارمخردوم روشن چراغ صاحب رئیس اعظم ریاست بہاولپور کا ہے۔

ہمارے خاندان میں پیرمرد شاہ (متوفی ۱۸۰۰ء) نے جہاں بامریڈیاں اور مرزا و العاشقین فارسی میں منظوم کی۔ وہیں اردو میں سب سے پہلے مرادنجین (قصہ چار و درویش جو انجمن ترقی اردو کے رسالہ اردو بابت اکتوبر ۱۹۱۲ء میں چھاپ دیا ہے اور اپ جولائی ۱۹۱۳ء کے نمبر میں دیوان مراد شائع کر رہی ہے) کو نقل کیا۔ ان کے چھوٹے دو بھائیوں: حضرت قلندر شاہ اور سکندر شاہ نے بھی چند نظموں اردو میں لکھیں۔ میں نے بھی شاعری پہلے فارسی ہی سے شروع کی تھی مگر اردو کی قبولیت دیکھ کر اسی زبان کو بزرگوں کے حالات کی اشاعت کا عمدہ ذریعہ سمجھا میں جانے۔ سر کونزار کے قدردان خیر حیدر عالم ہی ہوں۔ گئے اسی لئے اسے کم تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے اور ڈرو گوہر کی قدردان کی کبریائی ہی کی وجہ سے۔

حکومت کیچ مکران

چونکہ حکومت کیچ مکران کا تعلق حضرت سلطان حمید الدین حاکم اور ان کے خاندان سے رہا ہے اس لئے اس کا نقشہ درج کیا جاتا ہے۔

غرب از عہد حضرت عمر فاروق اعظم تا ۲۰۰ھ (عہد معتصم عباسی)
 بلوچ از ۲۰۰ھ تا ۳۰۰ھ (جو سلطان بدر الدین حاکم سیستان سے شکست کھا کر مکران پر قابض ہوئے تھے)
 مشائخ مہنگاری۔ از اولاد شیخ ابراہیم ابوالحسن علی مہنگاری (جو ۶ سال کے سن میں حکیم محرم مشائخ مطاہرین حکیم فردری ۱۲۰۰ھ بروز شنبہ وصل بحق ہوئے) از ۳۰۰ھ تا ۶۲۶ھ (انڈیا)

(۱) سلطان ابو علی بن شیخ موسیٰ بن شیخ ابوطاہر بن حضرت ابوالحسن مہنگاری

(۲) سلطان شہاب الدین

(۳) سلطان قطب الدین

(۴) سلطان بہار الدین از ۳۰۰ھ تا ۳۱۰ھ

(۵) سلطان شہاب الدین از ۳۱۰ھ تا ۳۲۰ھ

(۶) سلطان حمید الدین حاکم

(۷) سلطان ابوالیقادر (۱۰) ملک مہرور

از ۳۲۰ھ تا ۳۲۶ھ (انڈیا)

از ۳۲۶ھ تا ۳۲۹ھ

دہلی، پٹنہ میں نے مولوی عبداللہ صاحب ترمہوتی قاضی بچکان کے خط مورخہ ۸ بیع الاول ۱۲۴۹ھ سے جو مخدوم کریم شاہ صاحب کے ہاتھ میں کوہ روز بعد پتھر پر ۱۹۲۹ء کو میانوالی قریب یال میں وصول ہوا۔ اور بہاولپور گزٹیر سے جس میں سلطان عالم کے ترکہ سلطنت کا سال ۱۹۰۶ء کا قیاس کر کے اندازاً قائم کیے ہیں اور غاندان سے سلطنت بننے کا سال چنتا فی خان سپہ چلیز خان کو ۱۹۰۶ء سے جلوس کوئی اور بارہ کیونکہ اس بادشاہ ہوتے ہی بچکان کو ماتحت و تاج کیا تھا تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ طبریہ صاحب

قاضی صاحب موصوف کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ تاجریوں کی پوریش کے بعد پھر ملک پر حضرت سنگاری کی اولاد نے جو ملک کہلاتی تھی قبضہ کیا گیا مگر ان کی خانہ جنگی کی وجہ سے بلوچوں نے بوسیدی شاہ قاسم خاں عربا عالم سلطنت کی مدد سے حکومت واپس لے لی اور وہ امر لے کر ان سمیت سپور اور دزک کی طرف چلے گئے اور حکومت غلام ایرانی کران پر قبضہ کر لیا۔ اب وہ بلق بزرگ زاوہ مشہور اور بادشاہ ایران کے ماتحت علاقہ دزک پر قابض ہیں۔ قاضی صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ اب ان میں سے محمد شاہ سپہ غلام رسول خاں حاکم سب سواران اور صاحب نشان سپہ بدخاں حاکم جالک علاقہ دزک زندہ اور برسر اقتدار اور شاہ ایران کے زیر حمایت اپنی حاکمیت پر قابض ہیں۔ ایرانی مکران کے انگریزی نقشہ میں دزک موجود ہے میں نے بر اور مخدوم روشن چارخ صاحب سے کہا ہے کہ آپ نے ان عزیزوں کا پتہ کریں۔ خواہ قاضی صاحب مذکور کی معرفت یا کسی اور ذریعے سے میں بھی کوشش کروں گا۔ اوسقیانی ثم مہکاری ملک کے بعد بلوچوں میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ اسی اثنا میں خیراجپوت

حسب بیان مکران گزٹیر مطبوعہ ۱۹۰۶ء ص ۵۵ اور ۱۶۷ اور ۱۷۱ میں صدی عیسوی میں لار سنگھ ولد سندھ سنگھ کی اولاد سے لاہور اور چور چور وغیرہ سے نقل برکاتی کر کے مکران میں آئے اور تین پشت بعد مشرف سلام ہوئے اور حیرت زکری مذہب کا زور ہوا تو اس کے تبع ہو گئے۔ پنجگور کے مقام گجک میں حکومت اختیار کرنے کی وجہ سے گجکی کہلائے۔ یہ دو شاخوں میں منقسم ہیں ۱) کچ یا دینار زنی گجکی ۲) پنجگور یا عیسے زنی گجکی۔ بلوچوں میں کمزوری محسوس کر کے گجکیوں نے مکرانی ایران کے مہکاری ملکوں کی امداد سے پنجگور پر حملہ کیا اور وہاں سے ان کو قتل کر کے قبضہ ہو گئے اور چار پشت تک حکمران رہے جب ان میں خانہ جنگی شروع ہوئی تو ایرانی سپاہیوں نے خانہ مہکاری شروع کی۔ ناچار نواب قلات کے زیر حمایت آ گئے اب وہ نصف مال نواب قلات کو ادا کرتے ہیں۔ اس وقت گجکیوں کے سردار اعظم بانچاں ولد شیخ عمر خاں ولد دینار خاں

کی اولاد سے ہیں جس نے نادر شاہ افشار سے جنگ کی تھی۔ مرزا نور بخش متوطن ریاست بہاولپور نے حضرت شیخ حمید الدین حاکم اور ان کے سجادہ نشین صاحب اور اولاد کا سردار صاحب موصوف کو پتہ دیا۔ تو انہوں نے خط کتابت شروع کی اور حکومت کچھکران کا حال لکھوایا اور بتایا کہ سلطان بہار الدین کا مزار قلعہ سیری واقع قلات کے شمالی جانب مقابر میں علیحدہ چار دیواری کے اندر موجود اور مظہر کرامات ہے یہیں روضہ بی بی حلج کا واقع ہونا بھی (خلاف دیگر تحریرات بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

قلعہ مو مبارک

بہاولپور گزیر میں لکھا ہے کہ حیم یا رخاں سے چھوٹیل شمال کی طرف مو مبارک کا قدیمی قلعہ واقع ہے۔ یہ رستے سیہاسی دوم کے چھند قلعوں میں سے ایک ہے جسے گزیر میں اور بڑے کے ٹھنڈرات اب بھی دکھائی دیتے ہیں۔ ایک ان میں سے پچاس فٹ بلند تھا حال قائم ہے فیصل چھو سو گز ہے۔ دیواریں خوب مضبوط اور موٹی بنی تھیں۔ تاریخ مراد میں مسطور ہے کہ یہ قلعہ منیس کھردرنے حضرت عیسیٰ کے زمانے میں اپنی ماں کی رہائش کے لئے بنایا تھا۔ لہذا موم مشہور ہوا۔ رائے بھوج کے عہد میں سلطان محمود غزنوی سومات کو جلتے ہوئے یہاں سے گزرا اور اب سدراہ ہوا اور یہ قلعہ تباہ و برباد ہو گیا۔

جب ساتویں صدی ہجری کے شروع میں سلطان التتارکین شیخ حمید الدین قلات کے حکمران بنے تو حکومت چھوڑ کر اپنے نانا سید اسادات سید احمد توختہ ترمذی کی ماوراء النہر کے لیے ہونے لگا۔ حکومت اختیار کی اور جوگی کو مشرف باسلام فرمایا اور یہاں کا راجہ کے لئے کتابت اور خود بخود لکھے و مندر لکھے و فرزند ان شیر اور شیر بھی حلقہ بدوش اسلام ہوا تو یہ قلعہ مو مبارک کے نام سے مشہور ہو گئی۔

قلعہ کافوٹو شمال گلزار ہے۔ اسے ایک نظر دیکھنے سے اب بھی اس کی شان کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ دروازہ کے بائیں طرف برج بھی نظر آتا ہے۔ راستہ کی بلندی بھی عیاں ہے۔ اوپر جائیں تو قریب ہی سلطان حاکم کے مزار کی چار دیواری ملتی ہے۔ اس کی مغربی جانب ازسب نو مرت کردہ مسجد کے مشرق کی طرف احاطہ کا دروازہ ہے۔ اندر داخل ہوتے ہی شمال مشرقی جانب سب سے بڑی جو عام قبر ہے وہ آپ ہی کی ہے۔ سلطان حاکم کے بازو کے چپ تاحتی رفیع الدین عباسی جدیداری شیخ عالم برادر علاقہ حضرت حاکم کے اپنے نواسے کے ساتھ آلودہ ہیں اور ان کے پاس ان کے بھتیجے شیخ نور الدین بن حاکم حضرت عبد الجلیل لاموری کے والد بزرگوار شیخ ابوالفتح بن شیخ عبدالعزیز بن شیخ شہاب الدین کے پڑوادا لیتے ہیں احاطہ کے اندر واقع دیگر مزارات کی تفصیل میں نے تاریخ جلید کے صفحہ ۸۶ تا ۸۹ حسب نشان وہی مخدوم احمد شاہ صاحب مرحوم سجادہ نشین (بتاریخ ۲۲ جنوری ۱۹۱۲ء) درج کی ہوئی ہے اور صفحہ ۹۰ کے مقابل فوٹو بھی دیا ہے۔ قلعہ کے اندر اولاد حضرت حاکم کی اولاد کے بلند چتہ مکان اور بھی دلکش منظر پیش کرتے ہیں۔

شیخ کرن الدین ابوالفتح سہروردی

آپ حضرت سلطان حمید الدین حاکم کے پیرسبت تھے۔ آپ کے گہلے منقبت گلزار میں محفوظ از بظلمہ خزاں و سدا شگفتہ ہیں۔ آپ حسب بیان انوار غوثیہ شیخ صدر الدین ہاں بی بی راستی کے بطن سے (جن کے نسب کے متعلق رسالہ دلیل امتحیرین میں بہت چھان بین کی گئی ہے اور ہمیں اس بحث میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں) ۹ رمضان المبارک ۱۲۲۹ھ کو ظہور پذیر ہوئے۔ یہ حضرت سلطان حاکم کی ترک سلطنت کا چالیسواں اور عمر کا ۶۹ سال وال سال تھا اور آپ (حاکم) حسب ارشاد شیخ شہاب الدین سہروردی "متوفی ۶۳۲ھ" ان کے ظہور کے

منتظر تھے حضرت حاکم اپنے پیر کے پھوپھا بھی تھے۔ تمام عمر خدمت پیر میں بسر کر دی اور ان کی وفات کے دو برس بعد ملتان ہی میں در ۱۳۳۰ء میں جان بحق تسلیم ہوئے۔ فرزند نیا الاصفیا وغیرہ میں ان کے حالات مفصل درج ہیں۔ اور حضرت حاکم کے بھی، مگر مولف انوار غوثیہ کا ان کے جلیل القدر خلیفہ حضرت حاکم کا نام تک درج نہ کرنا بہت بڑی فرگزاشت بلکہ بے لگن کو تاؤ لگا ہی ہے۔ حضرت شیخ کی جو تاریخ وفات ۹ جمادی الاول ۱۳۳۵ھ شریف جمہدہ مطابق ۵ جنوری ۱۹۱۷ء (۱۳۳۵ھ) گلزار میں درج ہے وہ صحیح یقین کرنی چاہئے۔ شیخ موصوف نے کوئی اولاد نہ چھوڑی مغلط حضرت حاکم کے پسر درگاہ ازرا اپنے اپنے پیر کے نام کو خوب چمکایا۔

روضہ حضرت حاکم اور سجادہ نشینوں کیلئے جاگیریں

سلطان التارکین حضرت حمید الدین حاکم اور ان کی اولاد سے سجادہ نشین برقع سلاطین دروہ سائے وقت رہے ہیں اور انہوں نے ان کی خانقاہوں کی آبادی کئے جاگیریں اور معافیاں نذر کی ہیں۔ چنانچہ سب بیان بہادپور گزٹیر ۱۹۸۰ء سلطان شمس الدین اتمش نے نہ صرف اپنی بیٹی شہزادہ عائشہ اپنے نکاح میں دی۔ بلکہ بھنگر اور ملتان کا درمیانی قطعہ زمین بطور جاگیر نذر کیا۔ ریاست بہادپور کی طرف سے خانقاہ حضرت حاکم کے تیل چراغ کے لئے سجادہ نشین صاحب کی ذاتی مال کے معاملہ سے دو آٹھ فی روپیہ معافی ہے۔ اور موضع ترنگ۔ مومبارک اور بہادپور کی جاگیریں

بگید زمین انعام ہے۔

حضرت عبد الجلیل چوہدر شاہ بندگی جو سلطان بہاول لودھی کے عہد میں خیاب میں اشاعت اسلام کے لئے مومبارک سے لاہور تھے اور جن سے سلطان موسون نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا۔ اور حسب بیان شیخ بہال الدین ابوبکر مصنف تذکرہ قطبیہ و شارج و صایبے امام محمد دھول بڑو دی اندون در محلہ جوگی پورہ اگرہ ملاحظہ ہوا ذکر ابرار ص ۲۲ مولفہ مولانا محمد غوثی در ۱۳۳۵ھ و

ہستان اختیار ص ۳۹ مطبوعہ آگرہ اشیر شاہ سوری جو حضرت شیخ عبدالحلیل کی پیشینگوئی کے مطابق بادشاہ ہوا تھا خانقاہ شیخ پر حاضر ہوا اور اخراجات لنگر کے لئے فرمان بطریق انعام لکھ کر حضرت کے برادر زادہ شیخ طالب بن شیخ فرید کو دے گیا۔

پنجاب کے راجہ رنجیت سنگھ نے ۱۸۴۳ء میں حضرت عبدالحلیل کے سجادہ نشین پیر قلندر شاہ کو موافقت قلمبستیا کوٹلی پیراں اور مردانہ میں معافیاں نذر کیں اور جب سرکار انگریزی کا دور آیا تو گورنمنٹ ہند نے بدلیجہ مراسلہ ۱۶۹ مورخہ طبری ۱۸۵۳ء موضع کوٹلی پیراں کا سالم معاملہ برائے خانقاہ حضرت عبدالحلیل موضع رتہ پیراں کا سب برائے خانقاہ حضرت قلندر شاہ (متوفی ۱۲۴۸ھ) اور موضع مردانہ کے ایک چاہ کا معاملہ برائے خانقاہ پیر مراد شاہ (متوفی ۱۲۱۵ھ) پیر غلام محی الدین شاہ سجادہ نشین (متوفی ۱۲۶۹ھ) کو بطور جاگیر معاف کیا۔ اور علاوہ ازیں خانقاہ حضرت عبدالحلیل کے لئے سولہ ہیکہ اراضی موضع ہجیال تحصیل لاہور میں بذریعہ چٹھی ۵۹۶۶ مورخہ ۵ دسمبر ۱۸۵۶ء بطور معافی عطا کی۔ یہ جاگیریں سجادہ نشین صاحبان کی تریب اولاد کے لئے خاص تھیں۔ اس لئے میرے خال محترم پیر محمد اشرف عالم شاہ کی وفات پر ۱۹۳۳ء میں ضبط ہو گئیں۔ مگر اشرف خاندان نے نہایت دور اندیشی اور بزرگانہ عقیدت سے کام لے کر اپنی ذاتی جائداد سے چھ سو ہیکہ اراضی گاڈل میں اپنے جد امجد پیر قلندر شاہ دلی کی خانقاہ کی آبادی اور سلسلہ مسافر نوازی کے قیام کے لئے وقف کر دی اور مجھے متوفی نامزد کیا۔ اس کا انتظام میری طرف سے برغور دار محمد افضل شاہ سجادہ نشین رتہ پیراں کے سپرد اور پوجہ احسن ہو رہی ہے۔ اسی طرح اشرف خاندان حضرت عبدالحلیل کی خانقاہ کی آبادی کے لئے اپنی ملوکہ جائداد اراضی وقف فرما کر مجھے متولی مقرر کر گئے۔

تاریخ خاندان کے متعلق روزنامہ زندگی مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۲۵ء میں سید عبدالقادر صاحب ایم۔ اے۔ نے دلی میں اس سلسلہ پر کالج ناہورا اور خلیفہ محمد شجاع الدین ایم اے نے نہایت مہربانی سے تحقیقی مضمون شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اس خاندان کے افراد ایک ہزار سال سے میدان علم کے بیکہ تازہ چلے آ رہے ہیں۔ جس کے نہ صرف تاریخی حالات بلکہ تمام ذہنی کارنامے محفوظ ہیں۔

خانقاہ حلیدہ کی نسبت لکھتے ہیں کہ غور و پرداخت کے لحاظ سے لاہور کی اور کوئی درگاہ اس کا مقابلہ (باقی مضمون ۱۴۵ صفحہ پر ملاحظہ ہو)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

گلزارِ حاکمی

حمد و مناجات

ایں نامہ را ز دل کہ کنوں سازی کنم
حمد آں خدائے را کہ جہاں را بیا فرید
چو بالِ عونِ اوست ازاں با ز روح را
چوں در دلِ خراب من است گنجِ حیات
در کس نہ ام و لیک خدایا چو بندہ ام
تحمید پاک او کہ دل افروز قصہ ایست
بر نامِ ذوالجلال سر آغاز می کنم
بر حمد او زباں بسخن بازمی کنم
ہر دم با وج رحمت پرواز می کنم
القابِ خویش عاشق جاں بازمی کنم
خود را ہی سزد کہ سرا فرامی کنم
اطنا ب و رغوش است در کف

من حاکم ام و لے چو ہوا خواہ سعدی ام
مورا ز کف نسل رونق شیرازی کنم
ایضاً

بہر موی الہی صد زباں بخش
ہزاراں ہر زبانیں را بیاں بخش

بدیں توفیقِ خویشم بے کراں بخش
 وجودم را رضائے جاوداں بخش
 مرا از فضلِ خود بہت چناں بخش
 مرا دیدارِ خود اے ہر باں بخش
 توئی پروردگارِ چوں کہ چاں بخش
 ہر آنچہ از تو خواہم بیش از مال بخش
 سزد مارا کریم ہماں بخش

کہ تا شکر و ثنائے تو گویم
 دلم را از محبت دار زندہ
 نیارم در نظر تا ہر دو عالم
 نہ دنیا از تو می خواہم نہ غقبے
 ز عشقِ خویش جانم را بدہ حساب
 خدایا چونکہ فضلت بے شمار است
 ہر آنچہ از بخشش و بخشائش تو

چو حاکم عاشق دیدار یارب
 ورا دیدار باہشت چناں بخش
 ایضاً

ہمیں یک بار نے اک ہر ہر بار می خواہم
 نیائی تنگ زال ہر بار من ہر بار می خواہم
 گہنگارم چو در ہر بار یارب بار می خواہم
 ز فضلت درجہ نیکان من بدکار می خواہم
 ز استغفار غفران تو اے غفار می خواہم
 دروین خود ز فضلت مخزن ہر بار می خواہم
 دل خود از بہارِ فضل تو گلزار می خواہم
 ز تو دایر ریاضت بے زوار ادا می خواہم
 من از تو در دل با خاطر افکار می خواہم

ز درگاہت کریمیا لغتِ بیار می خواہم
 ز تو بسیار در ہر بار گزوا مندی بسیار
 بدرگاہِ خودم یک بار سے بار وہ گرچہ
 ز کار نیک درجاتِ نیکوکاراں شود حاصل
 ز استغفار و توبہ مغفرت از لست غفارا
 ہر دم مطیع التوا کن ہم جمع احساں
 بگرداں خارقہار و سوسہ دور از درون من
 تو خواہی تا جہارم ساز خواہی با جہارم کن
 دلم را در دست از عشقِ خویش خود کن یارب

منم آل حاکم مسکین کہ از شوقِ تو حیرانم
 بروز و شب ز جان و دل نہ تو دیدار می خواہم

ایضاً

ایمان زلفہ دستہ داوی جادید من آن خواہت
 واروسے در معصیت تو بہت غفرانت شفا
 گنج زبان نعمت از لبت طاعت ہائے ما
 چون آن عونت گریو گوئے سعادت بروئے
 از در عشقت با جہل ہم منت بجای خود ہم
 کن تازہ و نندال رخم از فرحت دیدار خود
 تعریف خود بشیدی تشریف خود از ہم
 بے منت دار و شفا از در عصیان ہم
 ارزان است من خود را بیگاناں خواہم از آن ہم
 تا بسے زمینیں بزم اعطاء چو کباب ہم
 یک دردت از صد جہاں ہم سرگزینہ دہاں ہم
 گل خند لے باغ او از حیمت گریبان ہم
 قربان رایت ساختم حاکم بماندہ جان خود
 تشریف اقبال قبول از بہر تشریبان خواہت

ایضاً

لے باوشاہ مہربان قربان شوم بر نام تو
 کردنی وجودم از عدم در راہ دین ثابت قدم
 با معرفت تازندہ ام فرخندہ ام تازندہ ام
 ز اقبال ایمان مقیم شد جنت آرائش کلم
 لطف تو در شان من است حکم تو در جان من است
 ہفت زمین و آسمان بر پاست از حکمت عیاں
 ہشت بہشت آستی از بس نعم برداشتی
 ذات تو بے شبہ ولد احسان تو بے حد و عد
 خلاق نفس و جان توئی رزاق انس و جان توئی
 بکشاید از ذکر تو دم خوش کرد و از زیادت دم
 برود ز نامت خستگی کرد و کشاوہ بستگی
 وائے کار ساز بیگیاں قربان شوم بر نام تو
 از تست احسان دم بدم قربان شوم بر نام تو
 از فضل تو شرمندہ ام قربان شوم بر نام تو
 ذکر تو آسائش دم تر باں شوم بر نام تو
 نام تو جانان من است قربان شوم بر نام تو
 از بہر نفع بندگاں، قربان شوم بر نام تو
 از بہر نیکیاں سائنی قربان شوم بر نام تو
 ہمہ راز افضالت مدد قربان شوم بر نام تو
 ملکیت دہ شہان توئی قربان شوم بر نام تو
 از اید از شکرت نعم قربان شوم بر نام تو
 در حال بے استگی قربان شوم بر نام تو

ماورِ نفسِ آثارِ ام بے چارہ آوارہ ام
جز تو کہ ساز و کار من قرباں شوم بر نام تو
حاکم منم دل خستہ در دامِ حکمت بستہ
صد بار در ہر لحظہٴ قرباں شوم بر نام تو
ایضاً

ترا داریم یا اللہ ترا دانیم یا اللہ
ترا گویم یا اللہ ترا جوئیم یا اللہ
بدیں آواز بس بدہم بفضل تو بے امید
عطا کردی چو ایماں باز مستانی عطا خود
مرا چوں خواندہ بل ہر دمے می خواں مقرب کن
رعایت ہم عنایت سائق و ہم تا بدیا کن
بدہ جذبہ بکن مجذوب و ہم ساک بفضل خود
قبل حضرت خود ساز مارا رو کن گرچہ
ز اصحاب الہمیں کن تا یسار و یسر دست آید
قرار گاہ ما دارالقرار از فضل خوگرداں
مقاماتے و اعوانے کردادی و دستداراں را
عجائب مائے قدرت کاں شدہ منظور خاصات
ز سیر و طیر و اسرار بہانی کن عطا ما
پریشاں بود خود کثر تحدیجے کاں و گروہ
بگرد و جمع خاطر گریختارت فضل تو آید

الہی با جمیع مومناں کن فضل برحاکم
اگر برمانہ بخشائی تو درمانیم یا اللہ

بجز تو کہ ساز و کار من قرباں شوم بر نام تو

الضَّالُّ

اے از عدم بساختہ موجود خلق را
 قہرت ز اوج عزیز بر دوسے قعر ذل
 از چوب خشک میوہ تر را پر آوری
 پس سرکشان کفر تبویق تو ز فخر
 آراستہ ز طلعت خورشید مشرق را
 مہرت خلاص دادہ ز غرقاب غرق را
 در ظلمت ابرخیش و ہی نور برق را
 بر خاک درگہ تو نہاد ند فرق را
 یہاں کجا تو اندیک روز خلق را

ثابت ثقلیہ حاکم اخلاص و صدق دار
 کن محو از دشمنی ہمہ نزد پر و زرق را

الضَّالُّ

بادشاہ پادشاہی ہر چہ خواہی آل کنی
 مالک ملک و ملیک ملک ملک ملک
 چند روزے گر کسے را ملک بخشی عاریت
 لے بسا سلطان کہ از تختش پتختہ افگنی
 لے بسا تنہا نازک ناز پروردہ ز خاک
 لے بسا فرزند دل بند از پیر ماندہ تیم
 حکم حکم تست محکم حکمت قوی است
 اوم از خاک آفرینی بر ملک بخشیش فضل
 گاہ مراد پس را از مہر و رحمت بر ہی
 کہ خلیل اللہ را آتش بسازی بوستان
 کہ کلیم اللہ را با خود بسازی ہم سخن
 خاصہ گان در کہ تو ہم ملک ہم انبیا است

مرگد لے را بہ بخشی سداذت سلطان کنی
 ملک تو باقی ست ملک ویران و میران کنی
 باز بستایش و محتاجش بہ پارہ نان انی
 لے بسا خسار چوں گلزار گل پیران کنی
 سر بسہر بزانی و ہم طعمہ زماں کنی
 لے بسا ماور کہ از سوز آسیرہ گریبان کنی
 خواہ کس خواهد شوارہ و جہرہ خالی کنی
 کہ عزیزانہل ماکہ را باہر از کس کنی
 غرقہ کہ از قواں نور را باہر از کس کنی
 کہ ذوق اللہ را آزاد از کس کنی
 گاہ رات اللہ را اورا کی کہ پیل کنی
 مر حبیب نویش را ہم پروردہ کنی

ختم کارِ ما: فضل خویش بر ایمان کنی
 ندگان ز ثابت اندر خیر و ہم و ایقان کنی
 مردان را از کرم در زمره نیکان کنی
 سارکان را ساز و اصل وصال شادان کنی
 عاملان را عال و ہم مخلص از ایقان کنی
 ہم سلامت داری و ہم نورشان تابان کنی
 آفتاب ملک او تا قرینا رخشان کنی
 لشکر کفار را مقهور سرگردان کنی
 حاجتشناس ہم برابری کار او سامان کنی
 جملہ دشواری او آسان تو لے بجاں کنی
 گرچہ زیشان نیست اورا ہم گے زایشان کنی
 رائگان اعطاران در حق این حیران کنی

خلعت دیدار بخش و ہم بدہ تلج رضا

ملک جنت ملک او بجلد یاران کنی

ایضاً

بجز تو دردِ دلم را دوا نداند کس
 سزا بر خدمت لیکن کجا تو اند کس
 کس خودم چو تو خوانی مرا نراند کس
 اگر مرا زمانی تو، کے رہا ند کس
 مرا بہر درد و ہر کوی کے دوا ند کس
 تویم اگر نرسانی کے ام رساند کس

مسلمانیم یارب منکر از کیش بتساں
 نراہل ایمان ہر کہ میر و وہ انش از عذاب
 کافران را بخش ایمان فاسقان را توبہ وہ
 غافلان را ساز طالب طالبان را دہ سلوک
 طالبان علم را در مقصد بہت رسال
 حاجیان کعبہ و ہم ز انرا ترضیہ
 بادشاہ عہد ما را و پر داری و رعایت
 لشکر اسلام را داری مظفر ہر طرف
 ہر کہ در درگاہ تو دار و الہی حاجت
 ہر کہ را دشواری دنیا و از عقیقے بود
 دوستدار دوستانت حاکم مسکین چو شد
 ہر کرامت کمال مشائخ را بدادی از کرم

تو باد شاد کر پیا تو نہماند کس
 رسل ملائکہ ورنہد گیتے کوشند
 نہ بکسیم چو کس بکیساں توئی یارب
 بدست نفس ستمگار خود گرفتارم
 اگر بدرگہ خویشم وہی تباہت ز فضل
 بہ تخت قرینت خویشم رساں ز راہ کرم

مرا از لطف چو خواندی مراں ز تہم باز کہ ہرگز تو برانی دگر سخا ندکس
 ز فضل جہت انوار در دل حاکم
 فشاں اگر ز فشاںی تو کے فشاں دیکس
 ایضاً لہ

اے تو بدرماندگی ہر ہمہ را کار ساز
 بردرت امیدوار آمدہ ام لے کریم
 گز ز نسیم رجا باغ و لم بشگفت
 گر تو برانی ز تہر زاہد گردد شقی
 این دل مسکین من زار بہ تست مکرما
 پستہ نفس مرا مغز معانی بہ بخش
 آخر بجان روح بخش بروح و فتوح
 زنگی نفس مرا کن حسنی از جمال
 منت حجاب نیت فضل تو باید محب
 درو بجانم بر آں چونکہ وہی سوز عشق
 نور حضورم چنان بخش کہ غائب شوم
 مفلس بیچارہ ام عنافل و آوارہ ام
 عضو کن از فضل خویش عطیت سہو و وفا
 حاکم محکوم شد حکم قضای ترا

عاجز بیچارہ ام چارہ بیچارہ ساز
 بیچکس از در گشت گشت نہ تو مید باز
 گاہ ز خوب جلال جاں شود اندر گداز
 گر تو سخا فی ز فضل صعوبہ شود شاہ باز
 ز آتش کبدش مسوز باک بقربش نواز
 پوست شدہ سر بسر گر چہ ہمہ چوں پیاز
 از دل پرورہ چونکہ ز لطفش نیاز
 گرچہ گنہ ہست حد است کرد بے ترا ساز
 ہست در تانتت بر ہمہ پیوستہ باز
 راز نیازم بہ بخش چونکہ شوم در نماز
 از ہمہ جز حضرتت با تو بگویم چو راز
 کار من از فضل ساز آمد توئی کہ
 محو کن از لوج دل غفلت با درم از
 بخش رضا خویش است ز ہمہ بہ نیاز

کوئہ گرداں لعفو چوں تو غفور ہی اگر
 شرح گنہا بہ منت قصتہ و در دور از

ایضاً

اے بروین بوستان از صنیع خود آراستہ
 سبزہ افتادہ بسجدہ شد بنفشہ در رکوع
 اے کمال قدرت تو آفتابست بر کمال
 تنگ کے آئی گے از خواہش خوانندگان
 عون خاص تست گمان خاصان خود دادہ
 حاکمت ہم پاکبازی خواستہ آل خواستہ
 گرچہ از جرم است مشغول کن وجود او ز جود
 چوں وجود در استمال از راستی آراستہ

ایضاً

اے زلف تو بہر سائے بوقت تو بہر سار
 جلے نظارہ است در آثار حمت کن نظر
 از گل سرخ و سفید و زرد و سبز و نیلگون
 نوع و سان چمن در جہ لہ از حسن جمال
 قمری از شکر بر آوردہ تدلے پاکریم
 شلخ لعلستان چو ساقی جامے احمدیت
 خرقة ازرق بنفشہ را بمثل صوفیاں
 بر میاں بستہ مگر خدمت بیاستادہ سرو
 چوں لب معشوق در خندہ شد خسار گل
 ہجو خط خوب رویاں سبزہ گشتہ دل فریب
 چونکہ در قطرات باران بار داند بوستان
 از گل خوشبوئے کز بہر جنس در بہان شگفت

بوستانہا یافتہ تشریف تو از سبزہ زار
 این زمین مردہ زندہ می شود در بہر بہار
 صنیع تو کردہ بفرق عالم از احسان نثار
 بلبلان مست ہچوں عاشقان بالالہ زار
 فاختہ جاں باختہ کو کو کناں در مرغزار
 خفتہ ز گس مستد عرعر الیتادہ ہوشیار
 لالہ چوں عارفان افتادہ اندر کو ہسار
 درد عا بکشادہ و برداشتہ دست چنار
 ہجو چشم عاشقان در گریہ شبنم بوزنثار
 ہجو زلف مرغان گشتہ ریاحین مشکبار
 می شود بر صنیع ہر شاخے چو زیور شاموار
 گشتہ آلودہ دماغ عالم از مشک تار

صنعت پاک نیست یا بسایں کہ پیایے شود
 پار مور و بال پشم کے تو اند آفرید
 آفرینش خاصہ کار نشت نے کار ذکر
 چوں توئی خلاق مخلوق است این جملہ جہاں
 ملک تو ملکیت ثابت ملک تو ملک قومی
 ہر کرداری بخوری سے شود ہرگز عزیز
 مالک ملک ملوک مالک ملک ملوک
 بندگان را در وجود آوردہ چوں از عدم
 چوں ہما بعضے ز مردار جہاں روتا فتنہ
 ہر کرداری بیسیکی ز ونیہ کار بد
 ہرگز از فضل غانی خواندہ عالم شود
 خواست خواست تست یارب ہر چوای ال فنی
 بدر فقر از مہ فضلت نور قدر بعد یافت
 فخر آدم مسطفی الفقر فخری باز گفت
 ملک عالم از ہمت در نظر ناوردہ هیچ
 دوستان خویش را ہمت چنان بخشیدہ
 ہر کہ اندر بارگاہ قرب حضرتت بار یافت
 وقت آن کس خوش رود قتش خوش کنی از دون ذکر
 حکم مکیں نم شرمندہ افعال خود
 کاوردن من گناہت کردہ من منیت
 کریم مرزی کریم جرم تلمہ تلمہ بسیار

در زمین و آسمان ہر جنس از نقش و نگار
 جملہ عالم گرنساید جہد از بس اقتدار
 از عدم موجود کرد ہی مبدؤ از شلخ بار
 پرورش جملہ ز نور شد چوں توئی پرورگار
 امر تو امر سیت نافذ حکم تو علی استوار
 وانکہ راعت بہ بخششی وے نگرود ہیچ خوار
 ملک تو باقی ست ملک دیگران مست مستقام
 می شود ظاہر ز نجر ہر یکے ز نجر شمار
 چوں کس بعضیش شہد انگاشتہ از شمار
 وانکہ راز است را ساز ہی نگرود از حیا
 وانکہ رازی شود او را اندر در روزگار
 حکم حکمت ہے حکمت نگرود ہیچ کار
 زالش کردی خلعت خاص مہبان بسیار
 بر بزرگیہاے ہیچ خود نکرود ہیچ
 فقر کرد آل سرور منتار عالم اختیار
 در نظر ایشان ندارد ہیچ در عبادت
 کے خیام جنت الفردوس را ہیچ قرار
 شکر شکر تذکے او شود لیل و نهار
 گرچہ بے شرمی نمودم ہیں زمانم شرمسار
 کار بد کردار کریم کردہ من در نذر
 پستی از عفو تو آمد ہیچ مشغول غبار

چوں امید فضل تو دارم گناہِ حجت بخش
را انگاں بخشی مرا هم را انگاں بخش لے کریم
نصرتم ده از ده اکرام لے دو العز زانکه

گر چه از من در وجود آمد گناہ بے شمار
زانکه می بخشی چو من در لحظه چندین صد هزار
با هوای نفس خود هر لحظه دارم کار زانکه

ایضاً

کار سازی خود ز تو جویم توئی چوں کار ساز
ملک فقرم بخش یارب کانت ملک جود وال
عالم عالم شوم علم علیم افراسشته
دور علم من کدنی بخش تا بجز شوم
وہ محبت خاصگان خواص خود داده
نقش غیر از دل چنان کن ز همه نارغ شوم
در مقام بے خودی کن از تجر غرت هم
بخش از از حقیقت روح را بجان روح
خلعتم از استقامت بخش یارب مستقیم
در نظر بهشت بهشت رتہ فلک ناپید مرا
بکت پیران مرشد ساز از شادم ز فضل
بیرات مسجد شود معیبت خانه خراب
بیخ عالم سر بسر گلزار بار دین شود
بر طفیل دوستی دوست تمام بخش زانکه

از تو آمرزش بخوام چوں توئی آمرزگار
ملک دنیا هم چه کار آید چو نیت این پاندار
گر رفیق مالکی توفیق خود اے کردگار
در عمل توفیق ده اخلاص و وزی اندوار
بخش بخشے از کرامات مشایخ نادار
آتش شوقم چنان زن بر جہدین حال سوار
جز حضوری ذکر تو دیگر نخواهم یار غار
کن آثار من طریقت ساز از شر عم شمار
بر سر تاج رضا خویشتن جاویدوار
گر بیایم بر در درگاه تو کیبار بار
تا از آن نشادم شوم مشهور دین در پدیدار
فعل شیطانی نهان قول پیمبر اشکار
سوخته گرد و دهر آنچه است از وسوس خا
دوستان و دستاران تویم اے دستار

بخششست را نیت پایاں من چه دائم خواستن
آنچه از خلعت سزومم بدین شد اختصاص

من ار حاکم سازم حکومت حکم
 رضا و قضا و خدمت انجمنان وہ
 دیار و جودم بگردان ز تقوی
 چو در غار تاریک گوراندر ایم
 چو چو حفرہ دوزخم لائق آمد
 بجنش نئی تلج عزت بفرقم
 حسابم کن آساں بیامرز گنہم
 بہشت بہشتم رساں بے حسابم
 ز جمع محمد حسدائے نداری
 ز تشریف دیدار خویشم مشرف
 بجاں تاکر حکمت گذارم کریجا
 کہ حق رضایت گذارم کریجا
 ز شرع نبی کن شعارم کریجا
 کنی فضل خود بایر غارم کریجا
 ز جنت کنی مرغزارم کریجا
 مسازی دران جمع خوارم کریجا
 گنہ گرچہ بسیار دارم کریجا
 ز دوزخ رہاں زینہارم کریجا
 کہ طاقت جدائی ندارم کریجا
 کنی چوں تویی کردگارم کریجا

عطا یم بگردان رضائے عابد

بکن ہم بدیں ختم کارم کریجا

ایضاً

حمد گویم دائماً بلسبب الغلین
 اوست موجود و ازاں ایاک نعبد و روست
 ما دیت خواہم ز ابدنا الصراط المستقیم
 استعانت زدہی خواہیم از غضب و ضلال
 اوست المدد و صفحش صمد زو کس نژاد
 اوست اللہ کہ جزا نیست اللہے دیگر
 نے در خواب سبک سے گرد او خواب گیاں
 کسی محیط علم او نشود بہ چیز غیر انکہ
 آنکہ زمین و رحیم است نیز ملاک یوم دین
 متعانت او ازاں ایاک گویم نستعین
 راہ قوسے کاں شدہ منعم علیہم بالیقین
 با دعا آمین گنم بہر اجابت را قرین
 نے ز کس اوزادے کفرش کسے بہر المین
 حق قیوم است اورا مدد ہزاراں آفرین
 شستہ ملکش بہر چہ بہت در آسمانہا وز میں
 خواست او باشد بدیں ہم در قرآن ذکر است بدین

دستِ غلشِ سموتِ زمیں را در گرفت
ذاتِ پاکِ او علی و ہمِ عظیمِ نیستِ دگر
ہر کرا کفر است بر طاعتِ ایانشِ حق
او سمیع و ہمِ علیم و ہمِ تدبیر و ہمِ کرم
حفظِ ایہنا سہل نزد تست کمال شد مستین
در رہِ دین گشتہ از کفرش ظلمتِ راہِ دین
عردتِ الوتقی گرفت است انفسا مشر نیست ازین
ہم خیر و ہم بصیر است تیر خیر العاقبتین
حاکمِ بیچارہ را اگر خواند از راہِ کرم
داصلے گرد و ہمیش بر خیز چوں خاکتِ ہمیں

بروز
نہیل

ایضاً

حمدِ خدایِ عز و جل از ادبِ کتم
فکرتِ کتم در دلِ دجانِ اولاً بجمہ
از لہجہٴ ثنائی تو کے قطرہ بود
رسل و ملک ز شرحِ ثنائیتِ چو عاجز
متحیر است خواصِ ز آدابِ بندگیت
ما راست نے ادب نہ عبادت نہ ذوقِ ذکر
در فرضِ واجباتِ سنن چو نگہ غفلت است
از بولہب ہو است دل ما اسیر جرم
گر سوئے خیر گاہ سوئے شر شود دم
ز آتشِ بھفتہ تو بردنِ خشکِ خویش را
ما را بفضلِ جنت وہ گر چہ از ہوا
گر چہ ز کہ ز نیک دید خود بماندہ ام
چوں بندہ تو ایم ہمیں بخشا بس است
خواص از عبادتِ در عبادت یافتند
وال را برائے رحمت و برکت سبب کتم
آخر بیان آلِ زبان و لب کتم
گر چہ بیانِ شکر و ثنا روز و شب کتم
تا حشر و رکنم چہ تنگ منتوب کتم
ما ہم چوں عوام چہ ذکر ادب کتم
دہ شک تا ز حالتِ شور و شنب کتم
کے جہد در تطوع یا سحہ کتم
راہِ عزیز خاک بسر بولہب کتم
خوانی اگر کجا دل خود مضطرب کتم
شاید اگر نیتِ مثلِ خیر کتم
خود را بر است آتشِ دو رخِ عطب کتم
از رحمتِ و نیک سز و کردار کتم
ما فخرتے نہ از عمل دنہ از نسب کتم
ما را کمال ز حضرتِ قربتِ طلب کتم

اندر رضا خویش چنان وار مستقیم
 با ذکر ذات خویش چنان بخشش تنگ
 تا کے میان عالم ناسوت نفس خویش
 مارا بسوئے عالم ملکوت راہ نے
 یارب رساں بہ عالم لاہوت تا کہ ما
 مارا توکل است بدرگاہت لے کریم
 چون حاکم است از تپ عصیاں برنج ورد
 جاں ورثا تو شدہ ام از برائے تست
 مرشد براہ قرابت پیرست بہر تست

عظمت

عظمت

کاندر رضات دشمن دیں ر غضب کنم
 تا یاد بے ریایے از رطب کنم
 از آتش مواد ہوس چوں وطب کنم
 دعویٰ ز عالم جبروت این عجب کنم
 نظار راہ قدرت تو بوالعجب کنم
 تکیہ کجا با ختر و اسخس و ذنب کنم
 شربت ز عفو بخش کہ تا دفع تب کنم
 ہر چند نیت سید عجم و عرب کنم
 مدحی کہ بہر آن خود نسبت و حسب کنم

سلطان اویار زماں شیخ رکن الدین
 ما دوستی او بفرق و عصبت کنم
 ایضاً

چو و آدمی درجہ ایماں در انم و اریا اللہ
 قرآن است حجت ظاہر ز جہت عیب ظاہر
 در اخبار النبوی بر حق چہ معنی است کان مغلق
 در آثار الصحابہ چوں ہے معنی شدہ مدون
 قیاس عالماں بہ نفس شدہ گلزار باغ و بہ
 بدہ قوت دل شاد مکن از دوزخ کہ از آدم
 ز حلم و حکمت و تقویٰ ز علم و عظمت و قوت
 ز معنی ہا بر و بیداری کہ آن با دوستاں داری
 چو اندر رگہ خاساں بیابند بار خواصاں

بدون از رشتہ رفقاں مرا گذار یا اللہ
 مکن اندر دم نامہرازاں اسرار یا اللہ
 بصیارت وہ مرا مطلق وراں اخبار یا اللہ
 معافی دہ مرا کنوں از ان آثار یا اللہ
 معطر کن دل این مسکین ازیں گلزار یا اللہ
 بدو عالم مکن شاد م ز استبشار یا اللہ
 مرکز در تہ معنی تو بر خوردار یا اللہ
 بخواہم از تو بازاری از ان بازار یا اللہ
 بدہ ہم بر طفیل نشان مرا ہم بار یا اللہ

اگر چہ من گنہ گارم امید رحمتت دارم
 بگفت نفس بے قرماں زمن موجود شد ^{عصیان}
 زبندہ گرزبے باکی شدہ موجود نا پاکی
 بے ازمن گنہ دیدی زاحساں پردہ ندردیدی
 زمن شد آن گنہ کاری ازاں گریوہ برداری
 ہوا و نفس راندستم بکامش و آرساندستم
 بے شد چونکہ عصیانم لبش حاطر پریشانم
 تو ذمورہ مرا طاعت زمن عصیاں بہر ساعت
 ز بد نفسی و بد راہی فتادستم برسوائی
 نگہ داری مرا فردا ز تارے کانت متلظی
 چو راہ راست نبودی ز راہ لطف نبودی
 شد از شیطان بد آموزی بد نام بخش پذیردی
 مرا نفسی است بد گوہر بدہ از رحمت اللہ
 چو آید مرگ در پیشم شود پزار ہر خوشم
 بجاں دادن چو در مانم بکن از کلمہ در مانم
 چو سازی طعمہ نورم ز دست و پارو و زوم
 بخش چوں شوم حیراں ز جرم خوش ہر گز دل
 میساں قبر با وحشت بازی مونم رحمت
 بخشرم چونکہ بخشائی و عفو خوش آرائی
 پیازار قیامت چوں شود ذنب از عمل اول
 بخشند چو مردون شود بیز رتن از تن

بجز نور و یکہ آرم توئی غفار یا اللہ
 بدر و جرم وہ در ماں ز استغفار یا اللہ
 ز فرتم بار غمناکی کنوں بردار یا اللہ
 گناہ من چو پوشیدی ملن اظہار یا اللہ
 رو و عزت شود خواری بریزم کار یا اللہ
 کنوں شرمندہ ماندستم ازاں کردار یا اللہ
 ز کار بد پیشانم من بد کار یا اللہ
 نمیدانم در اں ساعت چہ آرم کار یا اللہ
 تو گر بر من نہ بخشائی شوم در اں یا اللہ
 نگاہم راستی این جا چو از زناں یا اللہ
 ہمیشہ گنج خوشنودی مرا بسپار یا اللہ
 بکن خدمت عمر روزی ازاں اثر یا اللہ
 مرا نسبت بدیں خیر بدہ بکبار یا اللہ
 یہ بخش از رحمت خویشم تو استغفار یا اللہ
 ز تہمتی کنان جانم نکاہم دار یا اللہ
 در اں تار کی کورم بہرہ انوار یا اللہ
 بساپ من بگیر آساں ملن یا اللہ
 کشتائی روضہ بنت میان غار یا اللہ
 بفضل خویش بنہائی مرادیدار یا اللہ
 دل حاکم ملن خوں در اں بازار یا اللہ
 در اں دمانگی از من مشو بیزار یا اللہ

ترا چوں را مگانشست، عطا رہن ہم را مگانش بنش
مگر دانی مرا رسوا توئی عفتسا۔ یادش
ایضاً

جز تو کریمیا چونیت هیچ خدائے دگر
شربت نام تو ام گشده شفا دلم
گرچه ز تصدیق است صدق صدقیم تمام
هر چه تصدق تو هست بخش رضایه دلم
باقی گروم اگر گشته را هست شوم
ظاہر با خلق شد باطن با ذکر کتبت
دل ز ہمہ فارغست زانکہ بخسار منند
ذکر تو خواہم کنوں روز قیامت لقا
در دلم را دوا سازد ریدار خود
تاج رضای خودم دار نفسم مقیم
من ز بیان ثنا نجز ہ پیش آورم
حاکم مسکین ضامن جز تو نخواہد پس
زیر لوار رسول دار بخشش مرا
سایہ اشفاق پیر دور ملک از سرم
شاہ شیوخ جہاں قطب زمین و آفاق
نور جہاں رکن الدین شمس ضیائی فلک

دار سرم روز جز جزیر کف پائے پیر
نیت مبارک ازین هیچ دعائے دگر

الضیالہ

حاکم پوسستہ حضرت ایزدی را یاد کن
گر ہی خواہی شود اخلاص احوال بند
چند بیدارے کنی بر نفس خود از معصیت
روز و شب اندر عبادت حضرت معبود باش
اے الہی بندہ را توفیق وہ خیرات کن
غرق اندر بحر علم از خوف عدلت ماندہ ام

حکم بچارہ را اندر رضاء خوشیش دار

در بنیشتہ اجماعت صاحبان میعاد کن

الضیالہ

بے زقاہیت مباد تا سیم توالیہ دگر
گرچہ نہ اسرافت نفس مجرم و متدیم
مجرم و امیدوار عضو تویم اسے کریم
بے زکاہیت ہر آنچہ خواہی کن بر سرم
مست کن از جام شوق روح مرا نکرا
گرچہ نہ ابواب علم با خبرست این دلم

آتش عشق تو است در دل حاکم مدار

شعلہ شوق تو است باز چہ بابے دگر

الضیالہ

کریا بار خاندان سید نیاز ہی
غفور و مکرّم و شاعر عیبی
ریم و محن و سکین نوازی
شکور و مفضل و مقام روزی

تو مردماندگان را و ستگیری
بفضلت کار خود باید سپردن
بجز تو کسیت گو مر بندگان را
ز غصیاں در سزا و ارضایم
امید رحمت تو پے شمار است
ہر آنکہ از رحمت تو امید گردد
بدل خوف جلالت پے شمار است
امید رحمت و بیم عذابت

تاک حکم را رحمت خود را ایگان بخش
مکن ناپاکیم کلمی منان می

ایضاً

آن صانع کہ ہمتش را از شجر کشد
ہر روز آفتاب ز مشرق بر آورد
ہر سال فضل وافر او موسم بہار
مرجان و درو گوہر بر آورد ز بحر
از ابر ذیل گرچہ کہ باشد عزیز مصر
از ابر ذو الجلال ہر آن کہ سر کشد

ایضاً

کریمیا عمر من بگذشت اندر عظمت و باری
ز زخم زخمہ ہجرت بساں جنگ می نام
اگر در درگاہ قصر قبولت پانگہ یابم
رسم در قرنبت از فضل گراساب آن سازی
ز عظمت می سز و کین خستہ را از وصل پہلوا کجا
سر بہت رسانم بر سر او ج سر ہنسہ از می

بہ فضلت نیست تو میدی، اگرچہ - گوشت است عمر اندر ہو بازی

مرفوقی ده در عشق چو مردان مردانه
 کیم تا پچو پروانه بشمع شوق جانبازی
 بعدل و فضل و علم وجود خود کن عفو بر صوفی
 منتره از زن دفرزند و خویش و شب و انبازی
 امید فضل تو دارم مگر در عیبم آری
 ہی ترسم مگر درد زخم از عدل بگدازی
 بفضل خویش بر من کار کن باشد همه در نے
 کنی گر عدل جا راں بود در نارم اندازی
 ولا از کرده خود می سزد شرمندگی آری
 دے شاید اگر نازش کنی افضل حق نازی
 شکر بای برده عالم بهار اور سخن یارب
 کہ بر شیرینیش تمسین کند سعدی شیرازی
 اگر چه فارسی شد شعر من گر خون تو باشد

بر داند رضامت ہم بلاغت گوئے از تازی

ایضاً

صانع کو حق پنج و ہم جہت شش ساخته
 مہنت اختر مہنت جنت ز فلک خوش ساخته
 آسمانہا را مطبق را ترا نجم زیب داد
 در زمین او بوستانہا را منقش ساخته
 صنیع پاک او پرستے خاک و در وقت بہا
 از بساط سبز باغ سبز مفرش ساخته
 باور ابر بساط سبزہ کردہ خاک روب
 لالہ را از آب گوئی جام آتش ساخته
 گاہ خالد را بکرده سرکش اندر راہ کفر
 گور اسلاش سپہ دار و سپہ کش ساخته
 ایضاً

اے ز اثبات شدہ ثابت ثبوت ثاببات
 ذات تو بودہ قدیم لم یزل عالم نبود
 صانعاً از صنیع پے ہمتا بہ تو مصنوع شد
 ذات تو واجب وجود است عالمی ممکن وجود
 بے ز اثبات نباشد هیچ ثابت ثابت
 شد ز تکونیت مکنون اے ملون کائنات
 جو ہر جسم عرض انواع جنس ممکنات
 در الوہیت شریک تو محال آمد بذات
 از کمال صنع تو در دہر اشجبار و نبات

ایضاً

چند از در گت جدا باشم
 بر درت بار گر بود یک بار
 خردت بیج جانہ دارم من
 تا کہ جان ورتنت ترا جویم
 گر بخویم ترا کرا جویم
 از سید جان چارچین خیزم
 مگر من از تیغ عشق کشته شوم
 جان ز شوقت مرا بلب آمد
 کہ بد پیاء ہجرانم غرق

گر تو خوانی جدا چرا باشم
 بر چه سگشته جا بجا باشم
 گر برانی تو در کجا باشم
 تا کہ دارم بقا ترا باشم
 گر نباشم ترا کرا باشم
 مگر نہ از عشق سبدا باشم
 از شہیدان کربلا باشم
 مہر کن چند در عن باشم
 من اگر آشنا ترا باشم

ایضاً

یارب از من در وجود آمد گناہ بے شمار
 تو بہا بسیار کردم باز بفکستم ہم
 بارہ از معصیت باز آمدم باز از ہوا
 کردہ ام بسیار بے شرمی کنونم شرمسار
 تو بہ یارب کہ کنوں کردہ ام دل استوار
 نفس بدکارم بہ بد نفسی خود کرد دست کار
 فاعل مختارم ارچہ لیک کے کارے کنم
 تا نگردانی تو از راہ کرم توفیق یار

ایضاً

گویم تباہ بے عدد بر باد شاہ مہرباں
 ذات کرمیش لم یزل وصف قدیش بے ازل
 فضل کن لے کریم طاقت عدل بر ارت
 آن خالق ہر نیک بد آن رازق ہر انس و جان
 ملک عظیمش بے ظل جوہ عمیش بیسکار
 گرچہ خطای کنم از تو امید عطا است

مرد کن مرد کن مراد کرم
غافل است دل زد عشق بی
فرد کن فرد کن مراد کرم
شوق عجب بدہ زد دنیا دل
سرد کن سرد کن مراد کرم
تتم از کیمیا فی عشق چو زر
زرد کن زرد کن مراد کرم
برکت پیر آتش دوزخ
سرد کن سرد کن مراد کرم
زیر اقدام شیح رکن الدین
گرد کن گرد کن مراد کرم

نیت حاکم چو مرد می گوید
مرد کن سرد کن مراد کرم

ایضاً

صد هزاراں شکر اللہ احد می خوانش
واحدش می دالم درتہ صد می خوانش
لم یلد ولم یولد لیس لہ کفو احد
از ازل معبود برحق تا ابد می خوانش
هم کریم و ہم رحیم و ہم غفور و ہم شکور
در شب در روزاں تدرک ز من بند می خوانش

کار ساز عاجز در مانده آمد فففسل راہ

معطی گنج نعیم بے عدد می خوانش

ایضاً

در خواب غفلت مانده ام یارب بده بیداریم
برستی شہوت از من بجستی مرا پشیمان
اندر اطاعت امر گشت کارے کار آیم
توفیق کار نیک دہ مفقود

باز ارچی بے چارگی می خواہم از تو ترا

بجستانی بر حاکم بہا رحمت کن بے زاریم

ایضاً

بہ محبت کز شوق مبتلا کردم
بہ بخش وصلت از بہرہ جدا کردم

زبے ترار چنیں جا بجا کجا گرم
 اگر چه سنگ دلم مسل با صفا گرم
 کہ امین از زرد و زرد بندیت تا گرم
 شود شکستہ بکن تا کہ پار سا گرم
 صواب نیت کہ من گرد این خطا گرم
 اگر تو خوانی زر سے بلکہ کہمیا گرم
 ز فرق تا بقدم غرق در حیا گرم
 سرتا من از قدم و سدر ہمہ دوا گرم
 بہر بر علائق تا جسد مر ترا گرم
 چنان بساز کہ بے ظلمت ریا گرم
 بگور تنگ چوبے برگ و بے نوا گرم

بدار پرورہ فریشم گرم سرداری
 کجا چو عالم سرد گشتہ جا بجا گرم

الفصل

ذات تو خالی از خیال در تو خیال کے رسد
 درک عقول را بجاں دست بحال کے رسد
 بس بنور بدایتش ظل ضلال کے رسد
 از تو مزید گشتہ بالقص زوال کے رسد
 در صفت عبال تو مثل مثال کے رسد
 گر چه بوصف کبریات نہم نوال کے رسد
 بس بجلال شعور من سحر حلال کے رسد

اگر درون دلت بار باشدم یکبار
 زہر مہر تو تابی اگر رسد بدم
 مرا از لطف چنان خوان قبول حضرت خود
 سیرے توبہ ماہر سے رنگ ہوا
 گنہ خطاست سے کردہ کا خود مہیات
 عن از شب گوی میں بر اندو دم
 کجاست شرم چنان تا ز شرم وقت گناہ
 ز در عصمت در دست بخش شفا
 مانند ام لعلاتق من از حق تقی اگر
 طفیل خا عسکانت از نور اخلاصم
 ز فیض رحمت خود کار سازج من کن

لے تو قدیے لم یزل در تو زوال کے رسد
 حکمت و حکم محکمت چونکہ توئی ناند است
 آنکہ زدیں یافتہ از تو صراط مستقیم
 شک نیت شاکران را شکر مزید آورد
 ذات تو بہت بے مثال مثل تو نیت ہیج شے
 حاکم قدر عجز خود عابد حمد میا شود
 یافتہ ام چو لطف طبع از اطلانت لطیف

130553

از تو سخن چو آب یافت آتش شوقی زند
در روش رویش آب زلال کے رسد
تازہ نہال سستی ام گرچہ ز عرش سر کشد
ہست ہنوز ابتدا تا بہ کمال کے رسد
وصلت وصل و صلح کون بظہیل پیر زانکہ
بے ز وصول و وصلان وصل حال کے رسد
چونکہ کشادہ عین فضل برکت پیر در و لم
پس بہ کمال عین فضل عین کمال کے رسد

شاہ شیخ رکن الدین قطب زماں در زمیں
آنکہ بفضل وجود اریل ہلال کے رسد

ایضاً

شہادت بشیخ و بیان در نہ گنجد
شہادت بکام و دماں در نہ گنجد
چہ با حضرت سدر من راز گید
دل و جان من آن زمان در نہ گنجد
دم عاشق صادق است نیت کا ذب
یقین است آنجا گماں در نہ گنجد
اگر نفس بگذارم رفود بیایم
حجابے دگر ہو میاں در نہ گنجد
دلم یاد غار است ز اغیار فارغ
پہا زایت دور خزاں در نہ گنجد
دلم را خبر نیست از حالت جاں
بذکر دل من ز بال در نہ گنجد
چو سودا است سودا و عشقت کہ در و سے
کم و بیش شد دو زیاں در نہ گنجد
نہ دنیا و بقعے دم من فارغ آمد
ز آفت مسافت شیر است زانت
سمعی بصیری عینی تجسیری
سوز آتجا بیان و مکران در نہ گنجد

نیابت نماں و نشان در نہ گنجد

کجا شرح و صفت توجہ کم و نہ

کہ و صفت لشیخ و بیایں در نہ گنجد

ایضاً

ہزار شکر و ثنا از دعا فی را
کہ کرد ما من مومن ہمشہ مادعی را

ہر آنکہ داد بدو لا الہ الا اللہ
 زہر خلقت او ذرہ ذرہ گشتہ کوہ
 زرعون ملک جہاں کرد گرمی فرعون
 خدا ہیست یکے لیک از خرمی باشند
 حال باشد مخلوق گر شود خالق
 ہم از دلالت صفتش ز فہم معنی عقل
 کئی کہ بار بدرگاہ عزت از یاقوت
 رسید بلعم با عور را چو از خنداں
 بدرک اسفل سازد مقام اہل نفاق
 زہے حکیم کہ از حکمت عجیب نہاد
 ہم از عنایت از لیسیت و جدالت پانہ
 ذبیح رازہ کرم داد ہم ہون تو بنیق
 اگر چہ امت موٹے بدشت داشت و لیک
 گے زائرہ شکافہ وجود ذکر سیا
 ز سنگ سنگدلاں کسر در بنوی کرد
 چگونہ گونہ بلا با اہل قربت داد
 نہاد ہفتش عشق اندر دل مجنون

بہ بخش حاکم را اے کریم آں تو بنیق
 کہ تا منسا پید سی او کار عقیقے را
 ایضاً لہ

در فضل و کرم بکشائے یارب
 سراویدار خود بنمائے یارب

بہ ملکِ فقیر سلطانی کین وہ
 بجز درگاہ تو در بر دو عالم
 بدرگاہت کنم ہر لحظہ فریاد
 کشش ہم کوششِ اوسوئے عصیاں
 عزیمت وہ مرا زیر انکہ دارم
 دے گیرم بیارم در حضورش
 ز راح روح حالت بے خسر روح
 گرداں پاک نفس و قلب و روح
 بنسبم استقامت و شریعت
 ولم را در طریقت وار ثابت
 برجم بخش دریاے حقیقت
 بفضل خود بروئے اجہت اوم
 دل نیکاں ز تو آراستہ شد
 امید بخشش بخشش شدت
 نظر دارم بفضلت نے بطاوت
 ہزاراں شکر مارا چوں در اسلام
 باخر عمر ہم با عز اسلام
 کین ماولے من در مقصد صدق
 شدہ اغوائے نفسانی ولم را
 دروان اغوائے شیطانی است مگرہاں
 بدل غالب شدہ غوغا و سواس

ع
در
نقص

ع
بے
بشی

ز غیر خویش استغنائے یارب
 ندارم ایچ جا مہا ر یارب
 ز دستِ نفس بد فرستے یارب
 ہوائے دے فلن از پار یارب
 دل خود کامہ د خود رائے یارب
 رود ہر بار در ہر جائے یارب
 بود تا چند در اغما سٹے یارب
 کین این ہر سہ را کیتائے یارب
 بہ بخش از فضل بے ہمتائے یارب
 وزو زنگ گنہ بردار یارب
 گہ گردم دریاں دریاں یارب
 بدہ رائے جہاں آرائے یارب
 مرا ہم بخش ہم ازائے یارب
 بسکین من بخشائے یارب
 مرا کن را نگماں اعطائے یارب
 مرا شد مولد و منشائے یارب
 بہ حبت کن مر بقائے یارب
 نمی خوامہ دیگر ناوائے یارب
 مکن مغرور از اغوائے یارب
 مرا اغوائے ازائے یارب
 بگرداں دفع آل غوغائے یارب

زور گاہت جدا بودن عذاب است
اگر من بچنیں مانم مبادا
دل مشغول کن با حضرت خویش
زیباں بسیار سووم کم شد از عمر
کشا بدستگی من امید است
چو در مانم بگور تنگ و تاریک
بمختر تاج عزت زینفرد تم
ہر آنچه امروز کردستم بہ دنیا
رضی مرضی ام کن
عذاب خود را منمائے یارب
ہزاراں وائے بر من ولے یارب
شود تا خاطر م آسائے یارب
چہ سودائے ست این سودائے یارب
زیادت یارب شہائے یارب
دیسے از حبت ام کشتائے یارب
مکن خوارم در ان مقضائے یارب
پیرس از من در ان فردائے یارب
مر ترضے ہم
رضنا یم بخش حاکم از رضائے یارب؟
ایضا

بادشاہ بادشاہان از آنکہ جسم جاں کند
حاکم دل را بسازد صدرشیں از معرفت
نفس را راہ شریعت بخشد از راہ کرم
گماہ بخشد مہینہ ز استقامت و سلوک
نک نک اوست شامیت ہر کرا خواهد دید
گہ بند تاج کرامت بر سر آوم صفی
گماہ مر صدیق را خواند کند ذوالاوسیا
گہ سگ صحاب کست از فضل خود زودلی
گہ شہے را سلطنت بتاند و ساز و گدا
گہ کیے را از تنم و نظر سزاند نعیم

شاہ روح نازنین در قصر تن پنہاں کند
پس ورا در قلعہ تن صاحب فرماں کند
بس طریقت ہم حقیقت اہ قلب جاں کند
سکے را از ولایت واسلے کیماں کند
حکم حکم اوست ہر حکے کہ خواهد آں کند
گہ عز از یل ملک را راندہ و شیطان کند
نقابہ را گاہ راند و دراز ایساں کند
گاہ مر بلعم ولی را جوں سگ از خدایاں کند
گہ گدائے را از لطف خویشتن سطاں کند
گیے را از سب محتاج بات ناں کند

پیر دوناں گے یکے را پر دور دوناں کند
 پیل را گاہے ز پیش پشہ سرگرداں کند
 بہ مومن کرد حبت کفر در نیراں کند
 آخر ز پیغامبران اش نیز ختم ایشان کند
 ز انجم رخشاں در پیش شمشیر تاناں کند
 نیز از مے صفت اختر اندر رخشاں کند
 شدہ اختر در میاں این برجہا دوراں کند
 عقرب سلطان اسد و حوت ہم میزان کند
 قطب را ثابت بدار دآں دگر گرداں کند
 بوستاں پتر مردہ را تازہ رخ خداں کند
 از تنعم بوستاں ہارا نعیم ستاں کند
 چرخ را کوئی پیراں ز انجم در افشاں کند
 سنگ را زان رنگ بختد عمل اندکاں کند
 جانہ را قبض سازد خانما ویراں کند
 مرے ہ در شے پادادہ را گریاں کند
 مرغ و ساں را گے بے از شہاں جہاں کند
 لے بسا زلف پریشاں را کتب پیشاں کند
 لے بسا تن کاں اسیر مورسم کرماں کند
 سر و دست پست سازد باز میں یکساں کند
 دست زان کوتاہ سازد در کفن عریاں کند
 روح بعضے را ز قہر خویش در نیراں کند

ناپید از ہمت یکے را ملک عالم در نظر
 شیر شرزہ را بر بخاند گے از دست مور
 در ازل او بود عالم از عدم موجود کرد
 اول از جملہ جہاں نور محسوس آفرید
 گنبد گردون ارداں را معلق داشتہ
 از زحل بر جس برام و خود نامید نیز
 صنعتش در شش حبت در نہ فلک سازد و بوج
 کل نور جدی - جوزا توس در سنبہ
 آفتاب و ماہ انجم شد سحر امر او
 مرز میں با تختہ او تازہ ہر سالے حیات
 ز بساط سبز ہار سبزہ آید در زمیں
 از گل ہر رنگ کان در سبز ہار تر شگفت
 حکمتش بر حکیم نصیت ز تاب آفتاب
 از قضا، اوست ملک الموت کاں در روز شب
 مرے فز ز نازک را بگرداں زیرتسیم
 از تو شاہاں مرغ و ساں را برد گاہے بخال
 لے بسا رخسار چوں گلزار در خاک افلند
 لے بسا دل کاں میان خاک ریزد گل شود
 سبزہ خط از رخ گلزار عارض بگسلد
 گر چہ بجز از رخ گنج را بکہ مے آید بدست
 روح بعضے را ز فضل خود رساند در بہشت

بعد از مردن بروز حشر چون بخش حیات
 از دل جهان روز و شب می خواهیم از درگاه او
 در بهشت یا که دوزخ زنده جاویدان کند
 حشر من تا در قیامت با مسلمانان کند
 صد هزاران جهان بود اگر حاکم در ویش را
 دم بدم آل جاہنبا پر نام او تشریفان کند
 ایضاً

صد هزاران ہزار شکر و ثنا
 مالک الملک ذوالجلال تدبیریم
 وَحَدَاةٌ لَا شَرِيكَ لَكَ
 گویم خلق را کرده از عرش موجود
 کرسی و عرش کرده لوح و تسلیم
 انبیاء را گزیده بر مہر خلق
 موعود مومنان بگرد بہشت
 ہم ز برکت متابعت ایشان
 بندگان را عبادتے گردان
 طاعت ایزدی ترا منجی
 بر سر پر بہشت چه سخ گلاہ
 ہر چه او خواست کرد ہم کین
 ہر کرا خواندہ شد مطیع در شش
 وقت شان خوش کہ از گرم شان خواند
 غیب دال غیب پوشش عذر پذیر
 لے خدا کے کہ بر خدا فی تو
 مر خدا را بچند گوست سزا
 از ازل تا ابد در است بقا
 و ہدایت و ورا شریک کجا
 خالق و رازق است و راہنما
 دوزخ و ہم بہشت زد پیدا
 داد شان کرا از معجزات چہا
 کافران را بہ دوزخ است سزا
 اولیا را نعیم داد با
 دور بودن از ان خطا است خطا
 بر قبا و کلمہ مناز مرا
 در بر طوطی چہ سبز قبا
 ہر چه خواہی محبال منع کرا
 وانکہ را راندنیں در است جدا
 وائے مر راندگان حضرت را
 مکرم چاہہ کار کار کشا
 کرد افتد ار ہر گہ شاہ و گدا

سروران بزورت میان سخن
 ہم امیدوار فضل تواند
 ہمہ را رزق می رسانی تو
 دوستان را چرا کئی محسوم
 بنده حاکم ز عدل تو ترسان است
 گفت سبحان ربی الاعلیٰ
 ہمہ را در گہت شُدہ بجا
 مومن و ہم جہود و ہم ترسان
 چوں ترا سپہر است بر اعدا
 ہم بفضیٰ و را بس است ارجا
 را نگاں بخش سے کریم از آنکہ
 مفلسم ہم امیدوار عطا

باب دوم

در لغت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آن خداوندی که اورا هست نیکو ناچهار
 لغت پاک سید عالم محمد مصطفیٰ
 آن زماں نے عرش کرسی بودنے ارض و سما
 خلق در پیشانی بنهاد تا گیر وضیبا
 می رسد آبار اورا تا رسیدہ سرد را
 جملہ دنیا شد منور ہم معطر از قضا
 راست زاوہ نے نگوں چوں نگوں آید
 گفت آن سلطان عالم بادشاہ انبیا
 سرنگوں افسا و شیطان تخت او ہم زجلا
 رفتن ایشان پیش از ان بر آسمان بودست را
 شد نگوں ہر جا کہ بہت بودست از حکم خدا
 آب بحر سادہ رفتہ در زمین گشتہ فنا
 شد شاوہ ہم بہشت آباستند اے خوش لقا
 ہرچو سبب رخ مکتوب سے معطر آنجا سرا
 ہرگز ناک نیز ایا منصور ایا نیک سخا

بعد تمہید خداوند سازاوار ثنا
 من لعون اللہ گویم از سر صدق و سندا
 نور پاکہ او خدا پیش از ہمہ خلق آید
 چونکہ آدم پابشر موجود شد نور سل
 بعد آدم تمامہ عبد اللہ نوبت نور او
 شب ووشنبہ ہفتم ماہ ربیع اول زیاد
 ختنہ کردہ غسل دادہ ہفت بار بیدہ زیاد
 بعد زاون گفت کلمہ من رسول اللہ وراں
 از پی تعظیم او آمد زریں او ناکہ
 ز آسمان رفتن شیاطین ہر ہمہ را منع شد
 چونکہ شد بود آل شاہ عرب ختم رسل
 شد خراب ایران کسری آتش فارس بپرو
 بستہ شد در ہائے دوزخ جملہ درگاہہشت
 بودہ است خاتم نبوۃ راستاے پشت ار
 کلمہ طیب توجہ حث ثبوت از بعد آن

بود تمام القدر لکن گرد رازے فرزند او
 زانکہ وے بودہ است کز ہر کالجے سرد بزرگ
 چہل کشیدے موئے خود را آن نماں گشتے در راز
 وہ از آن موئیدہ بودہ در سر سرد رہیں
 موئے خود را گاہ گاہے چار گیسو ساخته
 موئے خود را گاہ گاہے برگوشہا کبڈا شستے
 موئے او بدست نہایت نے شستہ سخت بود
 بودہ است اندر دو او پرواش گئے ظاہر شد
 موئے او پریش در ازو تیک ہم بار یک بود
 بینی اش ہموارہ بن بینی کشیدہ ہم براں
 بے تامل ہر کردیدے او بزرگ گشتے
 بریش او انبوه قدر قبضہ بلمت بہت رہے
 نرم ریش اش بودہ است ز ہنرے زہا
 روسے او نے گردو پر از گوشت بودست دراز
 تن او در خندہ ہچو برق رخشاں سے نمود
 بودہ اش دمنش فراخ اندر عرب تنگی دمن
 خط باریش ز مواز سینیہ تاناف بود
 سنیہ او باشکم بودست برابر نے لبند
 شکم او را سکن بودست زال زیر ازار
 بود ہر دو بازو ہر دو ہر دو نفش مورناک
 سر تمام استخوان او بودہ محکم درشت

ایسا سے می نمودے کوتہ از وے بے خرد
 تا تہ نزمہ گوشس مولش بود چوں کردے رہا
 ہفدہ و بودست سفید اندر وجود آن مجتہا
 مفت مو در ریش سے اسبیدایے و از دست
 از دو گیسو گوشس سر دل کردہ آن کان سنا
 کردنش رخشاں نمودے بر صفت شمس ضحا
 نے بجلی راست بر مولش گنم جاں را فدا
 چوں شدے اندر غضب آن سرد پالیزہ را
 چشم او سخت سیاہ ہم بد ذراخ و دل ربا
 بودہ است بر آمدہ نور سے چہ نور سے جاں فدا
 بینی آن را باوشاہ شلغ روز جسے را
 ریش را کبڈا شستے بسیار رے موئے تا
 نیز رخشاں بود پس زانگونہ رخسار است کرا
 بودند دانش کشادہ آبدار و با صفا
 از ہمہ لب ہلش نیکو تر از حسن بہا
 عیب می کردند ذالاش بے عیوب است
 سنیہ اش ہموارہ کبڈا ہنرے شستہ
 نے تن از سنیہ اش بودہ است لبندے دست
 یک شکم پوشیدہ شستے جز دو اے اہل ہدا
 مبدار سنیہ کز ہر دو ہر دو پستان موئے را
 ہر دو بازو تیز اش بودہ است طبرک با وفا

بود موہائے سر آں سرد در عالم دراز
 پر مثال شاہدائے نقرہ انگشتان
 خاتم نقرہ منحصر دہشتے از بہر ہر
 رشتہ در انگشتی بستہ ز بہر یاد کرد
 چوں کہ بستش گرفتی دست سے خوشبو شد
 جملہ اندامش کہ بودی آں فروتر از ازار
 بود ہوارہ بشن پاکیزہ ہر دو پائے او
 کف پالش را میانہ کے رسیدے بر زمین
 خالقش در فرہی بود است چہ شبہ معتدل
 بود مٹا ساک مراد را گوشت یعنی استوار
 ہر دو ساق استادہ کردی دست بہادریاں
 گاہ شستے بشیر و شیش بجانب قبلہ بود
 از بلندی چوں کہ سوئے شیب آرزو
 وقت رفتن اول قوت پائے را برداشتنے
 نئے آہستہ مقصد پاش مے افتاد است
 گاہ ہانزدیک بہادریے فرخش بود گام
 سوئے راست و چپ نہ کرے وقت قتل انتفا
 ز آسماں طول نظر او بودہ است سوئے زمیں
 برد چو شش نیز بہ جامہ نہ گھمے می نشست
 سایہ او بر زمین ہرگز نیفتادہ گے
 سائبان ابر مثل چتر بودے بر سرش

باطن پنچہ فراخ نے شکنج اطراف
 ل فراخ و نرم تر از خرقش بے احتفا
 کہ بدست راست کہ پپ آں شد در خورثنا
 گاہ گاہے چونکہ بیرون آمدی آواز غلا
 ہم سر گوند رسیدی چون کہ دست آں مہندا
 ساق ہم راں بے سطر اورا ایسا شیرین
 بر سر پالش بانہ قطرہ آب از کجا
 از ملک اربع ز یوسف بر آں صاحب ہوا
 شد تناول شکا چہ آخر عمر آں خیر الورا
 نے تغیر ز اعتبار عمر او تا انتہا
 بدیشے شستے چنپ آں راست گوبے افترا
 نور بودے کرد بر گرداں ملاز صفیاء
 بودہ است رفتار آں سلطان عالم مکنذا
 ہم نہادے بر زمین باقوت او پا داما
 گوگہ مے رفتے بسرعت ز خلق آں پیشوا
 نے خرابین بر رفتے آں ہمہ را التجا
 گر بگردے یا تمام اندام گشتے بارنا
 ویدن احوال یاراں کار او بودست بسا
 بر سرش نگیں ابریدے در زماں مردے بجا
 تا نیاید ہیچ کس را سایہ او زیر پایا
 بر سر خوش ہر جا کہ رفتے ماندے آنجا روزا

باعتق او مشاک می آینه خلق از آنکه
احتمالاً اورا نبودے نیز فائزہ ایچ وقت
چشم او خفته دلش لیکن تخفے ایچ وقت
نیز شنیدے خواب اندر چو بیدار ان سخن
چشم از باقی تو عالمی آن بصارت داده بود
بول و غافل او ندیدے ایچ وقت ایچ کس
رسمیان و نمناں تھا بر نئے آل شجاع
در شجاعت بود بے ہمتاں پشتش ندید
چہل مرداں بود قوت ہر نبی را مرد راست
مرد راقو ہزار شوش صد انداز جان
مکہ را جزا نہ کردہ فتح وقتے ایچ کس
لالت و عزائم ہمہ بیت لے مگر ان شکست
حق ز مشرق تا بہ مغرب ملک ز رز وہ تمام
ہر کہ ز امرش سر کشید از بخت بد او قد نیک
انفع ب و عجم بودہ کلام نفس او
بود سخنش اندک رشیرس تر از گفتار خلق
از رائے آنکہ ماند کستم را حفظ آن
نرم گفتے از سخن گوی کہ دورا می فتانند
بے زجاوت زد سخن گاہے نیاید در وجود
نظارش با خلق بود از صحبت شفقت نیک
ذات او ماہ دو ہفتہ گرداں یازال ہونہ

مشاک خوشبو تر شدے از بوی خوی چہذا
دیش بودست اندر خواب بیداری موا
خواب او ناقص وضو او نبودے بے شکا
ہم بدانتے چو عیب او گردے اشقیاء
ہمپناں کہ پیش دیدے ہم بدیاں سواز قف
در زمین رفتے فرو چیزے کزد گشتے جدا
بر توکل ایزدی بودست اورا انکا
پیشتر از ہر ہمہ تغیش رسیدے در غزا
قوت چل اینیا حسنت یا بدر الدجا
نصرت دین تریش اش داد حق راہش
فتح نکند بعد ازین ہم ایچ کس از قویا
باز آمد در مدینہ با فتوح و ہم غنا
گرچہ در مکہ مبارک بودہ اش نشود نہ
وانکہ شد مامور امرا ناند کشش او قد شجا
کہ شنیدے شدے از حسن صوتش نہایت
ناشخ گفتار او اعدا بودہ
در میان کردے توقف و
بود او از شہد و ہم لطیف دل کشا
غیر حق را در نکلتے حالت چشم و رنسا
فالسائلہ بودے باطن او مطلقا
حاصل خلق خدایش از اقد اشان متدا

وقت فتح مکہ او بوجہل را کایک برید
اہل مکہ را نہ بخشید نہ کردہ سزا

مجلس اور پوزیشن میں دو اجتماع ہم وقار
چول شدہ خاموش ہر کس درین کروے شروع
گر سخن در شعر یا در ذکر دنیا می فتاد
خوش کردے اندر ان از بہر وقع شان و بیک
چونکہ او کردے مزاج آدم بگفتے غیر حق
در تبسم می شدی تا ہر ز با عیب و بیک
گر زیاران کس بخندیدے بخندیدے رسول
چون جمع کو دکان بہ گزشتے او کردے سلام
ہر متاع اپں جمال را خواندہ است از قلیل
و صحابہ شیخے او آمیختہ گوئی کردے
ہر کہ اول آمدے پر سیدے او سید کلام
از برائے آنکہ تا ہر کس شامد مرورا
ہر کہ خواندے مرورا لبیک گفتے و جواب
آمدے چوں لوزیاریاں کس نہ کردندے قیام
بے تکلف پودہ اندایشان نبو و آدم قیام
مرصاحبہ را بہ کنیت خواندے از راہ کرم
کو و کال را ہم بہ کنیت خواندے از شفقت بیک
ہر ہمہ را مہربان تر بود از مادر پدر
جرم بخشیدے نکشتے غضب جز غیر حق
او حبیب خاصہ حق است رو قول کفر و
غالبے در سایہ اش خوش گرچہ او سایہ نداشت

ع
د

روئے خود سوئے ہمہ کردے نبوت زار تنہا
خلق او خوش بود با میگاہ و با آسنا
یا کہ ذکر جاہلیت یا کہ ذکر رُست
می نکردی منع او را جز حرام بے ریا
از تبسم او تبسم یاد راں بد زار قضا
حالت کجاش از آخذ قہقہ است ز منتہا
یاد راں را در سلام او خود کردے ابتدا
خلق خوش بود است او را در خیام و در ملا
بیک خلقش را بگفتے حق عظیم اندر نبیا
یک ز ایشان است بر دجید رو و مرد با
از جمال با کمالش می بدانتند یا
کر دیاران بہر او از گل دوکانے را بنا
گرچہ دنیا دار بودے یا کہ بودے تو
ز آنکہ او تنگ آمدے از فاستن و از آل چنا
بہ عتے حسنہ است اکنون شاید از رائے بجا
وضع کردے گر نبردے کنیت اش از مبتدا
خوشدل شاں را بہ کنیت نیز میخواندے نسا
از برائے مومن و کافر نگو کردے دعا
رو وفاد لطف بودے گر ز کفر بد جفا
گفت ناو ذکاک ربک کذاب ما قتل
سایہ اقبال او را کے رسد ہرگز ہما

مس وجود جانان زین بخش است از جنتش
 سے بسا دل کاں ز زنگ عصیت بودہ سپاہ
 گشته انداز برکتش صالح کہ بودندت پرست
 گشت از عباد بعضی در علی انظر ز شمس
 بعضی از اصحاب صفہ خاصا از مال ملک
 نید اولاد آدم خویش را ہم خود بگفت
 ہر کما و ایماں برد آوردن شاہ اہل بہشت
 تایل کلمہ در آید عاقبت اندر بہشت
 ہر کہ شد دم از کلمہ بگشت او دوزخی
 گر کہ رطاعت و غیرت بودہ بے شمار
 نیت از حکمت بر دل اقوال ہم افعال او
 گرچہ زلت اول آخر بد در انجمنیدہ حق
 در قرآن خواندن و راقبت ز جملہ بہشت
 چوں ز ترس حق شدے در گریہ دست خویشین
 از مصیبت چوں شدے در گریہ رو خوش ترش
 مے ریش دسر بودے آب چشم خویشین
 چوں قرآن خواندے شدے در گریہ چشم مستع
 گرچہ امی بود او عالم تراست از علمان
 نوبت نیالہ ہداسے خانہ را از شعیب
 گاہ گز از نفقہ سائے ہدایے ہم بخلوق
 زنج کہ از پھر عند در ملک خود چیزے نہ داشت

صحبت آل سرور بیاید بہترین کمپیا
 گشت روشن چونکہ عطش بود صقل زنگ زوا
 نیز شارب طمر بودند ہم بند آکل ریا
 ماند بعضی عابدان اندر شمول از انزوا
 روز شب اندر عبادت فارغ از مبع و شرآ
 شکر حق کردہ عیال ناز شکر گشتہ خود ستا
 کلمہ طیب بگشتہ چونکہ نیت را بہا
 گرچہ وزدی کردہ باشد یا کہ او کردہ زنا
 گشت رعیت یا آنکہ شد مقتول یا خود شد عدا
 گر پروایمان نداد گشتہ منشور سبب
 میں بکوں تقدیم فرمود است نشتا و بر عشا
 از جلالت ایزدی بودست در خوف و رجا
 لولوہ رخ بختہ پشمش بہ مذہب نام بہا
 او پرورے خود ہنارے سیکتا از دیدہ
 می نہ کردے با سکویش ہوا کرے در عفا
 کہ بکروے قبضہ کہ بگذاشتے زان جہا
 نرم گشتے دل کہ بودے سخت جہا
 در سخادت او سعی تر بودہ از علی سنی
 نیز از نما براہ حق جہا سہا عدا
 ہم شدہ عبادت زوالے پیش زان از نیت
 نیت روزہ بدوے گرنی بودے عدا بہا

ہر چیز سے خواستند اور اول وقتے گفت
 در شب معراج ذات اور بفضل ایزدی
 قاب تو سین است او اولی مقام قرابتش
 آنچه از اسرار ما اوحی کہ حق اور اہکفت
 فاضل نعلین خدا بر طور سے را بکفت
 کہند نعلین خود را بر سر عرش عظیم
 بادشاہ بادشاہاں بود فارغ از سیر
 از وضع گاہ کہ بلاشہ ہم گشتہ سوار
 ہر کہ زدے و عولش رفتے و خوردے آن طعام
 ران خرگوشے اگر با جرعہ بودے ز شیر
 آنچه در پیش رسیدے آں بخوردے از طعام
 نان جو نا پختہ خوردے یا بنانے خرزہ
 گوشت اور دست بودہ است از جملہ طعام
 دست تو از میوہ اش بد خبرہ انگور ہم
 بر طعمے دست بردے بیشتر نزدش احب
 اد خوردے گرم نے در خواں بجز از پیش خود
 شیر خزانہ خوردے گفتے آں را طیب است
 شہد ہم ہموا بخوردے و آنچه بودے از جلال
 خوردے خوردے صید گر غیرے بکودے رسیدے
 گاہ او دو نان خوش یکجا خوردے یہیچ وقت
 پائے ہر پار کپہ بر کپہ نہادے وقت اکل

در نظرناورد وینا ہم بہشت ذوالبقا
 برگزشت از عرش ذکر سی ہم بر صدر المنتہی
 حق تعالی گفتے نشدنی و را بعد از دانی
 کس نداند از نبی و از ملاکہ کفش چہا
 یک نعلین حبیب اللہ گشتہ عرش سا
 زیر پائے وجہ کلبی اولے نکتہ در دا
 نے بفرقت تلج نے در بر زافریشم قبا
 کہ بر اسب و استر و شتر آں بزرگی را سزا
 گرچہ او مسکین بودے یا عبیدے یا امام
 ہدیہ سا کہ دست قبول و ہم بخوردے بے ابا
 نان گندم یا کہ جواز گوشت کدو یا شوا
 بشکر ہم با رطب ہم دوست دلشے شور با
 گفت این سید طعام است در دو عالم زارتضا
 نیز آن گلزار رحمت بانک خوردی رقتا
 سر کہ را ہم داشتے دوست آں سزاوار جزا
 نے بدوانگشت اگر بر میوہ کردہ اکتفا
 سنگ را از جوع بے بر شکم از اجہتا
 نیز ناں کردے خرید اندر میان شوربا
 نزدش آوردے بخوردے آں منزه از ہوا
 وقت خوردن ہم نکر دے تکیہ او بر متکا
 منہام گفتے نشین بندہ و ش شاید مرا

عالم
 عالم
 عالم

عالم

عالم

عالم

عالم

عالم

عالم

عالم

عالم

عالم

عالم

عالم

عالم

عالم

بعد خوردن کاسه لعیده بانگشتان بهم
 نان گندم دوسه روز او متصل وقتے نخورد
 گزبرگے سوئے چپ بودے بگفته اول این
 درسه دم اول بگفته تشبیه حمد آخرش
 چاهما کوتاه بالاتر ز کعبیش بندے
 پنجه آگنده قبائش بود پوشیده بحرب
 هم لحنے داشت اورنگس وے از عفران
 گز کله زیر عمامش بردگه تنها کلاه
 هم کلیمش بود با پیوند پوشیده بهما
 بدزاشے از او پیش لیف دروے هم بران
 بددوگز طول فراش عرض آن یانیم گز
 هر کجا رفتے فلکندندے بزیر او زد تو
 ام سلمه گفت: سید چه نیکو می نمود
 چوں وجودش کرد ایزد دست تلعاپین
 چوں درون او همه صدق و صفا و حمت است
 آنچه خواهد بود در مستقبل آن کرده بیان
 در میان کعبه نهادند سی صد شخصت بخت
 سدر لبه دنیا هم بودست در کف و ضلال
 نے دکوة و روزه لیس داشت نے حج و نماز
 لے بسا احکام شرعی بوده است کان مندرس
 بر همه ازواج او بودند بے شک طیبات

بیشتر خرما طعمش بودے لے دافز تنها
 آب را خوردے سه دم پس خورده داد راستا
 حق تست این گزخی ایشاری شاید ترا
 که بیکدم آب خوردے آل جهان را لطفدا
 بود بالا ترا زارش هم ز کعبیش ترا
 نیز بے از حرب پوشیده بصیف دم تنها
 اندر آن تنها امامت کردے آل خیر الوراء
 که عصا بے بستے او تند بے بے جفا
 بهر جمعه جامه دیگر داشتے آل متقا
 گاه خفت بر زمین و گاه بر بوریا
 یک گله نیز او را بود است نذر استرا
 هم سپه پوش گلیمے کرد غیرے را عطا
 در سیاهی از سفیدی رنگ تو دادی چرا
 زو بود نفس و گرم آری کند این اقلند
 هم سماں کن ترشح آنچه باشد در آن
 هم ز اخبارش شد معلوم خلق ما مضا
 کس ندانستے چه انبار است عونا رتبه
 بعد از غلے فدالت گشته بودست دیر پا
 پشت را جز پیش نبوت هرگز کس کس دوتا
 کرده طاهر نور شرعش زو شده کشف عدلها
 آب از امحای او بودند ار با آب تنها

جیب هم کاهے کلیمش بود اھ بیج کف است

جامه اش بودے از او هم رواد پیرین

سرور سر بر سر بو بکر یار غار او
 یار غار او میان غار یار ایثار کرد
 جملہ مال و ملک خود در پیش سید نفقہ کرد
 ابن خرد بو شخم را فاروق زیر دژہ کشت
 گرسر روی بریدہ از مدینہ در تہ اش
 بنی عفا بنی را در جہ مال واسب وہم شستر
 سپہ نشانی کشتہ شد از در خود از دست قوم
 شیر یزدان شاہ مرادان مرتضاکف ذوالفقار
 بود بر عتق حق او گفتہ رسول
 لا فتی آتای در حقش گفتہ رسول
 ہر یک از اولاد سید از زمین و از نبات
 فانی را بار یاری بدادست جبریل
 ہر دو دل بند رسول است یک حسن دیگر حسین
 شک چہ ضبا سیدہ است گہوارہ حسن حسین
 نہ ہر را نوشتہ سید اول آل دم گشتہ شہید
 زین ترقی در بیہ تعظیم شان بودہ چہ شک
 ازہ را بر ذوق زکر با ہنادہ حسہ کم او
 ہتہ داؤد را آل نالہ گر یہ کہ بود
 بادشاہ برکت اصحاب داد لادینی
 صدر ارال شکر از دراکہ از توفیق او
 در کنار توسع و طاقت دست پاپس میر نم

بعد او عمر است و عثمان و علی مرتضا
 چونکہ عمدہ در دلان مار دادا دپاش
 جامہ تن نیز بخشید و ہوشید او عبا
 ہم میان کارزار از تیغ خود کشتہ نیای
 کہ غلامی زخم کردہ مرورا جہ در و غا
 پودہ آن دادہ براہ حق آل کان حیا
 مرغلمان را بکرده منع از سفک و ما
 سرکشان را سر بریدہ در سخا دادہ صفا
 انامدنیۃ العلم گفت است پس عتی با ہبا
 وصف او العدرت سر آن کردہ گل آتی
 بود با عظمت ز برکت خواجہ ہر دو سرا
 ہم با سر ایزدی اندر کشیدن آسیا
 بر رخ شان دادہ سید بوسہ از حب و ہوا
 جبریل انزا ہر حکم فائق الحسب و نوا
 سرخ شد از خون آل شہ خاک دشت کر بلا
 حق نصیب و ستان خاص خود کردہ بلا
 مہتر ایوب را بودہ چساں رنج و غنا
 حدیث بانی است این سبب نیست حدیث اوریا
 با جمیع مومنان بخشا بر حکم ہبا
 بادشاہ انبیا را مدح گفتہ این گدا
 بربے پایان است مدح کے تو انم آشتہ

انہی

موس

جنگ

فون

بلدا

جنگی

و انہی

تو

تو

تو

تو

تو

کیمت من زین من تاکه بگویم مدح او
 قطره لم یسیر چه داند عظمت بحریه
 بیک قدر جد جدید می گنم در مدح او
 سرگردان لایق نشانه نباشد خدمت
 زانتیاق رسای او این خسته را حال پریم
 کرد بر کرد سرش گردم بوسم پار او
 گزنجت نیک یا بم خاک پیلے آل نیر
 جاں پیش شیخ ردیش همچو پروانه دهم
 بر امید فوز از دل گفتیم ام مدح رسول
 گرچه از دور وجود آمد کتابت بے شمار
 ختم ماکن بر سعادت از قطعت دهان
 از عذاب نزع دگور و حشرده مار خلاص
 هم نقلے خوش بنام دهم رضا هر د پیش
 نعمتے کال را غطاء دستان خاص بود
 کارهای نابکار تسله فرزندان ما
 مدح کرده مصطفی را عاکی این بها
 حتما مدح رسول از بهر خود ساخته

قدر او فوق الشریح منی منی است
 ذره گشته رنگه کماله صفت ذم
 پاسے طبع از مور مست نزه سلوان گویا
 قدر بمرت خود بود لیکن غلط از باوش
 بے لقمے او نباشد در پیشش را و او
 قصه شوقم بدر گامش رساله رسوا
 در کشم در چشمه خود بجایه کرتیا
 گر بدین دولت رسم رسیده بود
 از شفاعت او مار خسته کشته بود
 بر طفیل مصطفی بوسیت کمال
 زانکه چو این درد تهنید کوه بود
 حسنه دنیا و متعجب از این کمال
 ده مرا اخلص در این کرم کمال
 کرد در ایام صلیب و شرف کمال
 عاقبت از غیر روی بر روی
 تا پناهی از خود
 تار و پودر

اختیار الفتق در در
 تا شود خوشنود
 دنیا

لے باوشه در سلسله استمداد البشر لے سرور و کمال

احمد رسول اللہ توئی در چہین عزت مہ توئی
 نامت محمد آیدہ شہادت موبد آیدہ
 بوالقاسمیت نذیت عطا لقب شہادت
 ہم در عجم ہم در عرب پیغامبری عالی نسب
 لے تاج فرق سردران ختم ہم پیغامبران
 شہادت بدی اذوختی خدایہ صلاست سوختی
 در تو فردوس صدق از تو شود حال شرف
 اے شاہ رسل راستین فحمت شد فتح میں
 ذابہ تو فوری ساختند و راستی آراستند
 در مسجد اقصیٰ شہا گشتی امام الانبیا
 سو گند حق خوردہ بنوں ذات کہ دور است از جنوں
 ہر ایک زیارانت بود اعدا گش دین پرورے
 بوزید بایر غار تو آل محمد اسرار تو
 صدیق در یار وفا کان کرم گنج و فنا
 فاروق آل شاہ گزین کز تو تش افز و دین
 راسخ بمثل افعال در اخلاق ہم احوال او
 عثمان کہ زوال نورین شد چشم حیا را عین شد
 ہر مال کان انداختہ در راہ دین در باشت
 شاہ چہام شد علی آل شیر حق والاولی
 آل شیر مردان و غا آل شاہ مردان سخا
 اول داو حبت بحت لب حرمت را مستحق

و از جدش امان شد توئی پختہ سہ سبتہ کمر
 ملت محمد آیدہ معصوم از خوف و خطر
 وصف جمیلت مجتبا در راہ دینی راہ بر
 دینت سعادت را سبب شجر سیادت را شرف
 سرور توئی جملہ سراں بحر بصارت ہم بصر
 ادب از خدا آموختی خلقت بدلم شد مہر
 نفعہ سلامت ہر طرف شجر نہایت در ہم حجر
 و ز نور خضارت جبیں گشتہ نخل شمس و قمر
 چہ شود گرت نشناختند آن کفران کوز کر
 ذات تو زید مقتدا اندر جہاں جمع خبر
 از نعمت او ذوفنون ہستی توئی ماحی شر
 اندر شجاعت سردرے اندر سخاوت مشہر
 کردہ فدا در کار تو فرزند و جان و سیم و زر
 در فضل عبدالانبیا سرا و لیا را تاج سر
 از ہیتش لرزای زمین و از وزہ اش ترساں بر
 بے سر ز تیغش خال او از وزہ اش بے جان سر
 و از خوف عنیش عنین شد اندر جہاں ہم معتبر
 اسب سخاوت تاختہ در جمع قرآن نامور
 مہر سپہر پردی چرخ اختر فضل دہنہ
 و اما دشاہ انبیا شاہ جواناں را پر
 از نور رحمت لب طبع بر فرق ایشان منتہ

یاد بھجی مصطفیٰ بحشا بر حاکم بہا
اور ابکن روزی تقا تا شاو گرو و نہی خطر
ایضاً لہ

محمد آنکد شاہِ راستین است	خویر اسلام ماہِ نازین است
رسول اللہ ختم الانبیا است	حبیب اللہ خیر المرسلین است
جنابش مجاہد ہر خاص و عام است	خطابش رحمۃ للعالمین است
نظیرش اول و آخر کے نیست	چوسید اولین و آخرین است
نہ چوں رویش مجھے در آسمان است	نہ چوں ذاتش شہے اندر زمین است
زوجہش حلے اندر ملائکہ	ز حسنش حیرت اندر حورین است
بدست او شدہ فتح اقلیم	چنین حجت را در آئین است
بعرش و جنت و باناب شہادت	برابرہم حق نامش قرین است
رسول را امتاں از انش نے جن	و سکین امتش ہم آن این است
دو خدائش بہ از ہشت بہشت است	بہر اداں مہ در ادب ہر بزمین است
رضنا را یزدن در سعیت اوست	کرا زمین ساں بسیار اندرین است
خطش مشکس خط پر گرو ماہست	ویا سبزہ مگر در زمین است
نیاشد چوں تندش با قوت نے لعل	نہ چوں نداں اود زمین است
پراقتش تیز و از برق لامع	چنین مریب کرد زیزین است
شہب معراج بہر امش درال راہ	نہ روح اللہ نے روح الاین است
با براویہ تخت کاسب کوشین	بہا از اصفیاء روح نے زمین است
تو خانہ انبیاء فی امت است	مہد باب نبیاں ز زمین است
شہا حاکم بزندان رہ ماہ	بہ خوشخواری نسی چوں زمین است

ز بیباکی چو آن پیرے چین است
 قبولت گر شود سلطان دین است
 دلم از تلخی ہجرت نمین است
 توقع از عطایات ہچنین است
 بقوت طفل درباری است کو دک
 ولے با این ہمہ اے شاہ شاہاں
 ز شوق جان شیریں پر لب آمد
 مکن چشم زردے خویش روشن

ولے ترسم مبادا بے تقایت
 بمیرم زانکہ مرگ اندر کمین است
 ایضاً

اے صاحب وقت لی مع اللہ
 سلطان رسل شہ ملائک
 نورت ز ہمہ خلائق اول
 پر روئے تو آفتاب ذرہ
 با نام عزیز خویش پر عرش
 از نور حضور تورہ راست
 بیش از ہمہ گر بلا برت بود
 یک نفس تو امتی بگوید
 اندر شب قریب ذاتت از قدر
 ہرگز کجا شدن بتو تواند
 حق کردہ تمام باغ عالم
 با دیدہ صفت دران ندیدی
 خاتون بہشت چوں بنا لید
 اسرار کہ با خدا ترا بود
 شامہن شبہ خاصدگان در گاہ
 ہم رہبر آن داین راہ
 ذاتت ز جمیع فضل از جاہ
 در عشق رخ تو مبتلا ماہ
 نام تو بکردہ نقش اللہ
 دریافتے این جہان گراہ
 ہرگز نزدی چو عاجزاں راہ
 از نفسی چو شوند خود خواہ
 بر طریقت زدہ پر عرش خرگاہ
 در راہ تو جبرئیل ہمراہ
 زہر نظارہ نظر گاہ
 از غایت ہمت اے شہنشاہ
 دادے ببلال خویش آگاہ
 از رسل ملک کسے آگاہ

نام ہے
 رسول اللہ

رفتی و بیامدی شب آنگاه
 مدحت چون زبان لا در افوا
 از مدح در از تست کوتاه
 اوصاف بهشت چوں کند گاه
 خواهم ز خند ابهر سحر گاه
 گر ماه رخت ز بعد به راه
 مگذار مرا فتاده در چاه
 از عون عنایت تو ای شاه
 در مانده شدم ز نفس خود راه
 نفسم که کند غیب بر آراه
 آمرزش او ز حق در خواه
 در حضرت حق گاه بیگاه

مارا چو شفیع مصطفی شد

شیطان لعین بزغصه می گاه

الضیال

ای بادشهر سریر مسراج
 هم آدم و هم جمیع عالم
 دنیا شده بود در ضلالت
 از جوع گهت بر شکم سناک
 از راه ادب سکوت کردی
 چو قطره رحمتش چشیدی

نعلین تو فرق آیش را تن
 گشته ایضا عنت تو محنت
 شده است از عنایت تو درین
 از جود تو بخش زان تا مانع
 در وقت تا بیل مسراج
 از بجز دولت بر آدموان

از بہر زیارت رسیدے
گشتی تو امام انبیا را
طاؤس ملائکہ بہ پیشیت
ہر آنکہ شود ز این پیست
پس فخر بکرده در ملک چوں
پروانہ صفت شدہ است حاکم

یک قطرہ ز بہرت ار بیاید
گرددل او چو بحر مواج
ایضاً لہ

شاہے کہ فرق جملہ جہان افسر سر است
بوالقاسم محمد ذوالعز مصطفی
و از عرش مہر و ماہ و نجوم است نور دار
بر گرد باغ سبز است خط او
از امتدادے خلقت تا وقت انتہا
ہمیشہ بہشت چو نگہ بدادے بیک غلام
در زیر خاک گرچہ ورا ساہا گزشت
از بیچ علم خواندہ نہ یک حرف ہمہ ولیک
یار پچہ علمہائے کز و در ظہور شد
نازک تراست از گل زیبا و جو داو
ہمیشہ بہشت دوزخ از وہست شرمسا
نیست او پدراست لیکن زریعے بہر

شاہ رسل حبیب خداوند اکبر است
کز جملہ خلایق در فضل برتر است
نورش چہ شک ز جملہ انوار انوار است
گرد تمام ماہ خط مشک از فراست
انوار عظمتش لمن الشمس اظہر است
ہرگز کجا بہ ہمت عالی شہ از خور است
گذر خاک او چہ عجب تازہ و تراست
از معجزہ علوم و را جملہ از ہر است
اسرار در درون دلش تلج مضمراست
نگش ز لعل و نقرہ و زرنیز از شہراست
گشتہ نخل ز نہت او عود و عنبر است
از مادر و پدراست لیکن زریعے بہر

مختار کرد امت را وقت اختیار
بیزار گشت از بدروهم زبا در است
آب حیات روح فزائیت گر چه هم
هرگز کجا بخلق عظیمش برابر است
حاکم گزید نفس از جهان را به پازده
خود هر دو کون در نظر او محقر است

نعت موشح این نعتیست چوں یگان حرف از سر مصرعها اول جمع کنند
یک مصرع می خیزد و چوں یگان حرف اید مصرعها آخر جمع کنند دوم مصرع

می خیزد و آن دو مصرع این است

عاجزم و مغلوب نفس ظالم خود هر نفس یا رسول الله مرا بهر خدا فریاد رس

نعت

عمر دراز از حق گر حاکم بها
آن مصطفیٰ محمد آن احمد رسول
جمله فصالی خوب که در ذات صفت
زیباست گر چه ماه خورش خوب تر از آن
مهر نیر ذره صفت پیش روی او
ویرا جدلتی است که آن غیر را نجاست
معلوم ما همین له به از جمله عالم است
غیبت اگر چه عظمت رفت در این است

یابنی سزد ز کوفی بس حمد مصطفیٰ
آن بادشاه بر ملک در هم بر انبیا
رب الوراثة داود جزا است
سروست گر لطیف تقدیر آن است
واله بخش به آنکه در از نیست بها
لیکن ورا تواضع از نعت است بسا
الله داند آنکه چه قدر است مورا
لیکن از و فرود تر است از درجه ملا

لا تقنطوا خدائے ورا گفت در کتاب
 وقتیست با خدائش نہ گنجد کے در اں
 با او کرامت حال حال است در علوم
 نورش خدائے از ہمہ خلق اول آفرید
 فرمان او چو امر خدا بر ہمہ روال
 ترے کہ گفت در شب معراج حق پر
 ظلمات کفر رفت ز انوار دعوتش
 آنجا کہ رفت در شب معراج کس رفت
 لا بزبان نہ رفت بہ مسائل گہ سوال
 مذکور وصف اوست بہ توریت و ہم زبور
 خونے کہ از رخ و لب و دندان او برنت
 مے جہ از اطاعت آورده است بجا
 در مان در معصیت آمد شفاعتش
 ہستیم خاطمی ارچہ امید شفاعتش
 روزیم کن سفید بہ محشر کن سیاہ
 زند و کن چنان کہ نہ میرد بہ ایچ وقت
 فریاد می کنم بدرت از ہوار نفس

لا ریب فیہ است کہ آنتہ کان ہدا
 ہرگز نہ از ملک نہ نبی نے ز اولیا
 مخدوم ہنگنان است شہاں پرورش گدا
 رایش ہمہ صواب صحیح است بے خطا
 احکام او چو حکم خدا بس ہمہ ردا
 بر ہیچکس نہ گفت ز احباب و اصفیاء
 ماوی بگرد ذات درازاں کہ رہنما
 رازے کہ گفت محرم آل کس بود کجا
 خلق عظیم داد ورا خالق سما
 ذکرش رفیع کرد خداوند ز اجہتا
 آل سرخی است حوران از نیت است فزا
 فرمودہ است ہرچہ ورا خالق الورا
 راضی شود چو حق دہد مرور اعطا
 یارب کن ز جمع مستد مرا جدا
 امین کن از عذاب یکن روزیم لقا
 دل این ضعیف برکت پیغمبر خدا
 روزیم کن عزیمت تا بشکنم ہوا

سر این ضعیف ہر قدم مصطفیٰ رسال
 سرمایہ فلاح مرا بخش از عطا

نعت موشح چوں یگان حرف مصرعہا اول خوانند **لا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ** می خیزد
چوں یگان حرف از مصرعہا آخر خوانند **حَمْدًا رَسُوْلًا** **لِلّٰهِ** می خیزد این است

لب و دندان اول و گہر ماہست رخسارش
ابو القاسم محمد مصطفیٰ محمود ہم حمد
ادب آموز اورب الورا تا ویب او امن
لقب امی شدہ اورا ولی علمش زبے پایل
مہم اخلاق او چوں اصفیا از ذات او شلغ
امارت انبیا را در شب معراج او شایان
لطائف علم او ز اندازہ علم بشر بیرون
امیران جہاں مامور امر نافذش گشتہ
اگر شاہ رسل می خرد نمیش بر حق می خوانم
لبیب است آنکہ خاک پاک او دانستہ تاج کبر
لذیذ است نعمت او زان کام جانم می شود شیرین

مے خیر است نور مہر دمہ از تاب انوارش
حمید است ذات پاکش بس عظیم است روز بازارش
ملک متحیر است از حسن ادب و لغز ہنچارش
در علم است حاصل خلق را ز الفاظ و در بارش
رسوم جاہلیت محو شد از سعی اندازش
سواد اعظم ملکوت را ردق ذات دارش
وجوہ علم در عالم شدہ ظاہر ز اظہارش
لعمرك بر سرش تلج است طہ و صف خندارش
اگر حدش بگویم حد طبع نیست مقدارش
لعین است آنکہ منکر گشت از اخبار اخبارش
لبیب است آنکہ محروم است از ارشاد گفتارش

ہمہ انوار کردم گر لبویم از کرم می بین
ہمہ اسرار کردم گر بیام فہم اسرارش

نعت موشح چوں یگان حرف مصرعہا اول خوانند **لا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ** می خیزد این است

چوں یگان حرف از مصرعہا آخر خوانند **حَمْدًا رَسُوْلًا** **لِلّٰهِ** می خیزد این است

آشکارا شده ز دعوت تو
 از عطائے تو مفسان از دُر
 بعل یاقوت بل ہر دنیا
 لوح محفوظ مر ترا منظور
 ہر چہ آمد مکارم اخلاق
 داغیہ خلق است غیر مستحسن
 حکم تو بر جمیع خلیق رواں
 دولت تو چو عزتت جاوید
 ہمہ نما بر شفاعت تو امید
 لطف کن حق این شکستہ بسے
 آہ اندرد غفلت رنجور
 شاد گرد در پد ز جہلہ غدا بہ
 رحمت ایزدی بہ برکت تو
 یاد تو ز روح کوی دل است
 کار تو دیگر است چو حق بقرآن
 لعنت ایزدی برال بد بخت
 ہر کہ از دل تراندار دودست
 داند از شد مطیع در گاہت
 آتش در زشش کہا سوزد
 شاد باشد بگر ہم محشر
 ہست از بیعت خدا راضی

دین حق کان نہان بدست شہرا
 و از پیے برگ است برگ د تو ا
 عالم پیش نشت سہل بقسا
 لایح است از تو بدل صدق و صفا
 یافتی اے سپہرہ وفا
 از وجود تو است اصل جلا
 لطف تو حق خاص و عام بسا
 مرتبت تو چو رفعتت دالا
 حاکم خستہ راست نیز رجا
 منتظر لطفت شہ باندد گدا
 در د اورا لعوان سازد وا
 در داد چوں از این تست ثنا
 باد بر جان حاکم ابن ہسا
 اسم تو از جمیع رنج شفا
 رحمت عالمین خواندہ ترا
 کہ نداند ترا نبی بسوا
 واسے برآں شقی سزا
 سر است امر ز سر در است ذوا
 لطف تو بہ سر ابشت ردا
 مقبلے را توئی کہ راہنا
 وال رضا تو ہست حق رضا

ہر چہ آمد مکارم اخلاق
 داغیہ خلق است غیر مستحسن

در داد چوں از این تست ثنا
 باد بر جان حاکم ابن ہسا

در قیامت جو خلق در ماند
 ز آن حزت تو شفاعت گفتی
 نام خود نام تو بگوش عظیم
 ماه دو نیم شد یک انگشت
 حکمت عرش و هم ملک دیگر
 ملک تو کرد ملک هر دو جهان
 و او عظمت ترا خدائے گو
 امین است آنکه را بپایان است
 عالم شد معلم از تو مسلم
 با تو کس را برکت چه کسی
 در دو عالم یقین عظمت تریب
 هم رسل هم ملک بنویزده
 داغی آبرار با تو ایزد گفت
 راغی آرزوم شوی کند چو تپیل
 سرور سردران تو بی شک
 والاحسن تحت جود پری
 لطف تو انجمن در معنی است
 همه اصحاب تو بجای یقین
 و آنکه صدق اکبر است عین
 صادق عادل است عمر فاروق
 ناضل باذل حیا عثمان

عالم را توئی که کار کشا
 باصحاب کبار اے افتنا
 یاد هر دو بکرده حق یک جا
 چونکه کردی اشارتے اورا
 مبتلاء رحمت ز شوق ہوا
 یا رسول خدائے حق بیسنا
 عیب پوش است غیب را دانا
 از تو بر علم راست نشود نما
 لاجرم گشتی آعلم العلماء
 از ہمہ درجا تو شربالا
 نیست ہر ہر کس ترا ہمہ متفا
 بودہ چون امام و رانصرا
 یا نبی محرمش کس ز کجا
 از شفاعت تو بے ز چون چرا
 و از تو بسیار درجہ است بگرا
 از تو کس را نہ عبورت است زیبا
 لطف تو کار ساز اہل عشا
 مقتدایان دین کنوز سخا
 روشن است در ہمہ چو بدرالدجا
 سرور ہے بس مہیب و حق عزنا
 تو کوش بیش ہمتش چو حصا

بہشتی
 جہنمی

مہر
 عابد
 سند

چشم
 نور
 شمس

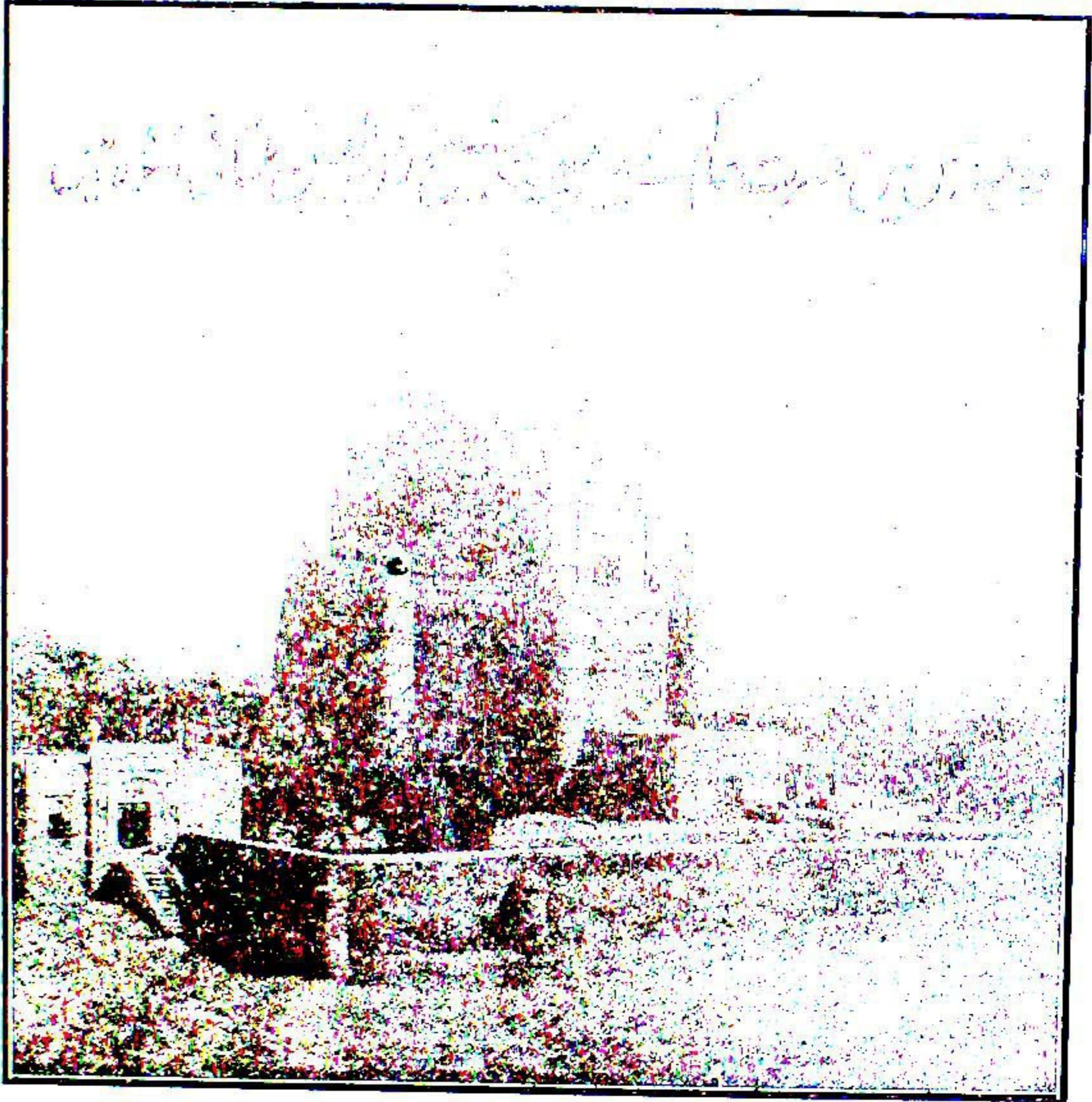
بہشتی

جہنمی

مہر

چشم
 نور
 شمس





Marfat.com

یا رحیم علی کر شیر خداست یادیراں دگر ہرہ فضلا

ہر یکے از صحابہ سرور دین
نعمت حق نشا بر شاہ با دا

باب سوم

در مدح ملک المشائخ سلطان العارفين قطب العالم شيخ ركن الحق الدين ابو الفتح

فیض اللہ شاہ شہزادہ و جلیل الجنۃ مشواہ

ما کہ زود در ملک در گاہ احد آورده ایم
شاہ ملک قرب بوالفتح است فیض اللہ
گوهر تلخ سیر ایل کرامت ذوالکرم
بودت از عاجزی وزاری و بیچارگی
نیست چوں سرمایہ طلعت کجا بود نجات
بر کتیر ریح مقدس قطب عالم شیخ عصر
گر چه از با صد ہزاراں جہم آمد در وجود
ہم پر سے شیخ مالا کن قبول از فضل خود
وقت پاک شیخ رکن الدین مد آورده ایم
آرد از خاک در گامش بہ شد آورده ایم
آنکہ از وصفش سچے کیصد آورده ایم
آنچہ گز مسکینی نامی سزد آورده ایم
بل زیاں از جرم بر خود بے عدد آورده ایم
نیک کن اعمال مارا گر چه بد آورده ایم
ہم شفیع کل شفا عیست خود آورده ایم
خداست خود گر چه با در خود و شد آورده ایم
چوں سگ در گاہ سلطان المشائخ شد تمید
از نفس او و جید دل بیرون ز خدا آورده ایم

ایضاً

مدد آن صوفی دارم کہ پیرت در وفاداری
شہد والی ولایت قطب عالم شیخ رکن الدین
خلافت انبیا و از رسل ارشاد شدہ حاصل
کبکے فعتش مرکبہ من فرق کے دائم
مدد بحر مدید مہش در شفا بخش
نہ اندر ارض ہندوستان تو تہا شہا قطبی
ز شریف شریف اشراف حاکم رام شرف کن
وجود مس زرا اندر داشت پشت چہ نگہ
نظر از کسمائے لطف خود بر من گر اندازی
ولا از زشتی انعالی خود گیرم کہ خجل استی
شہید راہ دین باشم بر اہمت گر بیازم جا

ز جام غفایم در مست لایقل بخواہ از حق
کہ ہوش یارم کند ہم مست جام شوق چوں عانی

ایضاً

ہر کہ بصدق تمام دامن پیراں گرفت
ہر کہ بدل در بہاد داغ ارادت شیوخ
ملک کرامت اگر آید دشوار دست
شاہ شیوخ جہان قطب زمین و زمان
گنج کرم رکن الدین بحمد در یقین
بوالفتح ذوفتوح شیخ کہ فیض اللہ است

نقد مراد و دگون جملہ بدامان گرفت
کنج نعیم ابد زاد یہ دیراں گرفت
الہ مدد پیر بیک شاید آساں گرفت
آنکہ رکائش ز جان ایت مطاں گرفت
آنکہ مالک کمال جملہ پیراں گرفت
آنکہ ز پائیزی مملکت ایقان گرفت

مخبر

چاہے

مخبر

از سرترک جہاں ہم زکامت کرم
 کار جہاں سرسیر بے سرد سامان بد است
 تن کہ بیالیش رسید سرور شدہ ہجو دل
 ہر کہ دل از دہر کند بر در او سر نہاد
 خاک درش کمیہا ہر کہ ز اخلاص دید
 از نظرش ہر کہ یادت جذبہ چو سلطان بخت
 سہل بود گر ہمیں از سر جہاں خاستن
 ساختہ با سوختن مشتہ امر گوئے
 یارب از وصل پیر حاکم را وصل روح
 گرچہ ز مردانگی تمیست چو مردان راہ
 مژدہ بگوشش رساں چونکہ ز بیجاگی

شکل

فقر محمد گزید ملک سیماں گرفت
 برکت او چونکہ یادت ہر سہان گرفت
 دل کہ از دہرے یافت مرتبہ جہاں گرفت
 مہر نیال گزاشت روضہ ضواں گرفت
 عبرہ صد بجر یادت مایہ صد کاں گرفت
 خانہ لغاں گزاشت راہ بیاباں گرفت
 صبر دے پے رخس سہل نمی توں گرفت
 شعلہ شوق رخس در دل حیواں گرفت
 زانکہ بجان دلش آتش ہجران گرفت
 مرد کنش چوں بصدق دامن ایثاں گرفت
 لب بہ تفرع کشاد نیز گریباں گرفت

نہیں
 ناکہ
 نہ
 ہجو
 صورت
 منت

کز مدد پیر خویش از رہ ارشاد دویں
 ہمہ ضبط کرد ملک خراساں گرفت
 ایضاً

تا کہ سازد عمل ہر ش از ہجر می پرورد
 لے بسا اصحاب عقلت کز اثر می پرورد
 ز آب شفقت شجرہ این ہے شہر
 از بے برگی دوائی برگ و برنی پرورد
 بحر ہر گوہر قلب بشری پرورد
 بس وجود بے ہنہ را از ہنہ می پرورد
 مر بصیرت چشم دل ما را بصیر می پرورد

ذات پاکش مردم را از نظری پرورد
 ہستہ در تاثیر ارشادش اثر بے عجب
 مست بے خبرم ز جام عقلت از چہ لیک پیر
 بے نرا و برگ و بے پر بودم آل فضل او
 شیخ رکن الحق والدین شمع جمع اولیا
 مرشد آفاق بوا لفتح محمد آنکہ او
 اسے دلت پر بصارت سرمد ارشاد تو

خلق را تا فخره ارشاد من حاصل شود
 مرا ترا غوش ز مال قطب زمیں کرد از کم
 حاکم مسکین کہ جان ارست خاکب در گہت
 کشت سہرت بر زرخ من گشت شاخ زعفران
 بھر شورست این دلم بہر نثار پاسے تو
 در صدف دیدہ ز اشک من گہری پرورد
 ایضاً

فدا کن حاکما جان را بنام شیخ رکن الدین
 طبیعت دہشتہ چوں دشتیان پروردہ غفلت
 مرا آن جنت کے با شہرے خوش وقت الہی
 گیرد اگر در گرد او نگردم جان بر افشام
 پس انواع بناکان می گزاید بر عالم
 سگ در گاہ سلطان المشاخ چوں شدہ حاکم
 نصیبے یافتہ است از احتشام شیخ رکن الدین
 ایضاً

دلا کن گوہر جان را نثار شیخ رکن الدین
 بود شائستہ جانے کان نثار آل قدم شاید
 مشائخ را بکار کشف گر باشد عجائب ما
 چہ شبہ است ما تاب ملک محبت ایزدی گردد
 شدہ تیغ ظفر ارشاد او عقل است در جہت
 گل دل علی پڑمردہ بودہ از خزان عم
 ہو گردی گرد و گرد و دیار شیخ رکن الدین
 سادہ آں دے کوشد عبا شیخ رکن الدین
 دیکن بوالعجب کارے اکا شیخ رکن الدین
 بود آنکس از دل دستار شیخ رکن الدین
 چہ فتح او شدہ است و الفقار شیخ رکن الدین
 ز فزوت برگفت از تو بہار شیخ رکن الدین

ز شوقِ پیرِ غمِ خاییدہ در میانِ جان
 خداوند از نورِ روئے او کن چشمِ جانِ روشن
 خیالے گشتہ ام اندر خیالِ شیخِ رکنِ الدین
 بگوشِ دلِ رساں و قیصالِ شیخِ رکنِ الدین
 شد انگشتِ نناچوں ماہِ نوحِ سگم بہ مہراؤ
 سز و خلقتش اگر خواند بلالِ شیخِ رکنِ الدین
 ایضاً

بہشت آرائے آمد روئے رائے شیخِ رکنِ الدین
 ابو الفتح آنکہ مفتاحِ فتوح فتحِ فتاح است
 بفرقِ عرشِ تاجِ است فاکیا شیخِ رکنِ الدین
 بر آرد در دھنہ رضواں رضائے شیخِ رکنِ الدین
 صفتِ صحابہ صفتہ در صفائے شیخِ رکنِ الدین
 صفتِ صحابہ صفتہ در صفائے شیخِ رکنِ الدین
 مہ و مہر است ذرہ در ہوا شیخِ رکنِ الدین
 ہر سد بر ہر کہ سایہ از ہلکے شیخِ رکنِ الدین
 بسا شایے سرفرازے گدائے شیخِ رکنِ الدین
 نصیبم کن نصابے از عطائے شیخِ رکنِ الدین
 بجد اللہ سپر ارم دعاے شیخِ رکنِ الدین
 کہ باشد حاکمِ مسکین کہ اد گوید ثنائے او
 ہمہ ملکوت می گوید ثنائے شیخِ رکنِ الدین
 ایضاً

عزیزہ
 پند

نباشد عرش را تو جلالت شیخِ رکنِ الدین
 تمامی چشمہ آبِ حیات است آنکہ ایک قطرہ
 فلک در حالت است از وہ حالت شیخِ رکنِ الدین
 بہ نزد عنایتِ بھیرِ مقاتلت شیخِ رکنِ الدین
 دگر از ظلمتِ ظلمِ جہالت بود عسالم پیر
 منور گشتہ از عدلِ عدالت شیخِ رکنِ الدین
 جو در پرداز آید شاہ با نور روح اد گردو
 ملک حیراں ز جولانِ جلالت شیخِ رکنِ الدین
 کریمیا بر طفیلِ پیر اس مسکین مرادش وہ
 ولایت او نیا از دریا لالت شیخِ رکنِ الدین

ز نفس آثارہ ام مصر دلم گرچہ خراب آمد
ز تو تحقیق در احوال خواہم گاہ بخشایش
میں معمور آں راز اثنا عشر رکن الدین شد
میں احوال حال من صحبت شیخ رکن الدین
شد است چون نقش در لوح خیالت شیخ رکن الدین

خیال او سرور در خواب مہی وقت بیداری
چو داوہ اسفند آب در خنک نہالت شیخ رکن الدین

ایضاً

نہا شد ز مہر چور وے شیخ رکن الدین
بخوش خوئی بخلق مصطفیٰ ماند ازاں معنی
مشام حبت آساید ز بوی شیخ رکن الدین
ملک متحیر است از سخن فوے شیخ رکن الدین
گراں نہ فلک یکتا رموے شیخ رکن الدین
وجود کاش بود خاک کوے شیخ رکن الدین
کریا بر طہیل آب وے شیخ رکن الدین
چو دارم از دل جاں آرزو شیخ رکن الدین
غالی بندہ رار ہے بسوے شیخ رکن الدین

کئی تا چند گفت و گوے حاکم گر توئی صادق
فدا کن جان خود در جست و جوے شیخ رکن الدین

ایضاً

از راہ صدق چونکہ شدستم غلام پیر
من کیستم کہ نام و نشانم بود و لیک
دارم نصیبہ ز رضا ب ہمت
نام شدہ است نام در از عزیز نام پیر
در وے رسیدہ است چو صیفیل کلام پیر
شاہ شیوخ قطب زماں شیخ رکن الدین
بو الفتح بن محمد سلطان ادبیا
کز وقت خوردگی است بمع غلام پیر

پیراں اگرچہ اہل جلال کرامت اند
 بعضے بدند بادل غافل دلیک او
 او اصل جوہر است منم فرغ وہم عرض
 دام سعادت ابدی شد جو آری او
 گنجیم کجا بہر دو جہاں از و نور ذوق
 دارم امید فتح شود دین بدست من
 شکرانہ جاناں بیاد صبا می و تیم اگر

پیش
 پناہ

دار و جنبین جلالت لیکن کرامت پیر
 از ابتداست تا نہایت بدام پیر
 ما را مقیم مست قوام از قوام پیر
 منت خدائے را کہ فتادم بدام پیر
 در گشای جان ما برسد پیام پیر
 داراست از نفس چو بدستم حسام پیر
 در سمیع من ز لطف رساند سلام پیر

بر خواجگانہ محضر شدم خواجہ تمام
 نشتم ز جان و دل چو غلام غلام پیر
 ایضاً

لے تکیہ امید بفضل خدا زودہ
 شاوشیوخ غوث زمان شیخ کن الدین
 پو افتخ قطب عالم سلطان اولیا
 فاروق دارودہ ارشاد بہر حق
 عثمان صفت ز عون عنایت حق جلیل
 وقت جہاد اکبر شیر اجتہاد
 شاہان ملک فقر بدر گاہ عزت
 لیں صاحب ہوا چو ہوا خواہیت زید
 در ملک و ہر لشکر ارشاد تو شہا
 سر اسراں بوجہ تضرع پئے مراد
 کوم جلالت عظمت و اقبال تو شہا

قدم سداک برتدم مصطفی زودہ
 شاہے کہ تک ہر دو جہاں پشت پا زودہ
 صدیق وش کہ سکہ صدق و صفا زودہ
 گردن کشان قاہرہ را بر قفا زودہ
 برسگہ جلالت ٹھہر حیا زودہ
 ہچوں علی شیر حق مر تضا زودہ
 بہر مزید عزت سرچوں گنا زودہ
 ترک ہوا گرفتہ قدم بر ہوا ہوا زودہ
 ظلمت بریدہ خیمہ نور ضیا زودہ
 بر آستانت لے ملک اولیا زودہ
 برتر ز عرش فضل جان رہنا زودہ

نفسِ ظلوم از سر اغفال بار ما
 بحر وجود من کز پیر از آب غفلت است
 با این همه چوں دست بدانان تو نرم
 فضا و فرقت بر رخ باغ بهشت تو
 شد سوخته وجود من از اشتیاق تو
 وارم امیدیم بر آتش نسراق تو
 در بوستان مدح توبه باوشاه فقر
 برگ و نوا و طاعت هر چند نیستش
 اورا بکن بدایغ غلامی قبول زانکه

نفس
 بجزئی
 غفلت
 غفلت

بر شیشه انابت رنگب هوا زده
 موج گناه تا به بحر سما زده
 همت من است ملکیت دارین لازمه
 نشتر عذاب در دل من چا بجا زده
 شوق تو آتش است درین بتلا زده
 آب حیات وصل تو فضل خدا زده
 غفلت بیان بلبه حاکم بهما زده
 هم بر امید برگت مبدست نوا زده
 دست تضرع است پاپیت سرا زده

مع
 زده
 مع
 زده
 مع
 زده

این قدر بس ورا که بدانش نگرا
 بچاپاره ایت دست نشتر آگ تانده
 ایضاً

شیخ عظیم آنکه در یاد کرامت شد وجودش
 قطب عالم شیخ رکن الدین ابوالفتح محمد
 آفتاب آسمان شرع و ماه حرج و شمع است
 در مقام مستقامت استقامت کرد آتش
 بر سر سجاده تن را در حضور حضرت حق
 هر که از صیفت کرامت به شماتت برسد
 خلق بچاپاره چه داند زانکه او را طاب بنزد
 الهزاران مدح او یک شمه گفته نه گردد
 عالمی از نور ارشاد دم شود روشن امید است

صفت دریا گویی یک نظریه در پیش جودش
 آنکه در عالم عبادت هیچ سر هم مگر نبودش
 بعدا کبر صغرت در تقسیم غم صدقش
 بر سر کسی مقعد صدق شد اتم قعودش
 روح پاک او بزیر کشش بنگام
 چون نجات او در آن شیشه برسد نود و دل
 بیخ سر از عجب قدرت نود حق نمودش
 گر چه تا در روز نشتر طبع حاکم می شودش
 چوں وجود بنده اندزه هر وجودش

مع
 زده
 مع
 زده
 مع
 زده

ایضاً

شیخ رکن الحق والدین انک قطب ادبیاست
 شیخ بوالفتح است فیض الدین قطب عصر
 عارف اندر معرفت علامہ عالم بشری
 امر معروف و نہی منکر و مظهر علوم
 کائن اکرام و کرامت گنج احسان و کرم
 در صفات صدق بویکبر و تہذیب و عدلت
 آب علمش آتش چہل جہولان را نشانند
 شد ہمہ اقوال انفاش چہ شکر صدق و صواب
 شد جوارح او باعمال نبی آراستہ

کعبہ ذین دیانت قبلہ صدق و صفاست
 آل بہ پیری پیشوا پس روان مصطفاست
 ما کب ملک طوقیت در حقیقت مقتداست
 حاجی کفر و ضلالت حامی دین خداست
 صوفی صافی صفا و رانی وافر و خاست
 در حیا عثمان و در زہد و سخاوت مرصفاست
 یاد اغلاص اش پیا سا زندہ خاک ریاست
 لے بقولش کذب یابی نے رافعالش خطاست
 مردش رازیت اخلاق خوب مصطفاست

ردیح پاک او چہ احوال کرامت یافتہ
 شرح وجدہ حالت آن شہ نہ حد این گداست

مدح شیخ رکن الدین موشح ہفت جا شیخ رکن الدین می خیر و چہار جا از طرف

بالا جانب فرود خوانند و در جا از جانب فرود بالا خوانند مدح موشح این است

فہم رکن الدین ذیالاحسان	شاہ ملک قرب رحسان	شاکرات ہچو سلمان	شار از رویش بر عنوان
یوسف است از من تقوی	یک دلش اجمار معنی	یار او توفیق سرے	یاد از راحت دل و جان
خلق ما در حسیں حسیں	خیر اد خیر نغسد	خوش دل از بے آہ ہم جد	خلق را از و طفت و احلال
مراہ راست استنہ ز مشکل	راحت از لطفش بہر دل	روح راز در روح حاصل	بہتے او بہر است رخشان
کردہ حق ذاتش معنی	کامل مقبول والا	کار خیر او مصفا	کامیاب از نورش شیطان

نفس پاک اوست گلشن	نام اوراحت دل و تن	نادمه مثلش بگنجان
آمدہ از ضبطش ممالک	اوست اتقی نیرمالک	اولیاء تاج سردراں
لب او از جد است کوثر	لاکن او فضل اکثر	لطف او بے حد احسان
داند او منور و ناسخ	دور حکمت اش از منسخ	درد دل اوست درماں
یک دمے بے او چوسا	یابم از لطفش چہ حلے	یارگر از من کند آل
نقش او در دل منقش	نیت دل بہ آن مشوش	
نیت نقوشیم ز آتش	نارم او شد آب حیواں	

المشجر حاکم بہا علی قریشی گوید در بح شیخ الاسلام صدیق والدین من سرہ العزیز

والاھمدا ین۔ انک لفظ است ساری معین	فضل فضلہ انک و شرح احوالست میں	صاحب صدر انک مشاق ولایت و اولاد	نیویں خیز اقام اوست بوس بویں	انک نام لفظ اوست از زمین	منین
شیخ الاسلام	صدیق والدین	مقتدار زمانہ قطب نبی			

باب چهارم

در بیان ترجمه بند عشق حقیقی و فرود داشت آن بنام شیخ المشیخ شیخ رکن الدین

قدس سره العزیز

ما که در ملک عشق سدا نینم	عزیز را از غش غیش می دانیم
ما که غام به پشت پازده ایم	تو چه دانی چه پاک ما زانیم
بست پرده از ما ز عرش رفیع	الله چه شاه با فرانیم
روح پاکیم گر چه از خالیم	چایب اصل خود خزانیم
چون ملک لبالم ملکوت	در رسیدیم گر چه انسانیم
اوج وصل است چون که سخت رفیع	و اصلانیم نیز جو یانیم
هنگام خاکپای پیرو خودیم	توج بر تارک سرانانیم

صاحب وقت شیخ رکن الدین
 به نکه قطب زمانه است یقین
 ایضاً له

ما که در بند عشق جانانیم	بر گرفته دل آن سر جانیم
در عشقت بیان خریدم	تا ندانی با بند در مانیم
سجود کلمه در نازک	ور تحمل با چو سندانیم
گر بار بجز رسد زک	هم زنجیر هم زنجیرانیم
گر چه در راه دوست شمشیر است	سر بازیم زنجیرانیم

گر گنہگار حکم بے ز دار ادا دار دار را تختِ سدنت دانیم
 حاکما چوں گدائے پیر خود است در و عشق شیر مردانیم
 بادشاہ شیوخ رکن الدین
 قطب عالم خود پیر یقین
 ایضاً

ماکہ از شوق دوست حیرانیم غرقہ در بحر بے فوری گشته
 بیخ احوال خود نمی دانیم فارغ از نام و ننگِ خلقانیم
 حال بیازیم در دستانیم حال عشق ز جاں خریدیم
 گاہ گریان گاہ خندانیم برالعجب حالتی است غالب عشق
 گاہ در نامہ مچو داؤدیم گاہ در اقبال چوں سلیمانیم
 گاہ چو نژاد پسر کوہیم گاہ چوں قیس در بیابانیم
 حاکما چوں کداری پیر خود است در مالیک عشق سلطانیم

غوث اسلام شیخ رکن الدین
 مقتدار زمانہ قطب زمین
 ایضاً

ماکہ مرعل عشق را کانیم از دگوہر عقیق میرانیم
 زرد زورش ز کیمیائے عمیم خستہ تن سوخته دل و جانیم
 پروردوستیم انتساده در دیوار کس نمی دانیم
 از زن و مال و ملک آزادیم نہ اسیر نغان و مہسانیم
 بے دلاں را چہ عیب خوبی کرد ہر چہ گوئے ہزار چندانیم
 گرچہ اے دوست ما عجبیم عیب ما را کن کہستانیم

حاکمًا خواجہ تمام شدہ است پیر خود را چو از غلامانیم
 مرشد عصر شیخ رکن الدین
 ذوالکرامات مالک تمکین
 ایضاً

ماکہ از تیغ عشق قربانیم
 گر شہید است کشتہ دشمن
 در کشد زار زار در بازار
 در سپهر وفاد چرخ صفا
 گرچہ از گفتگو زبان بستیم
 چند حدیث دوست ہم پریشان بود
 حاکم گشتہ است حاکم دہر
 دافر قدر شیخ رکن الدین

سرور اولیائے روضے زمیں
 ایضاً

ماکہ از جام عشق مستانیم
 در مہوایت چو ذرہ گشتہ
 دامن عشق چوں بدست آمد
 دست چوں بر طناب ذکرینیم
 دل بدنیابردون چو انبندیم
 در جہاں گرچہ سروریم عزیز
 حاکم چوں حکم پیر خودیم
 بے خبر از جہان و از جانیم
 بے سر و پا و بے زسما جانیم
 آستین بردو عالم افشانیم
 خیمہ عرش را بجنبانیم
 چند روزے درو چو بہانیم
 نسبت آن جہاں بزند انیم
 بر سبہ حکم خویش میرانیم

ابو فضل شیخ رکن الدین
آنکہ شمع است بجمع اہل یقین
ایضاً

شکر حق را کہ ما مسلمانیم
مرحبیب ترا کہ بندہ تست
بندگان تو ایم از غفلت
گرچہ از ظاہران خاص نہ ایم
راڑگاں بخش لے کریم از آنکہ
پیر ما چونکہ دوست خاصہ اوست
جز تو دیگر خدا نمی دانیم
بحقیقت رسول می خوانیم
گرچہ اہل خطا و نسیانیم
سخن و اصدان ہی را ایم
مفس و سوسے فضل ترا ایم
ہم بدو بخش ورنہ ورمانیم

شاہ پیراں تاج اہل یقین
سرور عام و خاص رکن الدین
ایضاً

از بوئے عشق باغ و ماغم معطر است
شیر و دم ز شاہ غممت و ز خراب شد
اسرار عشق گرچہ نفتم میسان جان
سلطان مہتمم چو شہ ملک عشق گشت
چون کشتہ تو ایم بے شق تو مردہ ایم
شہ منده ایم گرچہ فدا کردہ ایم جان
ہم بر طفیل پیر قبولش کن از کرم

وا از عطران غم رخ عالم مرعطر است
چون گنج عشق تست در دناں افزا است
آثار عشق فاش در آفاق کشور است
میلش بے شق ہر دو جہاں کے تصور است
مارا چہ شک حیات مخاں
گر صد ہزار جاں بد آں ہم معطر است
حاکم بہا قطب و گر صید لاغر است

شاہ شیوخ قطب زماں شیخ رکن الدین
بو افق بن محمد بن یقین

چوں سوزِ عشق در دل و جان تن اندر است
 عشق آتش است صعب که از کبک آں بدم
 خوناب چشم و زرد ز رخ می کند عیال
 بے قدر بود گر چه چو مس سنج بر رخم
 خون دل است ز چشمه چشم که شد روان
 عشق تو خنجر است که هر لحظه می کشد
 حاکم بها به بار که عشق بار یا دنت

غوثِ زمانه قطبِ زمان شیخ و رزمین

تاجِ سر شیوخِ جهان شیخ رکن دین

ایضاً

از عشق چوں حیاتِ مخلد مقرر است
 عشقِ مقیم باد که آن جانِ جان ماست
 اصل است عشقِ اصل وجود تمام شرح
 آنکس که از سعادتِ عشق است بے نصیب
 چوں عشقِ خفته است سزاوار خواندگان
 بسیار کس شتابان است سوئے حضرت
 حاکم مگر قبول شود بر طفیل پیر

سلطانِ اولیا و زمان شیخ رکن الدین

بحرِ علوم گنجِ صفا معدنِ یقین

ایضاً

سودا و عشق دوست مرا چونکه در سر است
 سود و زیان هر دو بنزد من برابر است

از هست و نیست حاصل دنیا گذشته ام
 بهشت بهشت گرچه که زیباست دل فریب
 چوں جوهر است در دلم ذکر ذات او
 در بحر تفکر چوں غوطه می خورم
 اندر حضور دوست چون غائب ز خود شدم
 چوں آشنا پیر خود است حاکم بها
 صاف نعیم او هم نردم مکر است
 مقصود عاشقان درت چیز دیگر است
 ذات و صفات بنده همه محو کس است
 آنجا مقام بے خودی ام از تحیر است
 کے یاد غیر در دلم آل دم مصور است
 در بحر معرفت بخدا آل شناور است
 آل دوستدار ایزد آل نائب نبی
 بود الفتح رکن ملت و دین مرشد قومی
 ایضاً

از نور عشق مهر دلم چوں منور است
 انوار عرش گرچه عظیم است در وجود
 اخلاص عین شریع است و آل در بحر است
 علمے کہ بود یاد فراموش کرد عشق
 در دیوار او شد در مان جان من
 از یاد دوست شربت شیریں کام است
 حاکم چو ذره ایست ز مهر وجود پیر
 از اختران چرخ و مه و مهر انور است
 در پیش مهر عشق زیبا ذره کمتر است
 گر شرف بے زمین بود غنیم شر است
 جز یاد دوست کمین ساقم نیک از بر است
 غم عشق شادی است کہ آل روح پرور است
 مارا کجا نظر سبوتے حوصل کوثر است
 اندر ظهور کشف من الشمس اظہر است
 مهر سپهر عزت بحر دیقین
 مرشد زمانہ قطب زمان شیخ رکن دین
 ایضاً

چوں ملک عشق شاه دلم را مقدر است
 خاک درت قبا و کلاه وجود ما است
 ملک دو کون در نظر من محقر است
 مارا از میل خلعت و نئے تخت و افشار است

ہر شب کہ در خیال تو باشم اشک است قدر
 در آید است چنان غم تو در رگ و پیم
 حاکم خدا خاک رہ توست چسبست تن
 جز گنفل تو شدہ ہمہ اشغال از دلم
 محکوم حکم پیر شدہ حاکم بہا

ہر روز بے جمال تویم روز محشر است
 کز پوست رگ نمودہ شدہ تن چو منظر است
 تا گویش بنجاک رہ دوست در خور است
 آنجا کہ شغل توست کجا شغل دیگر است
 در خاک پائے او بود افسر سر است

آل مخزن سعادت دآل معدن کرم
 بوالفتح قطب عالم در علمہا علم

الضیالہ

شکر آل خدائے راست کہ اندکبر است
 کرد او ہدایت از رہ اکر امراہ راست
 از امت حبیب خودم کرد از کرم
 ہم داغ از ارادت شکنیم بدل نہاد
 عرش دلش کہ منظر نظر الہی است
 از اوج عرش برتر پروا زمی کند
 حاکم ز مہر پیر بقرب خدا رسیدہ

شمع دلم ز معرفت او منور است
 گر نیست فضل او کہ بدین فضل در خور است
 امید کز شفاعت او روز محشر است
 شیخے کہ مرثیائے خاں را افسر است
 از عرش اعظم است ز خورشید انور است
 مر شاہ باز روح در ابال شہیر است
 پیرے کہ دوست خاص خداوند اکبر است

آل وافر جلالت محبوب ذوالجلال
 گور از ہر نعیم نصاب است بر کمال

الضیالہ

ہر کہ در قصر محبت حق تعالی را یافت
 نفی کرد دل کو ہوا بر نفس را چوں لالہ
 جاہ رفعت حاصلت آید ز بعد چاہ جہد

خویش را بر تخت گاہ قربت حق شاہ یافت
 بار اندر بار گاہ خاص الا اللہ یافت
 یوسف صدیق آخر جاہ بعد از چاہ یافت

خوئی وقتِ مرد ریانت از اندوہ است
شد توجہ آنکہ اورا در سوئے کعبہ رصا
بر صراطِ مستقیم است استقامت یافته
بعد از فضل الہی چوں عنایت پیر بود
از توکل ایزدی آل کس کہ خرم گاہ یافتہ
از وجاہت شد حسن از ہر دو عالم گاہ یافت
آنکہ ثابت جان دل را اندرین در گاہ یافت
حاکم مسکین بقصرِ قربت حق را ہ یافت
پیر پیراں شاہ شاہان کرامت دارد ہر
شیخ رکن الدین بواجب محمد قطب عصر
ایضاً

وقت ایشاں خوش کہ اکرام کرامت یافتند
جز ز شغلِ دوست ہر مشغولی دیگر کہ بود
مست از بانگِ است بر بکم قابو اپنے
از سبک روحی گرانی نیست مر عشاق را
مکب شان گرد و چہ شبہ ملک از دارِ سلام
دانکسانے را کہ سوزِ عشق دیدار است بدل
در مقامات محبت استقامت یافتند
ز ان ہمہ اشغال اشغالِ ندامت یافتند
قامت ہمشیاری از بعد قیامت یافتند
گرچہ بر سر کوچے از بارِ ملامت یافتند
خلعتِ اسلام چوں در بر سلامت یافتند
حزت الفردوس ز گوی علامت یافتند

از ارادۂ پیر چوں اندر میان جان شال
حاکم بستند زان تاج کرامت یافتند
ایضاً

از من خستہ جگر اے جان مرو
پیش مہر روئے تو من ذرہ ام
گرچہ میرو شاہ را مسکین گدا
می روی چوں برق من گریاں چو ابر
چوں بہ دشواری مرادست آمدی
بر دم بختائے زین حسیں
بہر کن ازین ذرہ کس کردان مرو
کے تو اند لفت اے سلطان مرو
از من گریاں چنیں خندان مرو
اس چنیں از دست من اسال مرو

درد اور مان است لیکن درد من
 از من بے دل شدہ چوں می روی
 گر ترا مقصود باشد مرد نم
 من بمیرم پیش تو اے جان مرو
 حدیث اکم نیست درد فرقت
 رحم کن بروئے از وزیں ساکن مرو
 ایضاً

غم فراق تو اے دوست گشت مارا زار
 ز قدر وصل تو غافل بدم زمستی ذوق
 سرم ز پلے تو اے جان من نیفتاوسے
 زمین برفتن تو گر چه مروں است ہم تو
 بلبش بدست خودم پس برو گر نہ شوم
 کشتاد آب ز چشم گند درد دل نادر
 خماری سحر جو دیدم کنوں شد ہشتیار
 اگر بدے من بد روز را سعادت یار
 شتاب می روی و در تو نیت ارادار
 ز تیغ سحر تو ہر روز بدم انگار
 حیات بے توجہ کار آیدم ہماں بہتر
 کہ پیش پلے تو سر بازم از وفا یکبار
 ایضاً

پے دیدار تو مر روح شاں را روح ریچانے
 بدنیاسر فرود تدرند درویشیاں بعقبی ہم
 لباس شاں سپہ بنگ درون شاں سپید آمد
 برایشیاں ہر کہ آید او پر آید و آنکہ در آفتد
 ز تلج باد شاہان طاقتیہ برفرق شاں برتر
 متاع این جہاں اندک تو انگر ہم بران غزہ
 چو پیشانی نورانی بزاتو برہن رسید
 اگر چه حبت الماوی بود ماولے درویشیاں
 ز حق حق را ہی خواہد دل دانائی رویشیاں
 ز آثار سجد است نور و سپاہ درویشیاں
 بر آفتد پر ہذر باشی تو از آید درویشیاں
 ز خلعت خسران پر خر قہ بر بالائے درویشیاں
 خبر شاں را کجا از نعمت والائے درویشیاں
 عجائب عالم ملکوت دل بنیلے درویشیاں

خدا از حال نشان پرسد تو انگر از امواتش
 بہ میں ہرگز کجا باشد غنی ہمتا در ویشاں
 بہ پانصد سال پیش از اغنیا در ویشاں و حنبت
 رود خواہد غنی بودے اگر بہ جا در ویشاں
 سر سرور شوئی حاکم ز سر صدق صفا یابی
 مہر خود را بسازی خاک زیر پا در ویشاں
 ایضاً

بجانم از عذاب فرقتت جانا مانم دہ
 چو دل بردی چرا از گفت خود ما از باں لستی
 ز تلخی فرقت جان شیر نیم بلب آمد
 بہ پیشت نام و ہدی جو اپ من و لیکن من
 ز شوقت مُردہ ام زان لعل جان افزا جانم دہ
 سرت گرم اگر ندی دلہ پارے تو نام دہ
 نگار اثر بت زان لعلت شکر افشا نام دہ
 بدشنام تو دارم آرزو ہم ہما نام دہ
 بست دیدم دم گم شد نشان آل نمی یا ہم
 بست گیرم ورا گویم خبر داری نشا نام دہ
 ایضاً

لے خطِ زیبائے تو از سبز تر سبز تر
 چشم مست ساختہ دیوانہ خود جو رہ عین
 من ز شوق آل لب لعل و در ونداں تو
 از بہشت رویے جان افزائے تو بودیم پیش
 ترک چشمت در بہانم ناوکِ شرکان زدست
 رویے بر خاکِ درت نام ہا سیدے مگر
 پیش خطبت کے نماید سبز تر سبز تر
 لعل شیرینت نگندہ شور در شہد و شک
 می فشا نام پر رخ زریں عقیق و ہم در
 این زماں گشتہ فراق رویے تو ما را سقا
 می فشا نام زان زراہ دیگان لعل عبد
 مر کف پائے ترا بوس ہم ہم بر چشم و سر
 مہر کن اسے شاہِ خوباں از وصال خود نواز
 حاکم در ماندہ را از در و حیراں باز خر

ایضاً

لے خطت مانند نفس سبز تر سبز تر
 شد بید از صافی آل عارضت نارت خط
 سبز خوشبو است خطت لیک ان شو ترا
 نیست ہم رنگم ذت سرخی چه گر پر رخ رسید
 رنگ رخسارت انگشته ایچ از آسیب خط
 سبز را از شمع نفع است یک چنان بخشش کنی
 بل چو خطت نیست جنس سبز تر سبز تر
 چوں بر آب صاف عکس سبز تر سبز تر
 رنگ می وارد چو نفس سبز تر سبز تر
 خشک گد شود ز لمس سبز تر سبز تر
 ماه کے گرد و ز عکس سبز تر سبز تر
 کے بود از تاب شمس سبز تر سبز تر
 حاکما فردا بہ بینی خشک گشته نیز زرد
 آنکہ دیدستی ز جنس سبز تر سبز تر

ایضاً

ز عشق توست دلم خستہ و جگر پارہ
 ز وصل دل جگر خوش کن بطول فراق
 کجا بنیائے موسے ترا تواند دید
 ز شوق آرئی انظر الیک گویم در
 نہ بوی عشق تو کم کرد مر و جو دم را
 گماں مبر کہ کنم آہ و رچو ز کربیا
 ز ذوق شوق تو حاکم خوش است و اہل بہشت
 ز عشق ارچہ دلش خستہ جگر پارہ
 ز ہجر خستہ ترست خستہ پارہ تر پارہ
 تیر چہ خستہ کنی آن دایں بہ تر پارہ
 چو کوہ شد ز تجلی تو پارہ در پارہ
 بتر ز کوہ بگردم ازین نظر پارہ
 کنی چو گل صد برگ ارچہ مبر سبر پارہ
 بہ ازہ تا بہ قدم سازی ام ز سر پارہ

ایضاً

بہار آمد جہاں شد تازہ چوں نام نیکو کاراں
 ہوا از ابر خوش گشتہ ز سبزہ بوستا ہا خوش
 شگفتہ ہر طرف گلزار چوں رخسار دلداراں
 بفرق بوستاں از صنیع حق باراں شدہ ہاراں

سہا از سبزه مفتتہ گرز اں نظرات برسبزہ
 عروسانِ حین در جلوہ بلیس در نوارِ خوش
 کسے نزدیک خود در دست رنجورست رنجورست
 ہمہ ملک جہاں ایچ است این دولت بود غالب

ز مرد زار و ز کوفی سر صبح کرد دست باران
 چہ خوش باشد اگر باشی ہم خوش در مجمع باران
 کسے نزدیک شاد است او چہ داند حال رنجوران
 دے بود دست گر باشی ز بے آشوبش اغیاران

زور و عشق شو بیمار حاکم وصل گر خواہی
 چنیں گویند و انایان رسد شربت بہ بیماریان

ایضاً

سیا ساقی بدہ آل مست جامے
 چو من در حد عشق بے قرارم
 بدہ ساقی چناں مستانہ جامے
 لبالب جام مالا مال از درد
 چناں کن بے خودم از غلابہ سُکر
 سر و ساماں چہ خواہم کرد زیر آنکہ
 چو عشق آمد بدل کے عقل ماند
 چو من از مستی خود دست شستم
 فتادہ در سجود وجد ماند
 دلم شد سوخته کار دلم بیک
 بناگر اسبِ عمرم بر سر آمد
 اگر یک بار یارم رخ نماید
 بہ رشوت می دہم جہاں رجبام
 کجا ہشیار حاکم مست عشق است

ز نغمہ کز عاشقی بر عرش گامے
 کرا حاجت سجودے یا قیامے
 کہ از حالت زخم بر غمش گامے
 رسد خستہ و لم باشا و کامے
 کز نشناسم حلالے از حرامے
 مرا ننگ است از ہر ننگ نامے
 کجا گنجبد دو تیغ اندر نیامے
 چہ خواہی بہ کار من نظامے
 کرا ترقہ رکوعے یا قیامے
 نہ شد پختہ درینا ماند نامے
 دو دیدان چند بر بالائے بامے
 نگر کرد و نام ام این نامامے
 ز شو تم گر برد سوش پیامے
 کہ او ز شید است از شوق جامے

علام شیخ اسلام جہاں - باش
 خجستہ شیخ صدر الدین محمد
 بزرگے سرفرازے جان لوازے
 صفیہ اصفیاء مقتدا دوست
 خوش ازوے خاص عامت چونکہ عامت
 چو این صدیق ثانی دنیا آمد
 ہزاراں آفتاب و مہ برآمد
 ارواوت او شدہ دام سعادت
 دوست او شدہ فتح ایتالیم
 مرید و رگہ او شد از کراست

دلا خواہی اگر عز سلاے
 کینیکو حضاے نیکنایے
 جو امے پاک بازے خوش کلاے
 چناں صف راچینیں زبید المے
 عطا او بہر خاص و عامے
 بیایغ صدق سروے خوشخراے
 در آید ناگہاں چوں وقت شایے
 سعادت بخش است و شائستہ دانے
 چو پیر است از نفس دادست جانے
 ننگندہ بر سب شیراں رگاسے

نہ گنجد در جہاں از غایت فخر
 چو شد این خواجہ را حاکم غلامے

ایضاً

توئی در مجمع خواباں بہا شمع
 غلط کردم رخت را شمع خواندم
 چو طالع می شود نور حبالت
 ز آتش غیرت اندر سوز افتد
 چنین چشم سیر لعل شکر بار
 تو خوش نقترونے باگری سوز
 کیے از دور دیگر در حضورت
 بدم جاں را چو پروانہ فشانند
 بخدمت پیش تو زبید بہا شمع
 کجا رخسار زبید بیتہ کجا شمع
 نظر آید در آن ساعت کجا شمع
 چو بنید نور رخسار تر شمع
 در دندان ندارد دایجہ جاشمع
 تمامی شب نم بیدار با شمع
 جدا من سوزہ او دیگر جدا شمع
 اگر یابد چو تو حاکم بہا شمع

کزاں در می کند گریه ضیا شمع
 که غمگش شد بشرع مصطفیٰ شمع
 نگو برخاست در خلق غمگش
 که شد زاتش بجمع او ایضا شمع
 چو جد ستم صدرالدین و اصفیا شمع
 به پیش صفت اصحاب صفا شمع
 هبلنے کرده رزقش مر حب شمع
 شود کے نشہ ز آسپ صبا شمع
 ستاده والہ و بہ ہمتلا شمع
 فروزی گر نگرد او با شمع
 به پیش او ستادہ چوں گدا شمع
 نماید چوں ترا و لیل تا شمع

ولاگر روشنی نواہی در سے گیر
 در قطب زماں غوث زمانہ
 ستودہ شیخ اسلام چساں گو
 حجتہ شیخ صدرالدین محمد
 عماد الدین چو آب عم است بوالفتح
 چو نرجد است بہار الحق والدین
 وجودش در جہاں شمع خداست
 ہر آن شمعے کہ فضل حق فرورد
 ز نور نور او حیراں بماندہ
 ز جلمہ نور روشیں پر تو آید
 مزید نور می خواہد چو عالم
 چراغ عمر او تا بندہ باوا

وجودش قطب عالم باد در دم
 ز مہر و ماہ شدتا در سما شمع

مکتوب کہ مخدوم زاوہ واو درم بزرگوار چاہتہ روزگار ملک الالقیما

تاج الدین احمد قطب جانب برین ضعیف بنشد ہر بند

کہ خاست در خلف چہار پیر را تلبیہ
 طاقیت سبقہ کیش ستم از دہر کیہ
 نہ از نیجے بہ ہفت آسمان منودہ قصبہ

توفی ز فضل خوائے بہیں خلیفہ پیر
 علم بسط ملک زن ز خاکدان بشر
 ز خرقة بازمی بہت بقامت شرفت

لے مرا قوتِ روح و قوتِ دل
 کہ متلم بر کتم نویم عال
 کتاب و سنت و اجماع و چارم است قیاس
 آں تدر نیست قوتم بوجہ و
 کہ چہ سان باد خاک مکن پا بود
 اصول فقہ ہمین است یا مخی بشناس

ایضاً لہ

ہست کتاب و سنت و اجماع اصل شرع
 پس کتاب آمد قرآن ال نظم معنی بہت جمع
 و ال چہار ہست قسم اول در وجہ نظم شد
 قسم ثانی در وجہ تبیان ال نظم راست
 غنی و مشکل محل و متشابہ اصدا و ال ہست
 چارمین شد از پس اقسام ال از دل شناس
 الی مواضع ال بہ ترتیب منافی حکما شش
 اصل رابع از قیاس ہر سہ مستبظ ہواں
 معرفت احکام شرع است بابع از اقسام ال
 خاص عام و مشترک چارم ما دل بے گماں
 ظاہر و نفی و مفسر و محکم لے صدر جہاں
 آں چہ استعمال نظم آمد از بے شک و گماں
 مشتمل کلمی است بیشک معرفت ایشان ال
 حجابہ اقسام کتاب آمد بے عون مستعان

دلیان تقریر و تفسیر است و تفسیر ضرورت ہم
 حل و عطف و نیز تبدیل است ہمیں ہفت بیش و کم

بیت

از بیان حسن و عیب نوع قدر اجل اندک ال
 جائے ایفا آچہ اورا بود سے ورنے نے
 یک ماہ ہست او قدر اس المل قبضش نیز وال
 بس ہمیں ہشت شرط سلم را تا مبدروال

بیت

زاو لیاہ مکتوم ہست چہار ہزار اندر بیایاں
 سی صد اختیار است چہل ابدال ہفت ابرار شد
 سی صد و پنجاہ و پنج است نیز مشہو بیایاں
 چہار اوتاویکے نقبا دسہ قطب زماں

بیت

غیبت و طلب غرض دنیا و کبر و عجب ہم
 ہم حسد و بے رحمی بر خلق ایزد ہم ریا

هم ارادت غیر حق هر پشت چوں از تو رود
 آن زمان بالا شود اعمال تو که پارسا

امتحانی در هر مصرع نام یک روز و یک طبع و یک گل می باید آورد سه مصرع قدیم حضرت
 دارالملک دلی آورده است گفته بودند مصرع چهارم مانده بود حاکم در ویش گفته است

بیت

گل پیش رخت برید در آب افتاد دی ز آتش لاله در دم تاب افتاد
 امروز بنفشه سر بر آورد بخاک باد از غم فردا بسمن آفتاب افتاد

امتحانی یگان روز دیگران طبع در هر مصرع آمده است - بیت

آن آتش رخ برید رویم به نبرد دی باو صفت گذشت عقلم بر بود
 امروز چون بر آتش غم آب نزد فردا چون شوم خاک کجا دارد سود
 کنم برنگ ریت جان سپاری تو چون ز برگ از من باز داری

وفات شیخ المشائخ شیخ رکن الدین

شب جمعه بیست و شش شب نهم بود از جواد اول
 بر حمت ایزدی پیوست و ملائک شیخ رکن الدین
 گذشته سال مفصلی در شیخ المشائخ
 که بواسطه است نفس الله و از اهل صفلا محب

ایضاً خطبه

اے شاہ سیر پرسی کے ماہ سماعِ دلربانی

اے ذاتِ خوش تو چوں فرشتہ
 اے سید صاحبِ کرامت
 رویت کہ چو ماہ انور آمد
 ہر صورت تو لطیف و لب
 از لیلیٰ حسن نقت افزوں
 اے حور بہشت دل فردزی
 رسوا شدم از عشقت اے جاں
 پاچوں تو شے کہ کان نازی
 دانم کہ بہ وصل تو نشایم
 پر شمع رخ تو اے نکو کار
 ہر چند کہ روسے تو بیدم
 گیرم کہ ز پیش چشم دوری
 یک لحظہ نئی ز دل فراموش
 در بند غم تو جانست در بند
 خواہم کہ بہ نگاہ ماورائی
 جاں را بوصول تو کہ کام است
 بہت ذات تو رابعہ زمانہ
 گر بر تو خیال بد بیدہ ام من
 شد سو خستہ از عمدت دروغم
 تا دل بہ ہوائے تو بدارم
 شد خاطر جمع من پریشانی

از رحمت نور حق سرشتہ
 سلطان مہنی و من غلامت
 از بہشت بہشت خوشتر آمد
 و از صورت سیرت نیکوتر
 دیوانہ ترم ازاں ز محبتوں
 از آتش ہجر چند سوزی
 بجشار بریں غریب تیراں
 مارا چہ محل عشق بازی
 لیکن چہ کنم کہ ملتہایم
 پروانہ صفت شدم گرفتار
 ہمہ عشق ترا ز جہاں گزیدم
 لیکن ہمہ وقت در حضوری
 ہستی ہمہ وقت اندر آغوش
 این گشتہ خویش را کشتی چند
 مَرُوم ز سراق چند پانی
 برو چہ حلال نے حرام است
 در عفت و ترس حق نشانہ
 از ہر کہ بد است بر ترم من
 احوال مرا پیر کس چو نم
 از ہوش و خرد جدا افتادم
 بیگانہ شدم ز جلد خویشانی

افتادہ در چہ ملامت
 مہجور شدم بتا نقیب دال
 از ایچ ملا متم نمے نیست
 وسے راز ملاستے چہ نقصان
 طاقت چوں نمائند باز کفتم
 از مردن من ترا چہ خسرو
 کس خستہ چو من یں جہاں نیست
 کس را چہ غم است گر بمیرم
 جان خستہ ز شوق بر لب آمد
 چندش بزبان بدارم اسے جہاں
 در یاب کنوں نمائند طاقت
 از حد کنوں گزشت دروم
 میرم ز عنایت دریں خسرابی
 فریاد ز دست ہجرت زیاد
 آخر چہ شود اگر نوازی
 بخشاش بریں غائب
 جان بقداے جان بخشاش
 بریں میرم ز غم کفتم
 زان قصہ خدمت نمیشتم
 شفقت کبھی بر بندہ اسے وہ
 بخشاشی بود ز ہر رحمان

گم گشتہ از رہ سلامت
 از خاطر پیر ہم مریدان
 چوں در دلم عشق تو معینے است
 آن کس کہ بخیزد از سر جان
 عشقت ز جہاں بس نہفتم
 گیرم غم خون من بریزد
 یک لحظہ مرا ز غم اماں نیست
 در دست فراق تو اسیرم
 تن را ز شوق تو تپ آمد
 جان کا کہ لب است ز شوق جان
 دیوانہ شدم ز اشتیاق
 تا طاقت صبر بود کردم
 از لطف اگر تو در نیابی
 شادی دم شدہ است بر باد
 تا چند مرا ز غم گدازی
 از بہ خداے الے بت ہیں
 تو شاہ منی و من گدا میت
 گر باشد صد ہزار جانم
 چوں دست ز جان خود بخشاش
 باشد چو شوی ز در و آگاہ
 محکوم تست چو سائل از جان

بذکر حلقہ جہاں شوند دشمن۔ از عشق تو گشتنی زام من

حق ذات ترا عزیز دارد و از فضل و کرم بمن سپارد

در شریب قوم بی بی عائشه بنت قاضی وحید الدین احمد علیهما الرحمۃ والغفران

عالمی تازه شد بوقت بهار
 در شگفتی است هر طرف گلزار
 وقت نقش و نگار بستانت
 گل چو رویت اگر چه خندان است
 چوں عروساں بیلو اندر گل
 غنغل بیل و خوشی گل و بل
 مست ز گس چو چشم مرغوبان
 سبز سبز چوں خط خوابان
 گرد از سبز رفت باد صبا
 نعمت نغمه جائے جان افزا
 زیر بر سبز ز آب چشمه رواں
 گل ز هر جنبش و میوه دریاں
 بوستان خوش چو طبع خوش خویاں
 عالمی گرچه پر زمره رویاں
 لے ز بسیلے ز حسن بس افزوں
 گرچه بس نعمت است گوناگون
 بے تو چو ز گس است دل غمناک
 زینت باغ اے بهشت پاک

چه کنم بے جمال تو چه کنم
 چه کنم بے جمال تو چه کنم
 ابر چوں چشم نیک گریا نیست
 چه کنم بے جمال تو چه کنم
 کرد بیل ز عشق گل غنغل
 چه کنم بے جمال تو چه کنم
 گل حسد چو نعل محبوبان
 چه کنم بے جمال تو چه کنم
 نشست مرغان خوشنوا ترا
 چه کنم بے جمال تو چه کنم
 بر لبش ایستاده پیر و جوان
 چه کنم بے جمال تو چه کنم
 جان معطر چو عطر گل بویاں
 چه کنم بے جمال تو چه کنم
 نے کہ مجنوں ترم من از مجنوں
 چه کنم بے جمال تو چه کنم
 جامه اش همچو گل بصد جاچاک
 چه کنم بے جمال تو چه کنم

انجم است اربہ چرخ سخت کثیر
 انجم و ماہ و آفتاب منسیر
 اے زاہل مرا مزید حیات
 شکرد و شہد بلاک آب حیات
 گرچہ دندان تست دُر مکنون
 گرچہ باشد دُر د گہرا فزون
 تا شدم من ز بوعے زلفت دور
 نعمتِ مشک و عنبر و کافور
 اے مرا بے نعت چو زنداں باغ
 چاہے تو گر بود ہزار چراغ
 اے تو در جمع خوبرویاں شمع

ماہتاب است نیک قلب پذیر
 چہ کنم بے جمال تو چہ کنم
 بے تو مہلخ است جملہ لذات
 چہ کنم بے جمال تو چہ کنم
 نعل چوں نعل تست غرق بخوں
 چہ کنم بے جمال تو چہ کنم
 ہچو موئے تو درہم و رنجور
 چہ کنم بے جمال تو چہ کنم
 ز آتشِ اجبرشت در ول داغ
 چہ کنم بے جمال تو چہ کنم
 دمعِ اعینم مثالِ عین است دمع

راحتِ نفس و قلب و دیدہ و کسم

چہ کنم بے جمال تو چہ کنم

مکتوب خال زادہ خود شیخ شرف الدین الیاس کمال رفیع علیہ الرحمۃ

سلطان المشائخ شیخ حاکم علیہ الرحمۃ

اقبال وے بگرداں کین لال بقاست آل
 اندیشہ کن ز مرگ کہ اندر قفاست آل
 آخر نگد بک سکن رکباست آل ۳۲
 برمد کجا ہر آنکہ اسیر ہواست آل

دل در جہاں بند کہ وار الفناست آل
 نازی چہ بر حیات چو آن پائدار نیست
 گیم ز جہد ملک سکن در گرفتہ
 ماور ہوائے نفس گرفتار ماندہ ایم

کارے بکن کہ در خور نوز و جزا است آل

۴۴ ترک جہاں بگیری باعمال نیک کوشش

توفیق خواه از حق و لشکن هوا بر نفس
 اندیشه کن ز مرگ به ہیں ناگہاں برفت
 کارے پہ پیش گیر کہ کار خداست آل
 یارے کہ او عزیز جاں نزد ماست آل
 والادلی و لعل صفا کار و ان دہر
 یعنی شرف کمال رفیع و عزیز عصر

ایضاً

اہل دلال ز دار فنا دل نہ بستہ اند
 نشان را کہ عمر و طلب سیم و زر گزشت
 اینک بحق رسیدہ ز آفات رستہ اند
 آل جملہ را گذاستہ و خود گذشتہ اند
 پودند این زماں بتہ خاک خفتہ اند
 از یکدگر گسستہ شدہ خاک گشتہ اند
 ایشان رسیدہ اند کہ در حق گرفتہ اند
 آنا کہ کشتہ اند ز خیرات کشتہ اند
 خوش وقت آل کساں کہ بدیں گونہ رفتہ اند
 دیدی شرف کمال چہونہ بحق رسید

احسنت شاد باد زہے باد شاہ دین
 سوئے ہیشت رفتہ چہ ساں ملا سر لفقین

ایضاً

افسوس صد ہزار کہ آل یار غار رفت
 آل باغ سر و قامت در زیر خاک خفت
 آل مونس عزیز و آل غم گزار رفت
 آل شاہ ماہ پیکر در قصر غار رفت
 آل آفتاب شرع نبی در غبار رفت
 آل گنج علم زیر زمین گنج گیر شد
 گیرم نہاںد بیک بر عنایت بدول نہاںد
 چوں یوسف زمانہ ازیں سوگوار رفت
 گنڈا کشت این سہرا کہ آل پادار است
 لبقوب دار بیت حزن را گزیدہ ام

بہار

گرفت تاکہ زیر زین نفس اوقرا ہوش و تراسر جملہ ازیں بقیر رفت
 ہاں یار غار محرم اسرار چو نہ
 مرہم دل شکستہ بسیار چو نہ

ایضاً

افسوس آں عزیز چہاں در چہاں ماند
 آں نور دیدہ راحت دل ہوش غمیں
 شادی ز دل برفت چو آں غم گزار رفت
 خوش بودہ ام ز نعمہ آں بیل بہشت
 او شاہ باز بود باوج بہشت رفت
 گر و گریے بدہر ماند عجیب نیست
 حاکم تو پیر گشتہ چہ طمع بقسا کنی

آں یوسف زمانہ ماور زماناں مانند
 و آں سوز سینہ فرحت جان آں مانند
 راحت بجاں مانند چو آں روح جاناں مانند
 خوش رفت و از خوشی بدل من نشاناں مانند
 چوں ماکیاں فتادہ دریں خاکدان مانند
 چوں احمد حبیب خدا عباد آں مانند
 دیدی بچشم خویش کہ آں خوش بجاں مانند

در زیر خاک اسے گہر پاک چو نہ
 مابے تو در عمر سیم تو بے ما چکو نہ

ایضاً

اے دوست بے تو در غم و اندوہ زاریم
 امید بود سسر بیک جا بریم سر
 خوش بود دل ز فرحت دیدار تو کینوں
 وصلت ہمیں ز بہ خوشی ساز و ار بود
 محتجم آنکہ روئے تو ہمیں گے بجاوب
 نشنودم از تو آنکہ دریں عمر اندکے
 بودایں خیال عمر و دبا تو در خوشی

جان زشت دل پریدہ بے جا تو اریم
 واپہ گمان نبود کہ تنہا زاریم
 از تیغ ہجر خویش بہرین آں زاریم
 با سوز ہجر کشیدہ دل زاریم
 باشد کہ آں سوز زاریم زاریم
 از نہ منتہ تمام شدہ حق گزاریم
 ممکن کجاوے پوپے در دوزاریم

داوم رضا بکرم قضا پر خدا از آنکه
دل را مراد اوست ز من خود مرادیم
صبر جلیل از حق با دانشا را ما
در قرب حق مقام تو ای دوستدار ما

الضیالہ

اے گزشتہ جگر دل و جانم لبوختی
از آتش وفات تو کان ناگہاں بجاست
ہر چند سوئے روضہ رضواں بجز و ناز
خود در سوئے بہشت شدی اے گل بہشت
مر روح را از نعمت نفرت چہ روح بود
ما را جہاں پہ صحبت تو خوش ہمی گزشت
بسیار سوز گر چہ دریں دل رسیدہ بود
تین فراق روئے تو ام زار می کشد
کیا نہ دیدہ بہر بار می کشد

الضیالہ

بگذار این جہاں کہ جہاں پائدار نیست
بس تا جدار تخت نشین زیر خاک خفت
بس روئے خوب ماہ و شوموئے مشکبو
از کار نیکی جنت و از بد بود عذاب
مشیار باش طلعت کن قرب حق بجو
مر عمر را غنیمت داں مرگ ناگہاں ست
ویدی چگونہ رفت بنا گاہ قطب دین
افسوس آن عزیز جہاں از جہاں برفت
در دے جو قرار چو جائے قرار نیست
ز اندام نار نمیش بجز از غبار نیست
در خاک خاک گشته از ان نقش تار نیست
در کار نیکی کوش جزاں کار کار نیست
آن کس کہ در غفلت او ہوشیار نیست
غافل شمار آنکہ دریں انتظار نیست
عبرت بگیر ازین کہ چنین اعتبار نیست
در دل خیال صحبت او ناگہاں برفت

ایضاً

آن سرورے کہ مسر او در صفا بنود
 آن گنج علم حکمت آن کمان فضل بذل
 از استماع خطبہ تذکیر آن عزیز
 از صورت او کہ نعمہ داودی است آن
 بر حکم شرع بود ہمہ قول و فعل او
 در عزت و جلالت تازیت خوش بزیت
 بہ گز جفانہ کرد از و جز و صفا بنود
 ہمتیاد او بحکم و سخا و حیا بنود
 بہ نزد لے نبود کہ آن مبتلا بنود
 جز وجد و ذوق حاصل اہل صفا بنود
 فعلش ہمہ صواب بقوشر خطا بنود
 یکتا ہمیشہ بود گے یک قبا بنود

آن شاد کام جانب دارا قرار راند
 مارا ز درد و اندوہ در طشت خوں نشاند

ایضاً

افسوس صد ہزار کہ صدر زمانہ مانند
 آن یار غار محرم اسرار غم گزار
 قطب رفیع احمد غازی عزیز عسر
 در علم و در عبادت در فضل و در سخا
 قاضی و ہم خطیب بدہ خواجہ ہم امیر
 تا بود خوش بود چون آن منت نورش برت
 از آتش نزاق دل و دستمال لبوت
 آن سر فر از نگم و آن مہربان مانند
 آن خوش حبیب مونس شیریں باں مانند
 آن خوش خلق کہ پچوسلف بود آن مانند
 آن ادیب زمانہ اندر زمانہ مانند
 مشکل از و بعلم بودت بیان مانند
 در گفتش رشادتی در ما نشان مانند
 چشمے نبود چشمہ صفت کمال آن مانند

ما تاسیان و وز رخ عیش بماندہ ایم
 خوناب دل ز دیدہ بر رخ نشانہ ایم

ایضاً

از جانم لے باد صبا نیے مرا نیے ترا
 و از بوی زلف دلربا نیے مرا نیے ترا

۲ آن شمع جمع رحمت ازین جمع ناگہاں
 گوئی کہ بیج وقت درین جمع مانہاں

بولش کہ داری اسے عبا جان تمام افشا نشت
 اے شانہ گرا زہ لعدا و بکتا ر موسے بخش ام
 ہاں اسے ساس کوشش بشے چوں تو شوم گرا پاپ
 چشم مرا گفتم دم چوں رمے خویش بسگری
 ہمہ کیم را گفتم دل گر بوسه یابی زان لب
 زاید و غمے کن سرا یا ہم ہشت دیدار
 دل لالہ گشتہ سوخته رویش سخن افروختہ

ہرگز نگویم جان ما نیے مرا نیے ترا
 باقی کہ دارم از بقا نیے مرا نیے ترا
 لغت کہ آن دارم بسا نیے مرا نیے ترا
 راحت کہ یابی از بقا نیے مرا نیے ترا
 زوتے کہ یابی جان فرا نیے مرا نیے ترا
 بلکہ کہ دارم از خدا نیے مرا نیے ترا
 شد از صفت لاله بتا نیے مرا نیے ترا

بر خود ندار و سرکشی گشتہ وجودش زان تو
 گوید کجا حاکم بہا نیے مرا نیے ترا
 ایضاً

با و خزاں ز گلشن با دور پس ترا سیت
 نازک تراست از گل اندام نازنین
 حیرتست چشم خلق ز سن جمال او
 ترک خطاست چشمش تیر از مژہ زند
 عین بدست چشمش جان در خطر کند
 ہرگز دم ز جور و جفا رونی دہد

ریجاں مرا نہ بہر خدا دور پس ترا سیت
 آسیب تارسد نہ و را دور پس ترا سیت
 اے چشم بد از ان شرہا دور پس ترا سیت
 اے دل کنوں ز عین دور پس ترا سیت
 کلاے مردماک ز ترا خطا دور پس ترا سیت
 در گویش ز جور جفا دور پس ترا سیت

ادشاہ حسن نیست ترا بردش محل
 ہاں حاکم کہینہ گدا دور پس ترا سیت
 ایضاً

در لعل تست جانم سے جان بخش بدہ
 جانم بہت گرفت دم زلف تو گزیر

بے جان شدم ز مہر بحیراں بخش بدہ
 بے جان وہے دم تو کیے زان بخش بدہ

بے جان شدم ز مہر بحیراں بخش بدہ

من در عذاب جان من اندر لب خوش است
 دیوانه تو جان دو دم شد ز خانه
 شوقی خست ز گل پروردگی ز باغبان
 از صد هزار نمانه معطر شود نه جان
 جان تو صید لاغر است ای حاکم غریب
 باشد سی ز دولت وصلش ز درود
 در بارگاه شیخ اسلام صدردین
 ای سر ز پیکان کرامت دل تراست
 از علم من لیدی بحب است و جو واد
 در قعر چاه غفلت افتاده ماندی دل
 می گویم بخواه ز حق بهر من عطف
 بی گفت من ز شاه تو نام کشید
 تو باو شاه دینی خواهم ز تو نظر
 از در و بعد حضرت دل درو مند شد
 در خانه ام ز نفس تو غوث زمانه

هاں باش گو گویم جانان کیش بد
 دیوانه لب است یک نشان کیش بد
 گویم مرا گل ز گلستان کیش بد
 یکتار موسی ز زلف پریاں کیش بد
 باشد قد قبول تو نیماں کیش بد
 قصه بیاد شاه دو گویاں کیش بد
 بیخیر تو از دل بریاں کیش بد
 یک لعل بنده را تو از آن کال کیش بد
 زان بحر چند گوهر ز احساں کیش بد
 چون دست رس ترا ز لطفان کیش بد
 از آن کفایت نه ز سلطان کیش بد
 گر چه نه گفتت که مراناں کیش بد
 نه گویم به سلطان فرماں کیش بد
 آن دم ز قرب این درواں کیش بد
 اما بیاد غنچه سجاں کیش بد

خواه از خدا تپوں کند چون شود قبول
 مرده ز لعل شکر انشان کیش بد

الشیال

دره لکب و نسالمات صتم
 از در شا فرقت عاجز و
 یک بوسه سراده ز الود
 تا چند ز شوق جان لوم
 شیر است فراقت من غم
 نمانم تا زده اشک غم

سید احمد رضا

چوں دست به لعل نمی رسد
 بگذار بمیرم در عنایت
 گرجان در عشق تو
 گریخ رانی بر سرم
 صد بوسه بخاک درت زخم
 چوں در غم آمد مرد غم
 من مرده ام کم از زخم
 جان تازه آید در تنم *

ایضاً

خوابم عشق نهال با تو ای جان بازم
 آتش شوق تو در مویم وجودم چو گرفت
 عشق بازی نه بود بازی و ای جان بازی
 گرچه شب بازم از دست شهر خود دورم
 گریخته شمع جمال تو به بنیم ز خوشی
 ناله مرغ سحر گرچه خوش است لیکن من
 بر درت نام از درد دل خود مهربان
 شدم از عشق پریشان ز بیم بیگانه
 چوں درون در دقوی گشته برون شد از من
 پس چگونه ز غم ای شمع و نگد از من
 چوں ز جان خاسته ام عشق از آن می بازم
 دارم امید که بر دست کند مش بازم
 همچو پروانه به صد عنایت جان در بازم
 همچو پروانه بسوزم نبود آواز من
 گرچه یکبار نه گویی تو جواب از ناظم
 هم سایه من خسته دل برت مبر از من

گویم حاکم با خود چوں نمی پروا از من
 چوں بدل هوش نباشد ز کجا پروا از من

ایضاً

پند من بشنوی عزیز چوں
 ده برکے خدایه نیز بخور
 تا که باشی ز غم بر خور دار
 هم بدو گفتند که بر خور دار
 روز و شب طاعت خدایه گزیں
 پائے خود از غم بر خور دار

گر حاکم بیاید و وصل تو
 سلطان جهان گوید منم

چون
 بر خور
 بی

در تحمید حضرت صدیق اکبر علیہ السلام و عم نوالہ

اے خدائے کریم بندہ نواز
 نام تو کا رب تہ بکشاید
 صد ہزار سال ہزار شکر و ثنا
 در خدائی ترا کسے نہ شریک
 نعمت بہر جہلہ آمادہ
 ہمہ ما پیش تست زاری و عجز
 ما عبداک گفت خاصانت
 غیبت ما را بضا عت طاعت
 گر چه مارا آناہ بسیار است
 بہت پر فضل تو بے امید
 بر کہ برور گمت امید کند
 حاکم از درگاہ تو شرمندہ است
 نامہ از نام تو کنم آغاز
 ہم پاک تو است روح نواز
 مرترا اے ترا کہیں نہ نیاز
 داعدی اے ز تو نشیب و ذرا
 در فضل تو است بر مس بہار
 ہمہ را چہ تو است را ز و نیاز
 ما کجا ہم چیت مارا را ز
 مفلسانیم چارہ ما ساز
 عفو کن آن ز فضل خویش نواز
 ہیج مارا ز عذر دل نود مگذار
 ادنہ نامید گردد از در باز
 و از بدیہائے خویش ہم کداز

گنہش عفو کن اگر چہ شدہ است

قدش بہر دور و دور

ایضاً لہ

صنایع ارض و ہمارا تو خلق ساخت
 واعد است از دو عالم ہمہ نہت چایک
 بہت دوزخ از بر سنگا تراں موجود
 ز انبیا و ادبیا کردہ مشرف این زمین
 ہر یک را ہنگامی کردہ تعلق ساخت
 پنجمش جہت ہم حق بر حق ساخت
 بہت جنت از بر لے مہنل حق ساخت
 مہر و ماہ و نجم در سپرے تعلق ساخت

از امت محمد یارب مرا بکن
 عیسیٰ ز فخر گفتی مبشر نبی منم
 نعلین پائی او شده بر فرق عرش تاج
 مه شد ز یک اشارت انگشت او دویم
 شاهان شرق و غرب همه عیش شدند
 روئے شریف او به بیست است در علو
 ذاتش همه دو هفته و پاران او نجوم
 بو بکر یار غار که سلطان اولیاست
 فاروق بنی آل خلیفه کزو دین مزید شد
 عثمان بن عفان آل بادشاه دین
 دیگر علی بن شیر خدا شاه مرتضیٰ
 حسن و حسین هر دو جگر گوشه رسول
 دیگر صحابه هر همه از حد سردراند
 شمع است کنول بارت او شیخ دکن دین
 آل سرفراز قطب الاقطاب پاکباز
 سلطان عافان است ابو الفتح غوث عصر

حاکم سز در پکت این نائب بنی

یا بدر رضا حق که در نعم اجد است

ایضاً

گوئیم نعت مصطفیٰ آل سید عرب و عجم
 پیغمبر آفرینان گنج سخاکان کرم

از بعد تجید خدا گو کرد عالم از عدم
 وصف نبی بکنم بیان آل خاتم پیغمبران

آل خواجه ہر دو سر العینی محمد مصطفیٰ
 نورش از عالم اول است ذاتش ز جملہ فضل است
 او گرچہ ز اداست در عربی مہختش از یاد
 محبوبش خواندہ کافران ہم لعنتش بر کذب شان
 شمس و سمارا پرورے ہر تر ز خلق دہترے
 خلق عظیم است خوئے او محرابان ابروئے او
 از رفتش عرش است فرو ہمہدہشت از خلق او
 عالم ہمہ محتاج وے بر فرق شان کرج وے
 دلیل اسرار قضا گشتہ امام الالبیار
 او گرچہ از خاک آمدہ غاش چہ تر کہ آمدہ
 اصحاب او سرور مہر او لبیا را سہمہ
 بو بکر با صدق و صدقا فاروق با عدل و
 دلہند او حسن رضا دیکر حسین ذکشتن لقا
 بیچارہ حاکم ہر زمان بی حجتی بکند بیچار
 اورا نمانست بے عدو خون ہست از رقص

سطان اجلہ انبیاء شد امتش خیر الامم
 بدر جہالتش اکمل است از وہ جہانے را لغم
 او عالم است امتی لقب از علم در عالم علم
 حق یاد کردش در قرآن سوگندہ بذن و قلم
 شد امتش جن و پری اورا بجز است نہ غم
 برے ہم بر موسیٰ از حق در قرآن خوردہ قسم
 یک جرعہ خوشتر از دانی صد ہزاراں جام جم
 اندیشہ علاج دے بر عیش بہا وہ قدم
 ذاتش بزیبید تقیہ اند جہانت محشم
 پاکیزہ و پاک آمدہ از واجہ اولاد اولاد
 او مہاجوم امین ہر مہر او بادشاہ البشاش
 شانک شیخ بادیا والا علی نسائی شمیم
 این شد شہید کربلا نو شیداں شہرت بہم
 ہست ز غم با بدالان ہر کمت کہ محترم
 از شکر آمدہ و کلمہ و دل یا بدیدیم

یار بخت مصطفیٰ بخشا بر خاتمہا
 روزی مکن اورا نمانا با بدالان

در مدح شیخ رکن الدین نوری

گو حاکم از جان و دل در پیہ
 شبہ اولیا و حسد را کن دین
 چہ بہت کیسے چہ شہت خلیہ
 کہ اولیہ ہست از انبیا و پیغمبر

ابوالفتح فیض اللہ آن پشوا
 زارشاد، کمرہ را در ہنسا
 زہے قطب عالم کہ از علم او
 بکاب طریقت شہ سروزاز
 مقامات او همچو فضلش عظیم
 منم زر شوم بل شوم کمیاب

کہ در پیشوائی ندارد نظیر
 ز الطاف در مانده را دستگیر
 شریعت محمد شدہ دلپذیر
 بہ چرخ حقیقت ہے بس منیر
 کرامات او همچو بذلش کثیر
 نظر گرز شفقت کند آن خبیر

پہ پیغمبر علم او مرا از کرم
 بہ محشر گتد حشرت بہ تدبیر
 ایضاً

بادشاہ شیوخ رکن الدین قدس اللہ سرہ ایدا
 شیخ ابوالفتح کوست فیض اللہ زانکہ ادست محب الہ
 صد دین ہم بہار دین چوں آب و جد خویش سرور دل
 مولدش گرچہ خطہ ملتاج است صفتش شوق عزت
 پیر شد کہ از رہ ارشاد و در بدایت برے خلق کشاد
 بہ روز اشع این ہستی باغ نور بگرفت صد ہزار چراغ
 گرچہ روشن نہ نور اوست جہاں را ورنہ پیچ شد نقصان
 ہمہ او چون نظر بیند از دستگدل باصفہ کہ سازد
 دل او اعظم است از پیش عظیم چوں ابوالقاسم احمد است قسیم
 علم علم و عالم اندرین حصہ سدا فضل و اکرم
 در شریعت طریقتش معروف در حقیقت سازد مست و کثوف
 ظاہر اوست مطہر انوار باطنش نیز مخزن اسرار

مقتدار زمانہ قطب زمین قدس اللہ سرہ ایدا
 خیرہ از نورش آفتاب چو ماہ قدس اللہ سرہ ایدا
 قرشی است از نسب حجتہ اثر قدس اللہ سرہ ایدا
 نے ہمیں منہ بخوش جملہ جہاں است قدس اللہ سرہ ایدا
 یاد ارشاد و رع و تقوی داد قدس اللہ سرہ ایدا
 زو معطر ہست راست و مانع قدس اللہ سرہ ایدا
 پیر مزید است نورش از سبحان قدس اللہ سرہ ایدا
 سرچہ آید براہ حق باز و قدس اللہ سرہ ایدا
 زور بیدہ بسے بخلق نعیم قدس اللہ سرہ ایدا
 حیرت از وصف او بلوح و شلم قدس اللہ سرہ ایدا
 ذات او گشتہ ایف ہم مالونسا قدس اللہ سرہ ایدا
 ہم ز اختیار در اختیار قدس اللہ سرہ ایدا

باجمال آمده کمال و را بر کمال آمده جمال و را
نظرت مرمم است بر دلش از عطایش غنی است درش
بس جلالت در ابداده جلیل هست ز سل سبیل ضلیل
کرد او قطع مرعلاق را کرد هم فهم مر و قالمق را
گشته در جابت او ز حد رفیع ماصیان اشفع است بی
گرچه منظور او شده ملکوت بر زبان بر نهاده مهر سکوت
از کلمات کمال و واقع و او بچکس انچنان ندارد
حاکم است کمتر غلامانش کترین است از مریدانش

از روضه گفتم که کند او یابد یا بدان مراد جمله مراد
در دو عالم دشمن گبردد شاد و قدس الله سره اید

الینا ل

برگزیده است ذوالجلال و را قدس الله سره اید
شیر نر نر و او چون ماده میش قدس الله سره اید
گرمای را بر او است و لیل قدس الله سره اید
کرد هم درک مر حمت حق را قدس الله سره اید
شاکر از بطن او شریف و وضع قدس الله سره اید
و عطا قلب روح را شد قوت قدس الله سره اید
صد نه از آفرین بر وحش باد قدس الله سره اید
در زده دست دل بدمانش قدس الله سره اید

در شریعت و حقیقت در طریقت سر فر از است
قطب عالم مرشد تقیین با نر دنیا ز است
چون بهما الحق و الدین بدخورد با اعزاز است
نور بخش ددل نوا بهره سازد با نر است
نظاره باطن همه صدق و صفای تو ناز است
در خراسان و عراق شام و مغرب است
با خدایش تاجه راز است چون او اندر نماز است
باو شای بخش است بهیبت او جان گذار است
عرش را چون فریش داند تاجه پیر شایه است
جمله عالم را مدار است و بخش بر همه است

شیخ رکن الحق و الدین آنکه پیر جان نواز است
شیخ فیض الله ابو الفتح محمد غوث خسر
چون اب خود شیخ صدر الحق و الدین با صلوات
عبد خود شیخ شیوخ است در دیانت با روح است
ملک نظام ملک باطن هر دو او دشمن حق تعالی
خطه نمان و وطن گامش و لیکن عظمت او
از دو عالم پادار و چونکه در ذکر خدا است
باو شاه بر دور او بانضرع چون گدایان
و نظر ناز و بهشت پر ز نعمت است او
کلکار است ندارد است دوست خاص روکار است

Marfat.com

علم او علم یقین است و علم او علم و قار است
 شیخ رکن الدین یعنی زنده اش چوں در مقامش
 نور چشم و میوه دل راحت جانش همین است
 شیخ بسلام جهان مهر سپهر سر فرستاد
 حاکم مجرم کس فیض او که محکوم میو است
 در دایمیت محصیت از غافلش تراکتار است

غزل

حسن است ترا ابوالمحب ای ماه نکرود
 هر روزی ترا ماه و دو هفته نتوانی ترا اند
 زین سالی که ترا چشم سیاهت بیت لعل
 بس عاشق گشتی تو از آن غمزه غول ریو
 در عملت حسن شده است روئے تو سلطان
 حال را بدیم رشتت مر باد صبارا
 هر چند که گفتیم که در ترکب بتساں گیر
 در دم چون دانند چه پسم ز طبیعیاں
 در بارگه قرب تو گر با سینه در بارم

چوں حاکم را پیر ندایت نه پس است تا با این
 شرمنده بانداست ز دردی تو ازین رو

ایضاً

شعش شع سرزم دو چو موم همی بگدازم
 ادبیں است مرا چونکه منم در پادش
 دوست چوں سوزد یا سوختنش می سازم
 چونکه در خدمت ادیم چه شک است هم از م

گرچه از بندگی ام عظمت او را نیک است
 بر زمین رانده او خاک صفت افتاد است
 لبشوم زنده و بیدار کنان بر خیمم
 غم شبی هجر توان روز وصالش کفتم
 گر بر اند لبشوم چند بوی رانه بعد
 شود بیدار است در دل جان در نظم
 لیک از دیده به بندگی اش می نازم
 گرم خواند بر عیش شود پروازم
 بعد از مردن من گر کسب آوازم
 لیک من چونه در آن وقت بدین دازم
 گرم خواند بر اوج تقرب بازم
 گرچه بهر پشت بهشت است نظرنه اندازم

حاکما همچو کس بر غل روح نه ام

همچو علاج سردار بلا جان بازم

الصناولة

آه مرادری با کرده کرد یار کرد
 بازگران وقت اش مهره پشت من شکست
 گرچه بجز وفای من نمانده هیچ وقت لیک
 روز و شبم بدر و غم نیست درم خوشی
 گرچه به بجز غم شدم غرقه و خدول مرا
 پیرهن صبوریم چاک شده ز دست پشوق
 در غم عشق مبتلا کرد که کرد یار کرد
 قامت راست من دو تا کرد که کرد یار کرد
 بردن من چنین جفا کرد که کرد یار کرد
 بر سرم این همه بلا کرد که کرد یار کرد
 با غم خویش آشنا کرد که کرد یار کرد
 پیرهن و لم قبا کرد که کرد یار کرد
 گفت منال حاکما وصل من ات دهد خوشی
 شاد دل غمیس مرا کرد که کرد یار کرد

باب پنجم

در غزلیات و وعظ و نصیحت

من عاشق سرستم از دارنید شیم
 گر بابر بلا هر دم عشق تو نهسد بر من
 چون طالب دیدارم ز اغیار چه غم دارم
 با دوست چون مشغولم دشمن چه کند بر من
 من عاشق جانانم کبر خاسته از جانم
 سر دار بلا بیت را چون تخت شہی دانم
 گوئی چو تویی عاشق بر خیز ز جاں حاکم
 خود کار ہمیں کار است زیں کار نیند شیم

تا چند تو بہ ہا کنم و باز بشکنم
 یارب ز فضل بخش مرا تو بہ نصوح
 اندر طلب خودم بدہ آل گونہ مہتمم
 دنیا چو فانی است چہ طمع بقادرو
 گوین من اے بحیر کین روضہ بہشت
 حاکم چنان شدہ است اسیر ہولت نفس
 ہر چند خاکی است امیدش جنت است
 بعضے زن از مجاہدہ نفس قرب یافتند
 ہر دم بچاہ غفلت خود را در افکنم
 تا شجرہ ہولت تن از رخ برکنم
 تا ملک ہر دو عالم را پشت پا زکم
 در گور خاک گردو دے شبہ این تمنم
 در حشر ساز جنت فردوس مسکنم
 در دست شیر داں کہ اسیر آمدہ غنم
 ایمانش بہت بتوانہ بطاعت ہم صنم
 این مرتبہ چونیت مرا کتر از زلم

یارب تویی خدائے کریم گناہ بخش
کن ظاہرم تو مطلع الوار از کرم
آن بندہ کہ مجرم خاطری بود منم
وز فضل ساز مخزن اسرار باطنم
اندر رصنکے خویش مرادار دامنما
بہتر ازین بہر دو جہاں نیت آن منم
ایضاً لہ

چند از بے باکی دل زشت کاریہا کنی
در غور آتش کنی خود را و در باد ہوا
جان اندر بیخ داری دل نگار یہا کنی
آبروئے خویش را بس خاکساریہا کنی
تا مگر تو مردگان را نیز یاریہا کنی
نعت حق را بنوعی حق گزار یہا کنی
روزگارت حاکما ہرگز نخواہد گشت راست
برورش از عاجزی باید کہ زاریہا کنی
ایضاً لہ

اے ترا بویے نہ از ریحیان ذکر
اے درینا اے درینا غافل
چوں زماں در کینج بے کاری مشیں
چند چوں بے ہمتاں باشی بعبید
روز و شب ذکر خدا بسیار گو
و اذکر و اذکر "گفت چوں ذکر التییرا"
چوں ز ذکر حق ترا ذکر از خداست
فاذکر وونی "گفت و اذکر لکم خدا"
بے ذکر از ریح یوسف فرشتہ راست

چند باشی دور از بستان ذکر
کے ترا ظاہر بود برہان ذکر
اندر آ مردانہ در رسیدان ذکر
گوئے قربت را بر آرزو چو گمان ذکر
از خدا چوں شد ترانہ سبحان ذکر
در کلام اللہ اندر نشان ذکر
غفلتے باشد قوی نیبان ذکر
عالم نواز آمد چہ شد جانان ذکر
دوستی دل وہد ریحیان ذکر

از بڑے رفتن زنگِ تسلوب
 ذکر سنداں کو سوسہ چوں شیشہ ہیں
 تخت گاہِ دل شود آراستہ
 آستیں بر سرِ د عالم می فتاں
 طالبِ دنیا بود دور از حشا
 پیر جمع زر پریشاں شد چو دل
 کے بود تو فینق ذکر کش راندہ را
 ذکر گو گر حالتے خواہی، از آنکہ
 حیرتہ اندر ذکر حق از حالت است
 ہوشیاراں ذوقِ آلِ وامتد کے
 چوں ذبیح اللہ تا گردمی قبول
 برکت پیر است ترادر ذکر ذوق
 شیخ رکن الدین قطب الاولیاء
 شاہ ملکِ قرب فیض اللہ آنکہ
 شفقتِ آلِ پیر پیراں از دلت
 از طفیش علیے نعمت گرفت
 حاکما باشد ترا چوں صدق پیر

نیست دیگر صیقلے بر شانِ ذکر
 بشکند مر شیشہ را سنداں ذکر
 چوں فرود آید دردِ سلطانِ ذکر
 چوں بدست آمد ترا داناں ذکر
 تارکِ دنیا بود جو یاں ذکر
 از کجا باشد ورا ساماں ذکر
 خواندہ حضرت بود شایان ذکر
 لعلِ حالتہا است اندر کان ذکر
 وقتِ آن دل خوش کرد حیران ذکر
 حالتے دارند کاں مستان ذکر
 حاکما کن جانِ حوزِ قربان ذکر
 ورنہ کے باشد ترا امرکان ذکر
 از طفیش شد دلت او طان ذکر
 بدلت باران رست ز عوبارن ذکر
 دردِ غفلت را بدل در مان ذکر
 داد چوں ناں ریزہ از خوان ذکر
 کے شود ہرگز ترا نقصان ذکر

دستِ چوں اندر رکابِ او زدی

مر ترا بر عرش شد جو لایں ذکر

الضیالہ

شده بفرق تو زینت ز تاج کر منشا

زہے ز احسن تقویم خلعتِ زیبا

چو بادشاه شده استی بملکت ایما
 دلت ز زینت ایما چو حق مزین کرد
 چه قدر و قیمت داد است مر ترا قادر
 بخواند دوست خودت پس عطا کرد
 پیے عبادت حق شد وجود تو موجود
 جبار حق تو درون همتا چرا باشی
 براه راست برو تارسی بحضرت حق
 مقام اول ره تو به نصح شناس
 بجا متابعت احمد رسول الله
 سه مرتبه است مزین بره علی التحقیق
 متابعت چو پراغش آل مصطفی باشد
 متابعت چو پراغش او شود حاصل
 بیانقری بود احوال هم ز احوالش
 نعت جوارح اعمال و وصف دل اخلاق
 شریعت است طریقت و حقیقت این کبر
 نسبت استخاگونی شده اعمال
 چگونه ممکن گردد نماز غیب و ضو
 شریعت است ره تن طریقت است دل
 ز راه شریعت بخور رب العالم ملکوت
 و از طریق طریقت ز عالم ملکوت
 نجات رنج بگیرد وے بر آید روح

چه شک سبک دادی لجر و قوال شقی
 ز به سعادتت دارین کما رسید ترا
 بقدر قدر خودت لیک همتت از کجا
 و ریغ غافلگی اے دوست در ملا و علا
 بشغل دیگر مشغولیت خطا است خطا
 کبوش از سر همت که تارسی بخدا
 ز راه راست چو مانی شوی ملامک بجا
 دران چو ثابت گشتی براه اندر آ
 و گر طریق مشایخ سلف بود حاشینا
 کبوش تا که شود استقامت آل جا
 منور مرتبه اول است همین حقا
 بدانکه مرتبه ثانی است - سوم آما
 و این نهایت کار است تا دمند کرا
 بوصف روح است احوال این شده است اعنی
 باس سه درجه توان رفت از فرو بالا
 وضو نماز شمر دان چو مرتبه آخر
 ممکن است وضو نیز بی آن
 حقیقت است در هر وقت کما است روح افزا
 صفات قلب بکند دران مقام بود
 رسد بعالم حبس و ت گفته اند کذا
 ز عذبه حق بر حق بذر و ه والا

رسد بجائے این کارتن کہ گردودل
ہمیں حقیقت توحید مطلق است معنی
چہا منزل از پیر سالکان است یقین
یکے است عالم ناسوت و انکہ پنج حبس است
رسی بہ عالم جبروت چون ازاں گزری
ہم شوق و ذوق محبت و طلب حد شکر
شود چو روح مجرود در صفات زبس

نہ گفت و گو بود آں جائزہ جستجو باشد
شدہ است عبارت اسے دوست منقطع اس جا

ایضاً

بکن حاصل دلا اسرار از گفتار ربانی
قرآن گلزار اسرار است دریاں گلزار ربانی
چرا و ظلمت شہوت فرومانی بصد رعیت
جہاں مردار بے حال چو سگ دروچہ دل بندگی
گراں معنی خیرداری دل کس را نیازاری
بہ بازار قیامت چون شود کردار تو ظاہر
دلہم از شوق می کاہد ز حق پیوستہ می آید

دل از دنیا بے دوز برکش بہت دست درویش کن

اگر حاکم ہی خواہی کہ یابی بار ربانی

ایضاً

لے دل مغرور تاکے غزہ گفتار نیک
کوش در کردار تا حاصل شود کردار نیک

گرو کار نیک گرد از کردگار خویش ترس
جامه نیکو چه بندی نامه نیکو کشای
شد هوائے نفس بت لشکن بت امر دانه
کن عمل بر علم از اخلاص خواهد حق قبول
بر طریق نیک مردان کوشش در اعمال خوب
گیر ترکیب کار بد زیر آنکه نیک است کار نیک
کار نیکو بایدهت حاصل چه از دستار نیک
شد قبول خلق ز نارت بدان ز نمار نیک
ایسج ہنجارے دگر نبود بہ از ہنجار نیک
تا کہ باشی ہمچو حاکم عاشق گفتار نیک

ایضاً

می و مدیح سعادت غذا ہشیار باش
وقت وقت بارگاہ قرب حضرت باری است
شہوت و حرص و ہوائے نفس خود ظلمات دال
غزہ گفتار علمی از عمل کردار کوشش
ناکب دیناری و تارک ز دنیا و در ما
چوں جہاں دار الفنا شد در بقائش دل بند
گر ترا علم و عمل و اخلاص شد با اس قبول
غانمی از درد و دہا دوری از اسداری حق
فاعل مختارستی از خدا تو فنیق خواہ
ہمچو مردان طریقت در شریعت اندر آ

چوسگ از بہر دونان بر در گہ دونان مرو
شو ہمائے آوری ہمت تارک مردار باش

ایضاً

صبح است این دم ساقیا در باز کن سے فاندرا
صدم مبین صافی ہواں چوں در صفا صافی نام
تا پرنشد پیمانہ پر کن بدہ ہپینہ را
من صاف دوش در دے کشم خاکے و ہپینہ را

نے خویش را من دوستم نے غیر را من دشمنم
 بگزر حکیمان از سرم بے فائدہ بندے مدہ
 جز دوست جلد بہت شہر مر خویش را بت خانہ دان
 گیرم کہ از شاہ غمش مصر دلم دیرانہ شد
 در زیر آرزو گرنہ سہر تسلیم کردے آں چنان
 گرچہ رقیبش ہر زمان از تیغ ترساند مرا
 از موی بجز پر خط افتاد در اندیشہ گر
 در خانہ تنگ دلم ہم خانہ شد جاں با غمش

حاکم جو عشق آمد بدن در باز آکنون جان خود
 آزر بہ عشق شمع ہر جاں بازی پر دانہ را

ایضاً

غانل ز خود باید آورد کے خویش یا بیگانہ را
 زیر آنکہ پند عاقلان باد است مردیوانہ را
 باد دست تا گردی یکے لشکر دگر بتجانہ را
 اندر خود دے او ہمیں گنجے است ہر پرانہ را
 کے دسترس بودے چنیں بازلف خوبانہ را
 کے غم ز جاں بازی بود مر عاشق فرزانہ را
 مطلوب دست آید کجا مر طالب دردانہ را
 پیوستہ می سوزد غمش ہنجانہ ہنجانہ را

نگسل خرد در عشق او دیوانہ شود دیوانہ شو
 گرم دایں میداں نہ ہمچو ز آل در خانہ شو
 از آشنائے خویش خود دانہ نشیر ہم بیگانہ شو
 شہباز گر خواہی شوی چون چند در دیرانہ شو
 چاہے علائق را ببرانند طلب مردانہ شو
 در عشق آل شیریں دماں فرہاد و دوش افسانہ شو

ایضاً

ہاں لے دل مرزانہ در عاشقی مردانہ شو
 ادای ز جاں بر خیز پس در کوئے عشق اندر آ
 بیگانہ از حضرتش خواہی کہ گردی ہر شہنا
 در صحبت آل جہاں افتادہ چون ماکیساں
 اندر حقائق دستار کلی دقاوت فہم کن
 مشک است عشق اندر جہاں ہرگز نمی ماند ہنہاں

شیرینہ را قوت کجا تا بشکند سندان عشق
 در زمان عاجز شود از رسم دستان عشق
 آتش دوزخ کف آمد قطرہ نیان عشق

عشق سندان است محکم شیشہ با ز رخرد
 پیوان شیردان شد تسکین نوالا دتن
 آتش دوزخ ہی آرد ز نور عاشقان

عاشق درگاه چوں بوده کلیم و هم خلیل
 چوں محمد مصطفی بود است نسا و عاشقان
 شاه شامال بود لکن فارغ از تلخ و سریره
 اندرین ره بے سر و سامان سامانے بود
 بے غمی و راحت از درگاه عشق است در آنکه
 عشق بازی چوں کند آدم میان دار خلد
 گرچه لا تلقوا السوء تهلکة فرمان است لیک
 کمتر پس پایہ ز راه عشق جان بازی شده است
 شہسوارے چاہکے حلاج دیش بایدازانکه
 از تحمل ہمہیں و روت اگر در مان شود
 غارے گفتا کہ عاشق را نخواہم در عذاب
 ذوالفقار مرتضیٰ مرا بیچ عاشق را انگشت
 از سعادت عشق محروم است قلب راندگان
 تخت گاہ دل بکن آراستہ ز اخلاق چوں
 گر چه پس باشد چوں ایک سا چوں سوسول
 خواندگان حضرت اوست شوق حضرت اند
 از ازل بوده است بر یکم قالوا سئل
 قول بعضی تعلقہ عشق آمد نہ جائز چندا
 گر چه نام عشق اندر نامہ لاریب نیست
 شد جو اراط محبت حد عشق اند معلوم
 قد شغفنا بہما حق در سورۃ یوسف چو گفت

آب و آتش در رہ ایشاں شدہ بران عشق
 گومے قربت را ز میدان برد از چوگان عشق
 طالب ملک جهانی کے بود جو یان عشق
 با سر و سامانی ارداری دلا سامان عشق
 و دم بدم لعل بلا حاصل است از کان عشق
 گر چه سر باز دندار دوست از دامان عشق
 خویش را در تہلکہ انگندہ ہیں مردان عشق
 آنکہ از جہاں بر نخبہ نیست او شایان عشق
 پر سردار بلا زینا بود جولاں عشق
 در دے درمان است چوں اں رد گودان عشق
 غالب است از آتش دوزخ و ائیران عشق
 و مجازی بود آل بیگانہ را ائیران عشق
 جز قلوب خندان نبود اگر او طمان عشق
 زانکہ در ہر تختکے ناید فر و سلطان عشق
 از ہمہ نا چیز گرداند بد تمعبان عشق
 راندہ حضرت کجا بر سر برد میان عشق
 عاشقان او شدہ خوش وقت آن عشق
 قول بعضی و اصلاں شاید کجا بمران عشق
 آبت شدت محبت نازل است نشان عشق
 دوستی از حد چوں گذشت گشت از ارکان عشق
 تا چہ بر جان زینجا رفت از جانان عشق

از خور قلبش نگشته ذرہ نقصانِ عشق
 جملہ مستی نیست باید کرد در دکانِ عشق
 اے بسا شہ کال گداگشت است از خاقانِ عشق
 بچ نو در درِ نو در و ادب سلمانِ عشق
 آنکہ اورا در درونِ دلِ خلد پیکانِ عشق
 نفس کنجشکے است کے اورا بود امکانِ عشق
 بے قراری دل بود کا نجاست اطمینانِ عشق
 چند گاہے در دلِ خود داشته سوزانِ عشق
 تازہ بر یوسف بہاد از غصہا بہتانِ عشق
 مراد لیجا خستہ را کو طاقت کتمانِ عشق
 روح را ہم روح و ہم ریجاں است از ریجاںِ عشق
 ایچ دورانے نیاید خوشتر از وورانِ عشق
 از فراتر است خوشتر است زندانِ عشق
 ہر کرانہاں ریزہ حاصل شود از خوانِ عشق
 خوشتر از بہشت بہشت است در جہانِ عشق
 ہر دو عالم بے لقاے دوست و زمینانِ عشق
 جانِ حور ز چوں ذریعہ انکار کن قربانِ عشق
 قصہ دور و دراز است شرح بے پایانِ عشق

عشق را دیوان ما باید چہ باشد یک غزل
 گوئی ایں یک غزل شد جائے صد دیوانِ عشق

مال و ملکِ راحت و حسن و جوانی با و داد
 ہوا العجب سودائے وال سودا کے عشق اے یارن
 عشق خاقانے است سرفراز از اختیار دوست
 تلخ گشت است ملک شاہ بلخ را از عشق زانکہ
 راحتِ خوابِ قرارِ عقل و ہوشش کے بود
 عشقِ جاں بازے است صید او ہماے جاں بود
 عاشقی و صابری یکجا کجا ممکن شود
 تاکہ طاقت مرز لیجا را بدست پوشیدہ داشت
 چیلہاں بہار کرد از بہر وصلِ یوسف
 لغزہ اَلان مخصص حق از جانش ہجاست
 عشق ریجانے است کو از ریح یوسف خوشتر است
 عاشقان اندر بہائش وقت خوش دارند زانکہ
 کنج محنت در محبت کنجِ راحت ہاست آنکہ
 کے نعیم جنت الفردوس آرد در نظر
 عاشقان را چونکہ شغلِ آتش حضرت حاصل است
 نزد دلِ عشق بے مقدار در وزن آمدہ
 شاہ ملکِ قریب گر خواہی کہ گردی حاکم
 از رہ ایجا ز این اطناب کن کوتاہ زانکہ

ایضاً

داغ هوای عشق تو ثبت شده ابرو دلم
 مهره از رگ و پیهم مهر فلود نشکند
 رشته عمد دوست نسبت در دل جانم استوار
 اندر جدایی غمگش از سر عجز ناقص
 خود باز زال عشق هست از بس مهر رشته این عالم
 ریزه شود بزیگل گر چه همه مفاصلم
 کشته شوم اگر چه من رشته مهر نگسدم
 هم کمال معرفت بدر مثال عالم
 گر چه خصال خود شدم رانده مانده هر دو دست
 داغ قبولی گر نبی خوانده عصر و مقبلم

ایضاً

دلم از عشق دیوانه شد دیوانه تر با دا
 لبان داستان و قصه فراد دهم محبول
 ز عشرت فرحت آبادان بده مهر دلم انبیا
 دلم چون سایه زلف سیاه آل پری دیده
 دل من از سر دجال غایب است اندر ره عشقش
 پریشانی شد دلم از خانانان خویش برگشته
 بجای بازی خود مردان ز شد مردان تر با دا
 حدیث عشق من افسانه شد افسانه تر با دا
 ز شاه عشق گر ویرانه شد ویرانه تر با دا
 از آل دیدن چنین دیوانه شد دیوانه تر با دا
 بجدانند چنین فرزانه شد فرزانه تر با دا
 بکوه و دشت او بے خانه شد بے خانه تر با دا

بگشت از آشنای آشنا خویش چون حاکم
 ز نفس خویش هم بیگانه شد بیگانه تر با دا

ایضاً

مرا جانان چه چندین دور داری
 رخ خود گر تو در آئینه بینی
 دلم از هجر تو جانان خراب است
 ترا از در دین غم منیت زیر آنکه
 دلم سوزی تنم ز بجز داری
 مراد عشق خود معذور داری
 نه در وصل خود معذور داری
 دل خوش خاطر مسرور داری

ز لعل خویش کال آب حیات است
 چرا این تشنه را خود دور داری
 مرا از شوق تو حیا بر لب آمد
 دلم در یاب چو مقدور داری
 چو حاکم ببل شیرین سخن را
 ز باغ زرخ چرا محجور داری
 ایضاً له

ورد لے چوں خمیہ زد سلطان عشق
 عقل عاجز گشت شد فرمان عشق
 عشق چوں مر عاشقان را در خرد است
 کے بود ہر تا کہے سنا یاں عشق
 دست ہر تر دانے کے برسد
 چوں ز حد آمد بند ایوان عشق
 زیر چو گان بلا سر گئے ساز
 گر چہ بند از بند من گرد جدا
 کے گزارد دست من دامن عشق
 سخت دشوار است سر بدون دلیک
 مرد رہ سہر برد در پیمان عشق
 عاشق صادق نہ در بے دار
 حاکم دانی کجا ارکان عشق
 ایضاً له

لے یاد تو بہ مخزن عشقم خزینہ
 در خاتم دلم غم عشقت نگینہ
 در سینہ ام چنان است ز آتش غم تو سوز
 زان گونه سوز نیست کہ در ایچ سینہ
 تارک زہستی ام شد قانع بہ نیستی
 در ملک فقر زانکہ نشاید دینہ
 از نعمت بلائے ز اقبال عشق تو
 ہر روزی رسد ز ررق نو خزینہ
 شاہان دہر رانہ شمارم گدائے خویش
 گمن ز عاشقان تو باشم کمینہ
 دیوان شعر من شدہ از وصف عشق تو
 پُر از بجزورہ رفاقت سفینہ
 و نفلس است ز نقد خوشی حکم از فراق
 وار د امید وصل تو لیکن خزینہ

ایضاً

ز حد گزشت فراق رخت چه چاره کنم
چونیت بلب لعل تو دسترس بارے
چگونه خوشیستن از پیر غم گذاره کنم
اگر خیالی حالت نہ اندروں باشد
مرغم ز دور نما تا کہ یک نظاره کنم
ازاں دو لعل لب شکرین بگود سخن
دل شکستہ خود صد ہزارہ پارہ کنم
وجود شیریں تا ازاں شکر و دیدہ کنم
شکستہ حاکم از سوز دل بھی گوید
ز شوق جاں بلب آمد بگو چه چاره کنم

ایضاً

جاں نم بلب رسید بجاں نمی رسم
چون بلبے ز بارغ رخت دور مانده ام
در دم ز حد گزشت بدیاں نمی رسم
چوں مورد طلب کمرے چیت بستہ ام
از خربہ عذاب بہستان نمی رسم
وارم ہوس کہ بلب او بوسہ ہا ز نم
از بخت بدو لے بہ سیماں نمی رسم
بس تشنہ ام و لیک بہ جیواں نمی رسم
آں شاہ حسن بہت منم دل شدہ گدا
جاں می کنم چه سود بہ سلطان نمی رسم
حاکم مپرس جاں من دل شدہ گدا
کارم بجاں رسید بجاں نمی رسم

ایضاً

گر بہ بنیم دلرباے خویش را
از فراق او سزاہ دیدہ ام
شکدہ گویم خداے خویش را
چشمہاے من رواں چوں چشمہ ہاست
یابم از وصلش چو خویش را
خوش بہ بنیم چشمہاے خویش را
گر بیابم جاں فزولے خویش را
من برم برسد و فست خویش را

در رضائے اور رضائے خود کنم
 غرقِ خوں ناپہ است مردمِ حشمت زانکہ
 راہ یابم گر بگوئے وصل او
 سردری و سرفرازی بخشدم
 حاکم مسکین چه شکستہ شایسته بود
 ترک گیرم مر رضائے خویش را
 می نہ بیند آشنائے خویش را
 شکر گویم رمنہائے خویش را
 پسرم پند چو پستے خویش را
 گر نوازی مر گدائے خویش را
 پیلے ہے بارغ و صلتش بے نواست
 برگ سازی بے نولے خویش را

ایضاً

شے رخسار آں دلدار دیدم
 بخوابش دیدم و از فرحتِ دل
 دلم از مستی غم بے خبر بود
 ندیدم چوں بہ پہلے خودش باز
 ز بجزش ساہا بیزار بودم
 بہ پنجارے چو دیدم آں پر می رخ
 چو گفتارِ شکر بارش شنودم
 چه رخسارے بہ از گلزار دیدم
 بپاشتم مگر بیدار دیدم
 ز شادی مست را ہشیار دیدم
 پس از شادی غم بسیار دیدم
 بخوابش ناگہاں بازار دیدم
 کنم بس شکر کال پنجار دیدم
 چه لذت اندر آں گفتار دیدم
 کجا شکر خداوندم گزارم
 چو من رخسار آں دلدار دیدم

ایضاً

اے دریغا از من دل خستہ آں جاں می رود
 ہچو اسمعیل مارا می کند قربان خود
 حلقہ در گوشم و را چوں کاسہ حاجی بہم
 جاں چه کار آید مرا چوں تن بہ جانان می رود
 ہچو ابراہیم زین کعبہ خراہان می رود
 بندہ را انگندہ از گردن چه آں جاں می رود

ہمچو آتش کا وہ انم بر سر منزل گزشت
 بردم از ہر طرف درمے غم بکشادہ خود
 کعبہ از ہر زیارت او بیاید بر درش
 نیست اور انم کہ خواہم مُردہ شادال می رود
 بستہ سوئے کعبہ احرام آہ ہماں می رود
 گر کند آہستگی لیکن شتاباں می رود

نہیت درماں در وقت را بجز دیدار دوست
 حاکما با درد خون چونکہ درماں می رود
 الضیالہ

چو آمد کیمیائے عشق نقد زر منی گنجد
 شہا در سر زاسرار ارا دت ستر ہا دارم
 ز دست ساقی شوق ت شرابِ دردمی نوشتم
 چون عشق بایر غما راست جان و دل اغیار می انم
 چو دل مشغول شد شد آن رکل اشفا بہا فارغ

چہ باشد زردی رہ سردی سر منی گنجد
 کجا آن جادو آید دل کہ جاں غم در منی گنجد
 بعد فرحت کہ آنجا زحمت ساقی منی گنجد
 مہ ابا پار غار عنیب را تا تحت منی گنجد
 ہمیں شغل تو می گنجد بدل دیگر منی گنجد

بر غبت جہاں چو پروانہ بہ شمع شوق درہازد
 بجاں بازی حاکم ضربہ چرخ منی گنجد
 الضیالہ

فشانم آب چشم چشمہ چشمہ چشم تر سوزد
 چو زہر خالص از آتش منی سوزم
 یاد کردہ از دلہائے عشاق است آن آتش
 کم از منہ و زہر است آن کہ مرود ما نہ برانہ تو
 بیجاں از جام شوق مست و بے خبر ہم ترا حاکم
 چو آتش شوق از تنور جہاں شعلہ برہاں آرد
 از شمع جہالت حاکم مشتاق در بیاید

درون جہاں و دل از شعلہ شوق تہ سوزد
 کہ آتش زرنہ سوزد و در لبوزد
 از نار ہر وہ آید متاسم منی گنجد
 کہ شود از آتش سوزانہ سوزد
 بکن مبعبر ہند دل او زین خبر سوزد
 دخت مہر با زنج و شاخ و برگ و بر سوزد
 وجود خویش چوں پروانہ بہر کبک نظر سوزد

شکر حضرت حق را که در ویشا نیم
 طاقیه بر سر ما برتر است از تاج شهبان
 نشود سیرش از مملکت هفت اقلیم
 از برائے چه بر آریم بنا لکے بند
 مایه عمر عزیز است غنیمت شمریم
 طالب جیفه دنیا چو ساگ است ماخریم
 شوق دیدار تو دارم بدل دے رویت
 مملکت فقر چو داریم به از سلطانیم
 خرقة از خلعت کبخسرد خوشتر دانیم
 بادشاہیم چو ما سیر به یک تر نانیم
 چند روزے چو دریں دار فنا ہمانیم
 بس زبان است بقلبت کہ اگر گزرا نیم
 کہ چو عینے ز جہاں دامن خود بفتا نیم
 بادشاہی جہاں را بچوے ستا نیم
 نیست در ما ہوس مستی این دار غرور
 ملک عالم ہمہ ما راست چو در ویشا نیم

ایضالہ

ہر کہ در عاشقی گرفتار است
 دُرد می دردی کشد چوں صاف
 عاشق نیست کار نامردان
 آنکہ در راه عشق پائے نہاد
 بر کہ از تیغ عشق کشته نشد
 بر کرا آرزو کے دلدار است
 خوش چکوہ شود بہشت بہشت
 آتش دل کجا ہنساں ماند
 کے شہ از حالت گدا پسند
 لے حکیم ام چہ صبر فرمائی
 طالبے وصل را سر میر بود
 بارخ زرد و بادل زار است
 آنکہ سرمست عشق دلدار است
 کار مردان صاحب اسرار است
 جاں فدا کردن اولش کار است
 گرچہ سہلہ کینش مردار است
 بکجا میل او بزد دار است
 عاشقے را کہ شوق دیدار است
 آب چشم چو کاشف اسرار است
 گرچہ مسکین ہمیشہ بیمار است
 صبر بے دوست سخت دشوار است
 گرچہ رہ جملہ نیشتر خار است

خبر از حاکم اے حکیم پیرس
زانکہ او بے خبر از اخبار است
ایضاً لہ

ہر کہ در بند عشق دلدار است
آنکہ از جام عشق مست نہ شد
آنکہ از درد عشق محروم است
ہست قلب سلیم نیز سرہ
کار عقل است اگرچہ کار نفس
خرد از نام ننگ اندیشہ
ہر کہ در عاشقی شود رسوا
نہتے نیست عقل را با عشق

از ہمہ کائنات بزار است
مردہ اش خواں مگو کہ مشہار است
آدمی نیست نقش دیوار است
کہ دل از درد عشق بیمار است
باز دیوانگی دگر کار است
تنگ در راہ عاشقان غار است
چہ غم او را ز طعن اغیار است
کین جہاں سازد اوجاں دار است

حاکم عشق در نور مرہاں است

ناکساں را کجا سزاوار است

ایضاً لہ

اے غم تو نعمت و شادی نزا
شاہ جہالت ہم عالم گرفت
یاد تو از دل زود ایچ وقت
اندوہ عشقت چو سردم بدم
عاشق سادق نبود آنکہ جان
آتش شوقت بدل دجاں گرفت
پرتسدہ او کہنم جہاں نثار

وصل تو مرد و دلم را روا
من چہ کہنم گر نشوم مبتلا
گرچہ ہر لحظہ فرسودہ
از سیر تقظیم الم مرہبا
در رہ جانان ندید ازین
کے شود از آب و دو چشم جدا
از سیر کویت برسد کر صبا

خواه بخوان خواه بران حکم تست
هست چون محکوم تحت حکم بها
الضمانه

غمت چون شمع دلم سوخت تن چون موم گداخت
کسیکه جان و دل خود ز لطف جانان بست
ز عشق خاستن از جمله جهان سهل است
ز زخم زخم سحر هجرت چون چنگ می نالم
فتاد و در شب اندوه و باجر هر سزا
بروز وصل غم شب فراق باید گفت
چون دست سوزد با سوختن نباید ساخت
بدست خویش تن خویش در خط مرانداخت
براه جانان جان عزیز باید باخت
بدست لطف گه وصل تو مرا نتواخت
چون قدر روز وصال تو ای دل نشناخت
و بے چگونه در آن دم بدین توان پراخت
بگشت مصر دلم حکم شکسته خراب
چون شاه عشق او در دوسه ترک تازی تها
الضمانه

جان را بر امت باختن لایه یار خوش می آیدم
من عاشق جانان خود بر خاسته از جان خود
تن ماند پر بار غمت دل سوخت مران غمت
شادی من از تست غم غمهای تو دائم نعم
گشته تنم چون موی تو از آرزوی روی تو
خواهم بچشمت بنگرم هر چند غمزه می کشد
ز شام ده باره اگر سخنی گوئی دگر
وصل تو هست گلزار من خار بلا در سگرزار
گویم چه گوئی حالما بر گوچه خوش می آیدت
خود را فدایت ساختن هر بار خوش می آیدم
حلجوش جولان خود پر دار خوش می آیدم
ور جان گز و ما غمت هم مار خوش می آیدم
از تو بلا نام دم بد بسیار خوش می آیدم
جان باختن در کوشه لایه یار خوش می آیدم
زبان غمزه غمناز تو آزار خوش می آیدم
سخن خوشت از لعل لب در بار خوش می آیدم
هر چند فارم می خند گلزار خوش می آیدم
آن لعل لب شکر فتان فرخنده خوش می آیدم

ایضاً

زبانِ دل شد است این خستہ قبلے کے
 ز تیغِ عشق کے کشتہ ایم ماکان ترک
 ز دلِ حکمِ فضلے شے رضا دادم
 ز آبِ چشمِ عیاں می شود کہ خستہ دلم
 دماکنید عزیزاں ز بختِ نیک مگر
 ترا ز درِ دلِ من کجا خبر باشد
 کہ دلِ نسوز و ہرگز دما پلے کے
 بے کشد نہ ہدیہ بیخِ غول ہماے کے
 کہ حکمِ خویش ویداو نہ برضنے کے
 چون بادگشتہ ام گشتہ درہولے کے
 رسمِ بصلش از برکتِ دعلے کے
 چون مینتی ز سرِ عشق قبلے کے

حکیم پند مدہ حالکم پریشاں را
 کہ اور شد است گرفتار در بلایے کے

ایضاً

اے درینا نغزِ عمرت، رایگاں می بگذرد
 بلبلِ عرشی اگر از ہمتت ہما کے بود
 نوش تا از خاصگانِ حضرتش گروی مگر
 از ہولے نفس ماندی بر زمین چوں خاکِ نیک
 بر حیاتِ خود چہ نازی چونکہ سرگ اندر قفالت
 لے جواں گرچہ امید پیری ات است ہم بکوش
 بے قرار و اعتبارتِ راحت و بیخِ جہاں
 از ہر بیگانہ شو باضررتِ حق آشنا
 از سرِ غفلت ز می دانی چہ ساں می بگذرد
 نمبر تو چوں ماکیان در خاکداں می بگذرد
 در نہ خود عمرت چوں عمرِ عامیاں می بگذرد
 روح پاک پارسایان ز آساں می بگذرد
 در جہاں دل ارچہ بند ی چون جہاں می بگذرد
 زانکہ اکثر پیری ماند جواں
 ناگہاں چوں برق آید ناگہاں
 دل باین دال ز بندن این دال می بگذرد

حاکما در منزلِ قربت ندانم کے رسی
 ماندہ در خواب غفلت فارواں می بگذرد

ایضاً

درین آس دل بیدر اہل درد نی
ترا چہ نسبت باد ستائش بیک افسوس
نہ از بدیرہ ز جمع داری و بیک چہ سو
ترا چہ غم ز غم عشق چوں نہ عاشق
چہ دل کہ سوخته آتش محبت نیست
ز بارغ قربت ترا بے کے زسد زیر اندک
درین سینہ خود سوخته چو درد نہ

بدرج درجہ نیکاں چگونه درج شوی
توئی چوں حاکما خرمہرہ آتہ زرد نہ

ایضاً

درینا حاکما محکوم نفس خویش بے باکی
سبک روحی نگاری بل گراں با بگراں عالی
غم دین گیر آزادی من چوں غلامان شاد نی
گش آتش هوا و حرص را از بہت عالی
از آتش سوخته باشی اگر مست ز راندودی
ز برفتنی نفس امارہ خود نیک حیرانم
خداوند مرا خوف جلالہت گر چہ بسیار است
گو یا بر طفیل روح پاک شیخ کن الدین

چوں عالم شد طفیلی بر طفیل دوستان خود
قبول حضرتش کن تا رہد از بیم غمناکی

ترا گریختے باش ز عزت تلج و لاکہ
ندانم کے رہی منزل بدیں سستی چلا کی
کفر و اشاد ماں مانی اگر سرد غمناکی
بکن باد تکبر دور از سر چونکہ از خاکہ
چہ پاکت باشد از آتش کہ زہر خاص پاکہ
نہی دانم بر اماند ز بے پاکی سر پائی
رہے ہم بر اسید غفو تو شد کردہ بے باکی
ز عصیان گرچہ ناپاکم کین ناپاکم پاکہ

ایضاً اولہ

آہ زریں ذبیحے دول نگز ششم و نگز ششم
 روز پیری اندر آمد وقت شام درگزشت
 دل بچم حرص و شہوت ماندست و بنے خبر
 جوئے تویہ بار کتدم برائے آب فوز
 لے درینا عمر صنایع ماندوز اعمال زشت
 چونکہ و خود نیاب دیدم نیکی خود هیچ بود

مرہولے نفس را تخم تغافل کا ششم
 یک شب از بیداری دل خوابش نگز ششم
 نقش مشیاری دے پر لوج دل زنگا ششم
 باز خاکے از ہولے نفس بد انباشتم
 بل کڈاں تر بار از بار شتر برداشتم
 زانکہ خود را عابد و زابہ ہمیں نپدا شتم

رایگانم بخش یارب و چوں حاکم مجرم
 بہر قطع جرم خود عفو ترا بگما شتم
 ایضاً نہ

افسوس دین راہ کہ فرزانه ز فتمیم
 از خانه تحقیق شود حاصل قربت
 بجانہ شدید ہوا چونکہ بت ماہست
 عقال چو عقل ست ہمہ رتہ باندیم
 ہوشیار کہ ماندیم بدان غایت غفلت
 دور از تو کہ ماندیم ہم از سستی بہت

در معرکہ مردان مردانہ نہ رفتمیم
 در منزل تن ماندہ درال خانہ نہ رفتمیم
 ز می کعبہ تقزیب زینت خانہ نہ رفتمیم
 در عشق دریغ است کہ دیوانہ نہ رفتمیم
 در بخودی شوق تو مستانہ نہ رفتمیم
 در راہ تو جان باخته فرزانه نہ رفتم

بیشہد ہوس ہچوں گس نہ چوں حاکم
 طرف شمع عشق چوں بردانہ نہ رفتمیم
 ایضاً نہ

می کنم تویہ زے ہر بار بخش می کنم
 ہرزماں از حضرت احسان است وزیں بجزم نہ
 تویہ دم بدم ہر بار کال را شکتم
 رت ذوالاحسان تویی و بندہ خاطی منم

آنچه از عقده است سز و بر من همان کن ای کریم
گرچه در غرقاب عصیا غرق تا فرغم کنوں
بر هوای نفس بعضی زان تغلب می کنند
آنچه در تاریکی شب مانده ام کام بهوا
در مقام تو به راسخ نیستم و عوسه قریب
گرچه خوفناکست هم امید غفراں می کنم

کز سرای من کنی ای دل بر جان دتم
هم با امیدت گریا دست و پای می زدم
من چه مردم کا ندیرم ره کمتر از بیوه زده
سر چه در شب کرده ام چوں روزگراوشتم
هست چوں معنی در اں بیفانده جاں می کنم
بر امید عفو تو نا کرده ای شد کردم

حاکم شد نام هم محکوم نفس آماره را

تو تم دره تا هولای نفس یارب بشکنم
ای نفس پر گناه گنهر می کنی مسکن
آراسته ز احسن تقویم ذات تست
امر خدا بجای نیاری ز صدیکه
ملغ عذاب هر دو جهان شرع مصطفی است
غقه به بحر غفلت کشتی ساین عجب
آنزید از شرم ز شرمندگی حشر

مر نامه را ز جرم سیه می کنی مکن
از فعل ابد و بیک تبه می کنی مکن
تو بر هوای نفس بده می کنی مکن
افعال بر فلات تبه می کنی مکن
در غور بعین عجب نگه می کنی مکن
خود را ز جرم شرم ز درین کنی مکن

مر خلق را ز جرم کنی منع حانت
نیکی است نیک خود که گنهی کنی مکن

ایضاً

افسوس عمر خویش که بر باد می کنم
سردان حق عمارت در جاست کرده اند
بنیاد قصر راه طریقت شریعت است
دانسته دور از ره طاعت بنیاده ام

مر نفس را ز ما به عنم شادی کنم
من از هوای نفس بر افتاد می کنم
از دست خویش رخنه بنیاد می کنم
دعوی مگر ز درجه ارشاد می کنم

Marfat.com

درین چو نیت مایه منی چه فائده است
اندر عمل درینج کہ را سخ نگشته ام
خود را آر چه صورتی ادب اور می کنم
از علم و از مسائل ایراد می کنم

باید مرا ز عز معافی عزیز کن
چو عالم از تشبیه عباد می کن
ایضاً

ولا بے نور شمع پارسانی
تو کے یا بی جمال روشناسی
ہولے نفس چوں ہمراہ داری
مہم طاعت خود دانی ہوائی
عبادت از سوا خاص باید
بکن تو یہ ازین زبیر پائی
بقریب حق را سیدہ نیک مردان
توئی غافل نمی دانی کجائی
اسیر نفس آمارہ چہ باشی
خلافش کن سرتا یا بی رہائی
برافتی با فقیراں ز درافتی
بر آئی بر عزیزاں کر در آئی

سرد سرد شوی از سر فرازی

چو سنگم پیر خود را خاک پائی

ایضاً

بپذیری سے کریم زاکرم تو بہ ام
زین پس درست دار را زین پیش آرا
بجائز قبول تو بہ تا ربک شام دار
نا پختہ دیگ تو بہ دلم نشت سوختہ
موتے سفید نشت ولے نامہ ام سیاہ
از دام تو بچید وصول آیدم بدست
محکوم حکم نفس بدر خود چوں مالک
محکم بدار قعدہ تمام تر جہاد
بکشتہ شد ز نکتہ ہوا بہم تو بہ ام
ردش ز صبح سلف المین
کن پختہ از گرم شود نام تو بہ ام
وہ نور عونت تو بہ ہم کام تو بہ ام
این صیہ با و دام در دام تو بہ ام
نماست بدار ایوب ام تو بہ ام

ایضاً

نقش گنه در خاطرم انظار بر لب توبیام
 در توبیام ثابت کنوں بودست گریختن ازین
 هر روز شکستی دم از سر هوا نفس بد
 عزم گنه در خاطرم چونند باشد از عدد

در همچول حاکم خاتم توفیق ده یارب که تا
 هم ثابتم باشد بدل هم بر لب توبیام

ایضاً

هزار شکر خدا را که داد انبیا نم
 خدای را حقیقت خدای می گویم
 اگر نه راه نمودی نه آشنا کردی
 گنگار چنانم که گره حساب کنم
 به باب خویش بگفت است سورتی بیضا
 بیک صغیره مرا رهنمای شیطاں بود
 ز آب معصیتت هست ترمس دامن
 غرق جرمم از سرق تا بدامن پایی
 بغیر شرع نبی از وسوس شیطاں
 قبول یارب کن توبیام ز راه کرم
 بخش حاکم را بر طفیل رکن الدین
 اگر پیرز بخش چو شب در مانم

گناه گارم گرچه وے مسلمانم
 در رسول او را بے شک رسول بخوانم
 بسوی حضرت وحدت چگونه ره دانم
 ز بے شمار بیاید خطا و عصیانم
 زیاد رفت همتا که بود در شانم
 بعد کیره کنوں در منم که شیطانم
 من از گریباں آلوده تا بدامن
 نقص کامل اندر تن دل و جسم نام
 هر آنچه کردم دیا گفتم ام شیانم
 بکن منتوی کلی عیال و نهیانم

بخش حاکم را بر طفیل رکن الدین
 اگر پیرز بخش چو شب در مانم

ایضاً

آتش عشق ہر آنکہ در دل او در گرفت
 ملک تو باقیست عشق ملک دیگر ایچ نیست
 مرد دریں رہ کسے است آنکہ ز مردانگی
 آنکہ ز شرع رسول راہ طریقت بیادنت
 پیچو فضیل عیب اضیہ ہر کہ در آمد پراہ
 عالم ناسوت یافت باز بہ ملکوت رفت
 زانکہ بلا موت رفت خود بہائیت رسید

جان بغم دوست است دل زہمہ بر گرفت
 گرچہ گرفتہم کسے ملک سکندریہ گرفت
 تیغ جہاد از برائے نفس است مگر گرفت
 چوں بہ حقیقت رسید پایہ برتر گرفت
 دست چوں بر خاک زدو خاکستری گرفت
 چونکہ بہ جبروت رفت رتبہ و تکر گرفت
 از مد و پیر بود خاکسے کویں در گرفت

پیر شیوخ کراہم تطیب زماں رکن دین

سرور جمع نظام زخیر کور لقیین

ایضاً

آتش شوق تو آنکہ در دل و جان درزند
 آنکہ بہ تخت حضور خواندہ حضرت شود
 آنکہ دریں رہ کند جوہر جان را اشار
 طالب دیدار را گر ہم جنت و بہند
 نفس تو گر مومن است کافر نعت چراست
 کافر و شیطان و نفس دین دین تواند
 برکت پیر اے کریم خاکسے را بخش تا
 شایع کسے شرع رسول عوشت زماں در ہیں
 شاہ حقیقت قبول رکن حقیقت میں

دل کند از ملک ملک خود بہائیاں در زند
 از سر جان خاستہ ناک با فسر زند
 گوہرے را بشکند آتش در زر زند
 آتش سوز فراق در ہر اندر زند
 موتے را موتے چوں خنجر بر سر زند
 شیر خدائیت کو تیغ چو حسیب زند
 خاک شود بردت نے در دیگر زند

ایضاً

آنکہ ز راہِ کرم حق و را بر کشد
 از خطِ امرش کجا همچوں بدیاں سر کشد

 انس چوں با حق شدہ پس ہمہ باید نعیم
 مست ز جرعه شود ہم ہمہ را در کشد
 تخت بقاروں کجا دوستے گر باشدش
 خطِ خطائے قلم آل ہمہ را در کشد
 بحر شود گر جہاں موسیٰ را ہر آل
 راہِ قدمِ کلیم ہر ہمہ را در کشد
 چوب عصا کا فیت ہر چہ لشکر کشد

حاکمے خاطریت گرا از مدد پیر لیک

نیت محال از کرم حق گرش بر کشد

ایضاً

مراں از در گہ خود شاہ من آوارہ بچندے
 دل عشاق چوں برگے شدہ صد پارہ بچندے
 ز گلزارِ رُخ خود شاد کن دل پارہ بچندے
 شب دروزیم ماوریا تو ہموارہ بچندے
 بجانم من ز چشم و غمزہ و آل لعل خونخوارت
 شان بگماشتی بر جان من خونخوارہ بچندے

شدہ چوں عاشقانت حاکم بیچارہ آوارہ

بمہر خویش یاد آور ازین بیچارہ بچندے

ایضاً

یار بگے از حال من آل در با یاد آورد
 او بادشاہت من گدا از من کجا یاد آورد
 روز و شبہ در یاد او مارا ہمیں دلت بس است
 لیکن سرا آن بخت کوزیں بے نوا یاد آورد
 یک لحظہ از یاد او این جانِ دل غالی نشد
 دارم امیدے ہم گے زیں مبتلا یاد آورد

حاکم اگر بفرق تو آ رہ براند تلج داں

باشد ز مہر خود ترا وقتِ بلا یاد آورد

بجانم من ز چشم و غمزہ و آل لعل خونخوارت

ایضاً

تا بادام عشق تو محکم فتاده ایم
 مارا ز بیم تیغ چه ترسانی اے رقیب
 اے دوست گر مرا تو بہت نامرادیم
 چوں عشق گشت یارش ماہم بدست خویش
 راحت مجھے از دل عشاق زنیہار
 مردانہ دار جاں بہ رو دوست با ختمیم
 او تاج سروری لبیرا نہادہ است ؟
 چوں سر بکلم پیر چو حاکم نہادہ ایم
 مرشد زمانہ غوثِ زمان قطب بر زمین
 شاہے است ہر شیوخ جہاں شیخ رکن الدین

ایضاً

مادِ دل ز نام و ننگِ جہاں برگرفتہ ایم
 سودا بر سود و نعمت دنیا و آخرت
 تینے کہ شیر مرداں بر کافراں گرفت
 خود نام و ننگِ چلیت زجاں برگرفتہ ایم
 جز شغلِ او ہمہ زمینان برگرفتہ ایم
 ماہر ہولے نفس جہاں برگرفتہ ایم

اے دوست از نصیحتِ بے فائدہ چه سود

دل از قبولِ وعظِ شاہاں برگرفتہ ایم

ایضاً

دلہار ما برنج و غم و درد کردہ اند
 گرم است سوزِ شوقِ بقائش چو دہنمیر
 در کینجِ غزلے است مرا راتِ سنگاہ
 رخسار ما برنگِ زر سے زر دکردہ اند
 بہشتِ بہشت بر دل ما سرد کردہ اند
 شہا ز بہتم چه جہاں گرد کردہ اند
 در زیر پایے سمت ما گرد کردہ اند
 مار است آلِ روش کہ ہمہ اخترانِ چرخ

آتش محبت است چنان گرم نزد آن
 راحت ز ناجویی دلی ما چو از ازل
 کاشک جھیم سرد ترا زبرد کرده اند
 از تیغ عشق زخم گیرد کرده اند
 هم از طفیل پیر بدین نوع حاکما
 در زمگاه عشق مرا مرد کرده اند
 ایضا

جانم ز شوق جام چو سرست می شود
 ایوان عشق نیک رفیع است نزد آن
 در وجد گاه نیست گه هست می شود
 عرش است در بند و قوی پست می شود
 عقل ارچه می کشد سوسه بشیاریم و یک
 در بے خودی هجر دلم گرچه بهوش است
 مستم چنان اگر ز برکے طمانتسم
 طشت دلم منور است از شمع عشق دوست
 منت سعادت است چو حاکم هولے پیر
 دل سعادت است که در آن شکست می شود
 ایضا

ز آب چشمم وز آتش دل جهم و جان ترشد لبوت
 خواستم که شوقی دل سوختن نویسم نام
 بے وجود من یکے جمله جهان ترشد لبوت
 ز اشک چشمم در دلم کلک بنجان ترشد لبوت
 در زمان چشمم دلی پیرد جوان ترشد لبوت
 ده چه خوانا بست و جو دمن کز آن ترشد لبوت
 هم از آنم آتش را او نهان ترشد لبوت
 در چراغ سینه ام دل بسته است از شوق تو
 آتش در دمن عنایت از این دال ترشد لبوت

Marfat.com

ایضاً

خط بر رخ آں دلر با در روز روشن نیم شب
 از طره شب زنگ او بر عارض نورانی اش
 دارد بر آن رودی چو مه آن لاله فزا خالی سیاه
 بنگر سواد دیده اش اندر بیاض چشم او
 دیدم چو وقت استوار زلفش بگشتم مبتلا
 چو زلف بر پشت سر می افکند آن حور عین

سودا ز زلف آں پری اندر دل حاکم بها
 ساکن شده مانده بجا در روز روشن نیم شب

ایضاً

ما از کرم تو شرمسارم
 بر خاک در تو در شب در روز
 گریار شود ز به سعادت
 از لطف بخوانی دشواری
 هم زان تو ایم هر چه مستیم
 ما را تو بفضل رایگان بخش
 هم عجز گناه خویش بنسیم
 حاکم بطفیل برکت پیر

حاکم چو غلام پیر خود ایم
 بر مرکب خواجه کی سوادیم

ایضاً لہ

ما چونکہ ز جانت دوستداریم دیدار ترا امید داریم
 در شوق ترازو گوہر چشم ہر دو چو زر عقیق بسیاریم
 مارا تو بخواندی و اگر نہ کے سوئے در نور دئے آریم
 در یاب مرا ز مستی جاں کے شکر نعیم تو گذاریم
 پتہ مردہ شویم گاہ از خوف گاہے بہ جاں چو تو بہاریم

در مذہب عشق نادریم بر مرکب شوق شہسواریم
 در عرش عظیم لرزہ افتد چوں لغزہ ز سوز دل بر آریم
 مارا ز کجاست سر آر آید کز غایت شوق بے قراریم
 گردم اگرچہ ذرہ ذرہ کے دست ز عشق تو بداریم
 بر تیغ غم تو بے تقاضا جاں را بخوشی ہمیں سپاریم
 چوں حضرت پاک تو عزیز است جاں گرچہ دہیم شرمساریم
 چو حاکم ہست شفقت پیر بردرگ دست یار داریم

ما باز غم ترا شکاریم غمہائے تو نغمسار داریم
 سرکہ یہ آستانہ ات نہادیم گزشتہ شویم بر نداداریم

میریم چنانکہ روزِ محشر
 از خاکِ در تو سر براریم
 ایضاً لہ

لے وجودت سر بسر حسن و لطافت نازیم بادشاہِ خوبرویانی دسرافراز ہم

کے قبول آمد چو قامتِ خوب تو با ساز ہم
 می کشندم چشم مستت غمزہ غماز ہم
 ہر وہ من آل دل مسکین شدہ ہر از ہم
 می کنی جو رد جفا ہر چند بر من ناز ہم
 گو بہ بنیم ردے خوبت لبش نوم آواز ہم
 کردہ ام اکنون سراں را مختصر ایجاز ہم
 گشتہ ام فرماد و مجنوں عاشقانِ جاں بازم

شد غزل سعدی و ہم نظم نظامی شعر من
 قصہ تموشد ز فضل کنجہ و شیر از ہم
 ایضاً

ز بندگان چنان یک زماں دوید بر رفت
 ز لطف گرچہ دے دل ستاں دوید بر رفت
 دلم گرفت ز بس سوئے جان دوید بر رفت
 بسوئے آل لب شکر فشاں دوید بر رفت
 بروں اگرچہ سوئے آستاں دوید بر رفت

رعیت دیدم کہ نام از درش بہ گر سخت
 خورند در کہ سوداں دوید بر رفت

ایضاً

آفتادہ از دو لعل تو صدر شک در شک
 شیرینی از لب تو بداند اگر شک

گرچہ سرد بوستانی ہست موزون و لطیف
 این حال است آنکہ من از دست عشقت جاں برم
 گشتہ ام بیگانہ از عشقت ز خویش و آشنا
 تنگ کے آیم کنم از جان دل جاں قبول
 چشم من روشن بگرد و جان ددل خورم شود
 قصہ عشق حدیث من تو از حد گذشت
 ذات تو لیلی و شیریں من کہ حاکم و اہلبت

ز چشم آل بیت من ناگہاں دوید بر رفت
 چنان چہ کردم کز من مگر بر رفت آل ناہ
 غمش بگفتم از من مگر بر رفت و لے
 لبش جو دیدم جاں از تنم بروں آمد
 ز شوق لعلش از چشمہ چشم موج کفایت

رعیت دیدم کہ نام از درش بہ گر سخت
 خورند در کہ سوداں دوید بر رفت

اے کردہ گوشہ از لب لعلت مشکدر شک
 شیریں شکر کہ در لب لعل تو تعبیر است
 گہ از درازت چاہت ہمچو نیک در آب

بنام لب و رفت لبوئے عباں دوید بر رفت - بنام لب و رفت لبوئے عباں دوید بر رفت

صنعة است بوالعجب لب شیرین تو بیت
 چون بگذری از آن لب شیرین سخون کنان
 شیرین لبست که آب حیات است جان فزا
 آن مقبله که لذت لعل تو یافت است
 تلخ است جان شیرین این سوز بخت را
 حاکم ز شوق آن لب نیکو تو است مست
 داری چرا دریغ از این بیخبر شکر

ایضاً

جان تراست در لب شکر فشان نمک
 از فرق تا قدم همه کان نمک شد می
 کان نمک تو طی و ملاحظت که آن تراست
 چون لب سبز نمک شده آن لعل شکر نیت
 لبش و دم چگونه شود نیک چون بود
 لعلت چو شکر است نمک آمده خورش

حاکم ز شوق لعل تو است چو نمک در آب
 اورا به بخش زان لب شکر فشان نمک

ایضاً

بخت بنده دست مهربان چه شد که نشد
 جهان بکام و میرا یک و لعلت لب ناکام
 فغان من ز فراقت گذشت از آن چه پسر خ
 تمام سبزه گلزار مانده منتظر است
 گه بوصل تو آن شادمان چه شد که نشد
 بلک وصل دم کامراں چه شد که نشد
 خبر دلیک ترازین فنال چه شد که نشد
 دلت کشال لبوس بوستان چه شد که نشد

مرا از شوق تو جان در تب است یک ترا
 دل است آئینه دل که گفته اند و لیک
 تراست مهر بهر دل شکسته جز بنده
 ز دست مہاکم لایب گئے تو مہ عمر
 بدرگہ تو بے پاسبان چہ شد کہ نشد

ایضاً لہ شجرہ طریقت

عالم درویش ماوی را ارادت از قضا
 شیخ رکن الحق والدین قطب عالم غوث عصر
 خرقہ دارد از آب ہم پیر خود شیخ عظیم
 خرقہ دارد از آب ہم پیر خود شیخ کبیر
 خرقہ او پیشید از شیخ شہاب الدین عمر
 او ز عم خود ضیا را حق والدین بو نجیب
 از پدر خود کوست عموی آل پاکیزہ دین
 او ز ارشاد آنکہ دنیوری او خود از حنید
 صحبت او بہت با معرفت کرخی صحبت او
 با حبیب است کوست عمی صحبت آل نیکنام
 مر علی را صحبت است با سرد عالم رسول
 خرقہ پوشیدہ وجیہ الدین ز شیخ فرج آنکہ
 کونہا و ندیبت انا او ز عبد اللہ حنفین
 این محمد خرقہ دارد لیک از شیخ حنید
 با پدر دارد کہ موسی کاظم است صحبت رضا

ہست بر سلطان پیراں بادشاہ اولیا
 شیخ ابوالفتح است فیض اللہ تلج الاقیبا
 شیخ صدر الدین محمد مخزن صدق صفیا
 آل بہار الدین کہ ز کرباست محبوب خدا
 سہروردی آل کہ او شیخ شادوخ است مجتہا
 او ز عم خود وجیہ الدین و آل پاکیزہ را
 خود ز احمد کوست دنیوری راس الاصفیا
 صحبت او با سرتی سقطلی است آل گنج سخا
 بہت با او دطانی صحبت آل خوش لقا
 با حسن بصری۔ اورا با علی مرتضیٰ
 و از طریق دیگر اما ایہ دین
 اوست ز نجانی ز بوالعباس آل نیر الورا
 و از محمد بو بہت بہت صدر اتقیبا
 و از طریق دیگرے اما لقا بہت جہاں ذرا
 صحبت معرفت کرخی با علی شہ کورضا

صحبتِ سوتلی کاظم نیز بود ست با پدر
آنکہ چون بدو است صحبت و پرستار
با پدر خود حال گد باقر است با این را و پاک
با پدر خود بود صحبت با آن کہ در اول
آنکہ زین العابدین است صحبت او با پدر
بود آل والا حسین ابن علی و افر و
صحبت او با محمد مصطفی جد خود است

شد تمام آل شجرہ از عون خدا بر ہنما
ایضاً لہ

نگار از رفت مشکین را من بسیار بچند سے
کہ تا بازی کنم چون طفل با آل ما یک چند سے
رخت گلزار شکفتہ تنم در نالہ چون بسیل
بدر این نبل خود را دریں گلزار یک چند سے
رشتہ در خواب دیدم خوش اشم لیکن از آن دیدہ
کہ بودم در غم و اندوہ تو سپیدار یک چند سے
بیدارش خوشم چون نیست گفتارش نصیب من
بگفتارش خوشم چون نیست از دیدار یک چند سے
ز جام عشق مستم محسب از من چه می خواهد
بیا شتم مست لالہ عقل مرا بگذار یک چند سے

گفتار است حاکم این زماں در عشق او گر چه

ز عشق حوریال بود است او بیزار یک چند سے

ایضاً لہ

دلر با نزد من بیا یک چند
سیر بنیم ترا بیا یک چند
زاں کہ مہمان ست این بقایک چند
رخ نمکا بگذری کجا یک چند
تا کہ بنیم ترا گفتا یک چند
من ز عشقت شدم فنا یک چند
بودہ ام گر چه پار سا یک چند
کن بریں با دنا و نایک چند
از جفایت خوشم اگر چه دو لیک
حاکم انزل ز جام عشق است مست
بود در زہد خود نسا یک چند

ایضاً

لے قدرت از سر و ہم موزون دو چند
 ذوق کال حق کرده در آب حیات
 درد کال از عشق تو بر من رسید
 آب کال در سناها بارید ابر
 بیست بخور شد مقام از فراق
 آغچه حاکم را از عشقت سوز بود
 دار داین دیوانگی اکنون دو چند

بیت

پنج باب است اندری گزار
 شد ز انشا حاکم در دیش
 هر یکے باب گنج معنی دال
 پنج گنج اندری یکے دیوال
مناجاتی شجره بنام جبران شیخ المشائخ شیخ حاکم قریشی ماوی

الہی بہ آل چارده اولیا
 الہی بہ آل چند تن اصفیا
 بحق شجرہ داو آب و خاک
 بحق محمد جبرائیل
 بکل دستہ بارغ ال نانا
 بحق کہ زید ابن عارث رحمہ
 آل نازن انجیہ عبد الوہاب
 بحق عمر افتخار زمن
 کہ ہستند از عترت مصطفیٰ
 کہ ہستند در راہ دین مقتدا
 ہاں چارده زمرہ اولیا
 سر سرداں سرد و زینا
 آل عارث ہاں در مصطفیٰ
 شہید رہ خالین کبریا
 کہ جنت مہبان اور اجزا
 کہ خلقش سن بود دل پُر سنا

در کتاب تاریخ طبرستان
 ج ۱ ص ۱۰۰

لے یہ مناجات سلطان حاکم کا کلام معلوم نہیں ہوتا۔ نامی ۲۵۰ ہاں حیدر علی حاکم متوجہ العزم سے ذکر کجک بنیہ اصل نام ۱۲

بجن مستند کہ لطفہ قدیم
 بہ سچا وہ یوسف بن محمد شہید
 برائے سیم گل روضہ اصطفیٰ
 بوسی عالم سجالات او
 بطاہر کہ بد ابن موسی حکیم
 بجن علی آنگہ نامش نقیست
 بہ شمع شبستان اہل البقیں
 بجن تطب آل ابن مرشد رشید
 بجن بہار آنگہ نور ضیا
 بجن حاکم قرشی صسارنی
 ہیفز و بروئے بلا بر بلا
 توحید شناسائے علم الوفا
 کش افزوں بد از صبح صادق صفا
 ز آفاق قرب مقامش علا
 شہید سے بشام عرصہ الانبیا
 کہ بد ہجو آبار خود متقا
 رشید است ابن علی رہنما
 کہ ہجو پدر بود دیں پرورا
 جانش ہمیشہ است کشف الدجا
 کہ علم لدنی بیادت از خدا
 الہی بجن ایسا ہے اصفیا
 کہ نصرت بکارم شود رہنما

حقیقہ عطر الیہ عذخ رمز حمت

عالم بزرگوارین نظیر رشید علی ظہیر موسیٰ باقیم موسیٰ محمد عمر عبدالواہد زید عارف
 روح اللہ روح اللہ روح اللہ روح اللہ روح اللہ روح اللہ روح اللہ روح اللہ روح اللہ روح اللہ روح اللہ
 مناجات منثور

رب الیسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وتعم بالخیر

لے نہادند واجب البقا ولے ارعند بے ہمت

لے قدیم بے ہدایت ولے باقی بے ہدایت لے خالق ہر مخلوق ولے رازق ہر مرزوق لے

سلطان چہانیاں لے مبدع عالمیان لے خداوند بے نیاز ولے رہنما چارہ ساز لے بادشاہ

بادشاہان ولے عذر پذیر عذر خواہاں لے دانندہ راز دل لے شنوندہ آواز دل لے دانندہ

لے ریاضتی بیانیوں کے نسخہ گزار میں اس کے بعد عطر الیہ عذخ رمز حمت کی عبارت ہے۔

سراثر ولس بنیده خندان ولس بخشنده عظامه ولس بخشنده نظامه لے مراد و منبره و حومان و ولس بخشنده
 ستانده نظایان لے آفریننده چایرگاه نام ولسه برآرنده چایرگاه نام لے برآرنده حاجات حاجتندان
 بخشنده مراد نیازمندان لے همه چیز را بصیر ولسه همه چیز را خیر لے غیب پوریا
 غیب دال ولس رونوی دهنده نیکال دبران لے زنده که هرگز نپیری ولسه پاننده که خیر نپیری
 لے حکمی که عاصیان را در حال بیدار سپاری ولسه طبعی که مصلحت دمی ولسه گذاری ولسه دیاب
 پریشانان ولسه تو آب پشیمانان لے دوزنده دامها ولسه شکننده کامها لے جبار جباران ولسه قهار
 قهاران لے آفریننده آسمان و زمین ولسه داخنده گمان و یقین لے ستار تبه کاران ولسه غفار
 گنه کاران لے چاره ساز هر چه چاره ولسه کار ساز هر آدره لے که در بخش بهاران ولسه روزی و منبره
 بے کاران ولسه آفریننده دهم و خیال ولسه توکننده برآه رسال ولسه تقدیران ولسه مستوریم
 مستورات لے برآرنده و زرد شب و شب در روز لے کریمے که در کرم زخم باز است ولسه رحیمی که رحمت تو
 همه یا است لے برگزیننده انبیا ولسه بزرگی دهنده واد ایام لے کار ساز لے که آرم صفی باتن هدایت فضل تو
 نواخته ولسه بیا که بیا بیا شفیق را بشده سنت لے تو که داخنده لے پر در کمان لے که آتش سوزان را با برآرم
 خود باغ دبوستان گردانیده ولسه کارگر لے که هر دو در و در از پیش لپشه لنگ بدوزن رسانیده لے
 منبے که موسی کلیم را با جمیع مسلمان سلامت از دریا بر برسانی ولسه منتقمی که فرعون اسیر ولسه
 ذریل زریا گردانی لے تار لے که در میان رخسار آب و آتش تو داده دل که تپیده که در میان
 بلال و آتش برق تو نهاد لے لے تها لے که پیل قوی را از پیش لپشه ضعیف گردانی
 جبار لے که شیر را از مورچه حقیق برنجانی لے غلبه که آب بیا بیا ولسه
 لے سمیعے که و شها را شنوائی از دست لے رحیمی که از بسبب گناه رزق بدکاران بدنتی ولسه کریمی
 که تو پانگنه جباران بیک غدر بپزیری لے کار ساز که چون غنچه آبی سنگ را در جمع دوزستان در حائل
 گردانی ولسه بے نیاز که پول تهر لے کنی دوست را در درباری مثل سنگ خوانی ولسه کریمی که بزرگان
 امی گزینی و ابواب هدایت می کشانی ولسه رحیمی که از بسبب مجاهده با کافران ولسه کریمی که بزرگان

ولسه کریمی که در بیان دیده سوادین بناد

Marfat.com

می نمائی۔ ای معبود که بندگان را بر اسم عبادت خود آفریدی۔ واسے دودے که مومنان را به محبت خود
 برگزیدی۔ الہی مانندگان تو ایم تو بادشاہ بادشاہانی ہماں شود کہ تو خواہی خواستہ ما نشود تا تو نخواہی۔ الہی
 آں را کہ بہر خوانی کسے زاند و آثر آن کہ بقہر برانی کسے بخواند خواندہ تو بخند دل نشود در اندہ تو مقبول نہ
 کرد۔ بیت خوش رقت آں کسے کہ سر آورد بخواندہ
 داسے داسے بر کسے کہ سر آورد بر اندہ

خداوند۔ بادشاہان۔ صالحان۔ را بہا بعظمت ذات و صفات قدیم تو در بجزمت کلام عظیم تو در بجزمت نور
 و انجیل و زبور و فرقان تو در بجزمت حبیب ملائکہ و پیغمبران تو در بجزمت مصطفیٰ قبول تو در بجزمت ازواج
 و اولاد رسول تو در بجزمت پیر فاطمہ تحقیق تو۔ و بجزمت ذر تصدیق امیر المؤمنین ابو بکر صدیق در بجزمت
 برگزیدہ: ابی نعلیفہ سرانرا ز دنیا میاب امیر المؤمنین عمر ابن خطاب و بجزمت بادشاہ صاحب ایمان در دست
 خدائے جامع قرآن امیر المؤمنین عثمان ابن عفان و بجزمت شیر خدا داماد ابن عم خدیجہ غازی غائب
 معطی مطالب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب و بجزمت دوزند دلبند محمد مصطفیٰ و عکبر گوشہ علی
 المرتضیٰ و فاطمہ الزہرا یعنی حسن الرضا و حسین شہید رشتہ کر بلا و بجزمت نجایہ و تابعین و تبع تابعین
 و بجزمت مشائخ اسلام و علمادین و بجزمت مقربان اہل پیشگاہ تو در بجزمت جوئندگان قربت تو در بجزمت
 سوختگان محبت تو در بجزمت پرستارگان تو در بجزمت نیکوکاران و روزہ داران تو در بجزمت
 خوانندگان قرآن و دانشدگان بیان و بجزمت غازیان سرانرا ز دنیا میاب شہیدان جانباہ و بجزمت
 حاجیان کعبہ مبارکہ و بجزمت پاکبازان و جوانمردان و بجزمت نیک مردان و نیک زنان و بجزمت
 جوئندگان راہ و فاد بجزمت خوانندگان ملکب رضا و بجزمت صاحبان خوف و ربنا و بجزمت صادقان
 صدق و صفار بجزمت معرفت عارفان و بجزمت کشتگان بارینا و بجزمت کشتگان خشم و ہوا و بجزمت
 مشتاقان دیدار تو و بجزمت صادقان نیکوکاران و بجزمت پیران پشت خمیدہ و بدرگاہ حق رسیدہ
 و بجزمت جوانان از خدائے ترسندہ و بطاعت آرمیدہ و بجزمت آبدیدہ بیوگان و بجزمت سوز سینه
 غریبان و مسکینان بر من بیچارہ گناہگار در بر جملہ مومنان و نیکوکاران و صفار فضل و کرم خود

ارزانی دارم کریم اگر چه گنا همکارم هم بجز تو خدا سے دیگر ندارم و اگر چه بد کردارم همه فضل و کرم تو امیدوارم۔
رحیم اگر چه غرق جرم و عصیانم هم مخلص و مسلمانم و اگر چه آلوده خطا و نسیانم هم ترا چکے می گویم و نیکی
می دانم۔ الہی بجز تیرا قرآن ما را از عفو خود دل شاد کن و از آتش دوزخ آزاد کن الہی در ما رحمت
خود بر ما چنان بکش که هرگز بسته نگردد ما را توبہ چنان درست ده که سہ بار شکستہ نشود سہ

ہر بار توبہ می کنم باز اشکنم
ہر دم بخواہ غفلت خود را در فکرم
یارب بفضل کنش مرا توبہ نصوح
تا شجرہ نولے تن از تنج برکنم

خدایا توفیق بجات دہ دست از سیئات بخش۔ ہر جہ از ناکردنی کردم بفضل خود در گزار و در آئینہ
رضا رست ہمہ در آن پیوستہ ثابت و از یاد خود چنان دہ کہ غیر تو فراموش کنیم مشغل چنان بخش کہ
اشتغال دیگر بکوش نہ ہم الہی نہ قوت حساب و ایم و نہ طاقت عذاب در ماندہ ایم ما را از فضل خود
در باب الہی بیست حفظہ ما را باز گذارد در حنڈ و امان خود و اگر برادر خود چنان ثابت و اگر بر روی
نیاشیم و در طلب خود چنان استقامت بخش کہ ہمہ ری نہا شیم اسباب دینی و دنیا دینی ما بفضل خویش بسازد
ما را از آتش تہ خود ملذذ ہمیشہ ما را العزت و جاہ دار و از خواری دنیا و آخرت نگاہدار و از محتاجی مخلوق
نگاہدار عمر و رزق ما برکت کن۔ ما را بپاسرز و بر ما رحمت کن۔ پیوستہ در طاعت و عبادت و محبت و ذکر و شوق
و فکر و شکر خود و در واضح ظالم و شیطانے و مفسدے و ماسدے بر ما کما رحمت و کرامت استقامت روزی
کن۔ بر ہمہ بر نفس امارہ و شریطان تمکارہ فیہ دزعی بخش ظلمت ریبا از ما دور کن و ما را نور انکس و ہدایت
راحت بخش و بنیدیاں را افلاس دہ و پریشان را جمع گردان ہمہ مسلمانان را ب نعمت پروردگار
ستورات ما در پروردہ نعمت مستور دار و دختران مسلمانان را بخت نیاب دہ۔ الہی ما را
عاجت دل ہمہ میدانی و بر آردن آن می توانی ہمہ را بہر اودل برسانی و ما را ہمہ بر آورده ارداں الہی
بجہت ذات و صفات محمد و بجزرت کرم و کرامات محمد و بجزمت سرور و سرار محمد و بجزمت ذوق ما انوار محمد و بجزمت
پیشانی پر نور محمد و بجزمت وہ چشم نور محمد و بجزمت روستے و موئے محمد و بجزمت دو کیسے مت برکے محمد
بجزمت حساں فلزار محمد و بجزمت کتھار توبہ نہا و نڈ بجزمت ابے و بجزمت لطف و باز دے محمد بجزمت دل جاہ

Marfat.com

محمد و بجزت کام زبان محمد و بجزت قامت و استقامت محمد و بجزت اسم و جسم محمد و بجزت نام و نام محمد و
 بجزت کلمه و کلام محمد و بجزت نور و برینیه محمد و بجزت سینیه ب کینه محمد و بجزت خاطر خطیه محمد و بجزت ضمیر
 نیه محمد و بجزت اقوال و افعال محمد و بجزت ذات کریم و خلق عظیم محمد و بجزت صدق و صفت محمد و بجزت هر فاعل محمد
 بجزت از نیاز محمد و بجزت انس و راز محمد و بجزت علم عظیم محمد و بجزت عطا و عمیم محمد و بجزت حیا و حلم محمد و بجزت
 داب اداب محمد و بجزت منبر و محراب محمد و بجزت جمال و کمال محمد و بجزت جلال و اقبال محمد و بجزت عظمت و
 رفعت محمد و بجزت عزت و حرمت محمد و بجزت حالت و ذوق محمد و بجزت محبت و شوق محمد و بجزت چارگان
 بنظر رضا در حمت نگر ما را و همه مسلمانان را با ایمان داری و با ایمان بری و با ایمان بر انگیزی الهی چون
 عزرائیل قصه جان ما کند و عزرائیل قصه ایمان ما کند ایمان ما را از غارت شیطان نگاهداری و جان شریف
 ما را بے تلمخی جان کنان آسان از تن بپردن آرمی بیت

په بخش حاکم را اے کریم ما گوید بوقت دادن جان لا اله الا الله

په بخش هر همه را اے کریم ما گویند بوقت دادن جان لا اله الا الله

الهی چون در عمر ما بسر آید و یک اجل بر در آید گوش از شنیدن و زبان از گفتن باز ماند و از

حیرانی چشم بسوی آسمان باز ماند نه حرص خوردن طعام ماند و نه آشامیدن آب و نه قوه سوال باشد

نه طاقت جواب همه عزیزان نالال و گریان و بریای شوند و از آتش سوزان گردند اگر چه از چشمها آب

براند ما را نکشیدن نتوانند در آن ساعت بیچارگی و ماندگی حیرت خود را انیس ما گردان - الهی

ما را بر جنازه سوار کنند و از تارستان بگورستان برند و در محبتنگ و تاریک دارند و در زیر خاک تنها گذران

دیاراں باز گردند ما را کرم سازد الهی در آن تنگی و تاریکی و تنهایی افزائی و روشنائی بخش و ما را از عذاب

گورخانهی ده - گورنه را سر غزای بهشت گردانی و بر بنیشر و بشیرسانی و از ایشان بشارت بهشت دانی

الهی چون از رام مادر زیر خاک بریزد و یا در از دلهای خلق بخیزد و ذکر ما فراموش کنند و یا در گوش

نهینند در آن ساعت با رحمت کنی از فضل و اکرام شاد کنی - الهی چون صبح قیامت بر آید هر مرده

زنده شود و در عصمت در آید در رغابت نراخ شود و زبان ما از تشنگی شلخ شلخ شود و از



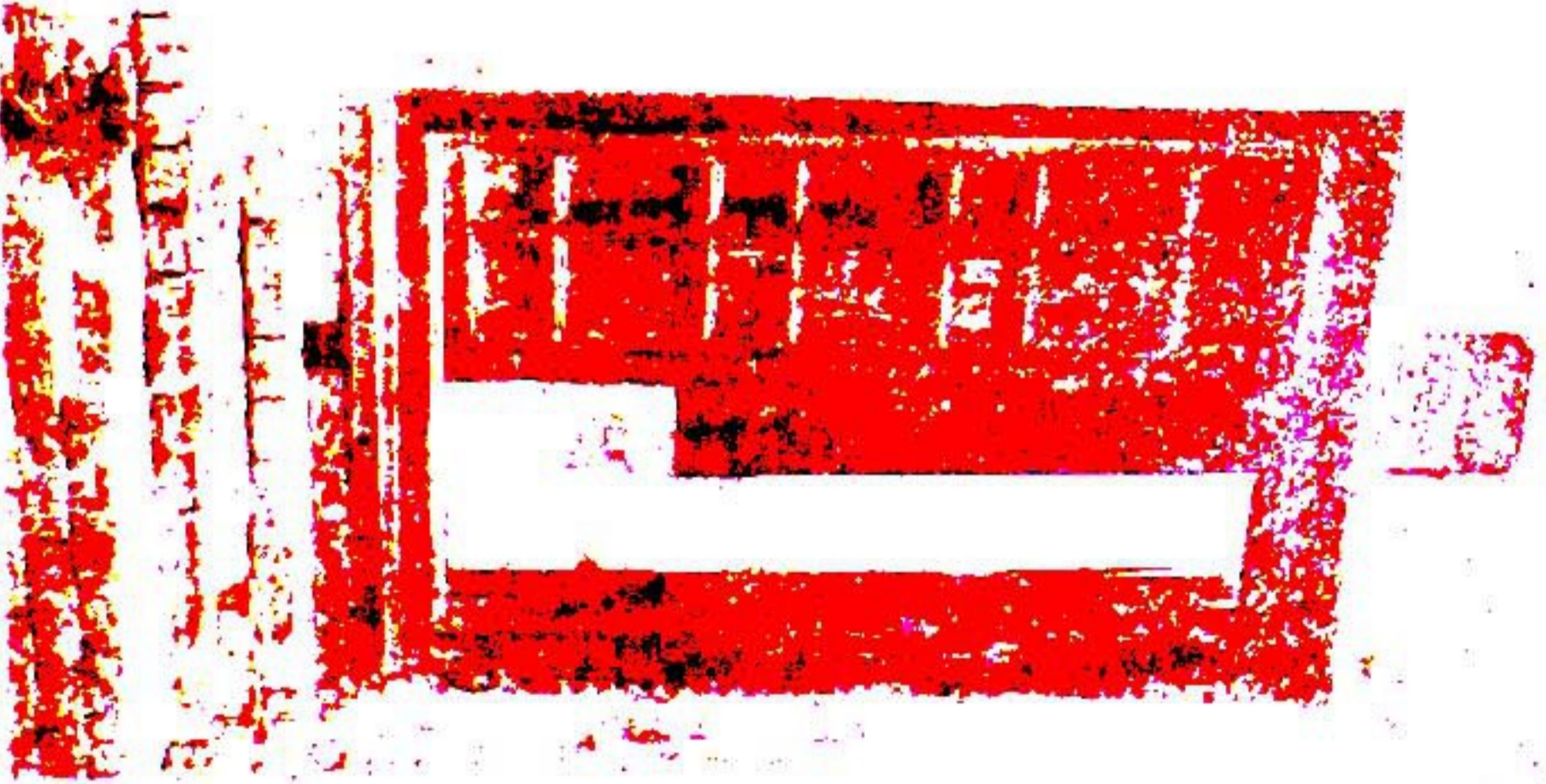
سراج خواجہ صاحبان کے مقبرے کا منظر



مصطفیٰ محمدی ایلچی، حیدرآباد، ۱۹۸۰ء



میرزا احمد خان سید احمد خان قزوینی، حیدرآباد



میرزا اسد خان سید احمد خان قزوینی، حیدرآباد

بیسبت آل روز تہنا تا تو ال دہا رزاں گرو و عرق از وجود ماروان و مغز در جوش و خلقان
 و قیامت خردش آید ہر کس حیران شود و میزان عدل بیا و یزند و خصمان خصومت بایک بگر
 بیا و یزند و پر خیزند و نہ برایچ باو شاہے تن و افسر باشد و نہ بر گوش گوشوارد و نہ برایچ عالمے
 دستار باشد و نہ برایچ گردنے طوق و زیور باشد خواجہ و ظلام کیساں شود و سلطان و رعیت
 برابر باشد و حکم کنند و خدائے جلیل باشد و نہ از منہ چہر اہل باشد انہر نہاے عتاب نمنہ
 ردے آدمی بعضی اسپید چوں ماہ شود و روسے بعضے چوں سیاہی سیاہ تر شود الہی مارا از سیاہ
 روئی نگاہداری و وجود مارا روشن تر از خورشید و ماہ تا پاں داری و از ہول قیامت و سختی حساب
 و عذاب آل روز مارا با جمیع امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وورداری و از شفاعت او محروم
 نہ کنی و مارا شفاعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزی گردانی الہی نامہا مارا بردست راست
 دہی پلہ تر از رسے نیکی گراں داری و از پلہ ط تیز و باریک و تاریک آسان بگذرانی و از عرش
 کوثر آب چستانی و درز پر سیاہ عرش نشانی و بے عذاب در بہشت رحمت رسانی و دیدار خود
 بے چوں مارا نہائی و سلام خود نشنوانی بر ما بخش و رضا رجا دید بخشی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 فضل و کرم تو جویم و از ایچ مخلوقے باری نمی خواہم بجز خدا جل جلالہ و عم نوالہ و صلی اللہ تعالیٰ علی
 خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین بر جنتک یا رحمہم ارحمین د

نوٹ: حضرت سلطان التارکین کی یہ دعا فصاحت و بلاغت کا ایک موتی ہے۔
 کے علاوہ بڑی پرتاثر ہے۔ محرم ۱۳۶۲ھ مطابق جنوری ۱۹۴۳ء میں دہلی میں سلطان ان پور حضرت
 سید احمد توختہ ترمذی (جد مادری حضرت حاکم) میں آگے لگنے کا آسیب شروع ہوا تو میں نے دعا
 توختہ کے پاس بھیج کر یہ دعا پڑھی اور اللہ پاک نے رحم کر دیا۔ الحمد للہ اللہ اعلم
 نامی - ۱۸ جون ۱۹۴۶ء

بحر طیور شاعر باری تعالیٰ بگفتار گوهر شاعر شیخ المثل شیخ حاکم قریشی

اے ترا حمد ہمیشہ حمد شاید مر ترا
 جملہ طیر و در شتار اندر صفات ذات تو
 شاکر ذراغ و کلنگ و باکیان و تغدری
 کبک و شکر خور و ہم طاووس و جشک سیاه
 بچند بوتماز بوم و ہم عقاب تر متنا
 مگر چرخ است بجرمی زاوولی شان گوی
 او سعید است در دو عالم چون بخشی مرورا
 ہم ترا دانند یارب عالمین و سما
 طوطا ک قمری کبوتر فاختہ اندر شتا
 عند کیب ہم و اصل صبح دم اندر نوا
 لک لک چغفہ باشہ در تالش اے شہا
 باز ہم شہباز و سنقر نیز او مرغ بسا

تا جی وہم بستہ باز دین ہمہ در حمد حق
 حاکما از حمد حق شرا از خدا یابی عطا

نعت سید کائنات سر دفتر مخلوقات محمد مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم

دین نعت بیت و دوئم نام شاعران آندہ کتب حسان عنصری فردوسی خاقانی نظامی سنائی
 سوزنی ظہیری مجیر سعدی مسعود جمال کمال لوری شمس عراقی عطار خسرو عبید حسن حسین

نعت سید کائنات محمد مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بگفتار گوهر شاعر شیخ حاکم قریشی

خدا شاہ ہست شعر بیت کائنات حسین مطہر
 بگفتار روح توحق لے حبیب اللہ در قرآن
 طالع سر ہمہ اندر شتار شتار شتار
 زود منظوم خوشتر لو نون نون نون
 نہ شاعر لبوت سورہ شعرا شدہ نازل
 بکرده نور پاکت حق تعالیٰ اسبق از عالم
 تویی محمود و ہم احمد محمد نیز ہم اکرم
 تمامی انبیاء ہم تا بروح اللہ از آدم
 ہمہ بنام و نفعی از جہاں در پیش تو اکرم
 بے شعر ابدا نعت تو ات از جہاں مکرم

شده تداع تو هم کعب و هم حسان بن ثابت
 خجسته عنصری فردوسی از زینت غلط کردم
 تو خاقانی بملک دین و دنیا کار عالم را
 تو اندر چشم خصمان سوزنی بر اهل طاعت را
 سعادت یافته سعدی دهم سعود از صفت
 ز انجم و ماه و خورم آوزی راز مهر مهر تو
 شه شام و عراقی بی همه عالم شده ملکیت
 تو خسرو بادشاہ فی عبیدت ہر کجا سلطان
 کہ باشد حاکم مسکین کرا و وصف ترا گوید
 ز بہر حق بر دکن لطف اس از عالمان اعلم

مدح ملک المشلخ قطب العالم شیخ المشلخ حضرت شاہ رکن عالم

رکن الحق والدین قدس اللہ سرہ دریں مدح نام سی کتاب آئدہ مخزن اسرار مطلع انوار مصباح ہدایہ
 ہنایہ ہدایہ حضور مصباح منار نافع النفع منافع سراج القلوب مع العالی سجا کثر خزائن الفقہ
 محیط البیط مع عالم بسبوط غنیہ کمیا سعادت کافیہ وافیہ کشاف کشف محجوب

کافی و وافی اغراض

اسے درون تو مخزن اسرار
 شیخ اسلام رکن الدین بوالفتح
 کشف مصباح باب فتح و فتوح
 دے درون تو مطلع انوار
 شیخ منین اللہ عظیم دستار
 نام پاک تو اسے نکو کردار

بس برآید بگروه است نثار
 دل اهل دلاں ز نور منار
 زو منافع بخلق مشد بسیار
 نیز رخ معانی است بحار
 هم محیط بیط گوهر بار
 نیز غنیمت ایا نکو کردار
 پس دها ازو شود چه لغزار
 ازین قرب حضرت غفار
 هم توای نسیم ذوالاقدار
 پھر اغراض خلق ای دیندار
 شفقت خویش را برد بگمار

در بدایه نسیم حق ترا
 ضویر مصباح علم تو کرده
 علم تو نافع است بل اتقع
 علم تو آندہ سراج قلوب
 دل تو کتر است ہم خزانه فقه
 هم مت علم علوم هم ملبوط
 کیمیای سعادت است نظرت
 همت کافیه است و انبیه هم
 گشت کشف کشف هم محبوب
 لطف تو کافی است هم وافی
 مارج در گیت رشده حاکم

خواه از حق تا در بخشد

تربت و نیز جنت و دیدار

نذر تحفه الذاکرین بگفتار گوهر نثار شیخ المشل شیخ حاکم قریشی الماوی

بہاء ملک جناس لا الہ الا اللہ
 مثال امن و امان لا الہ الا اللہ
 توأم کون و مکان لا الہ الا اللہ
 غر بہاں و عیساں لا الہ الا اللہ
 ز لعل عقلت کمال لا الہ الا اللہ
 تو با تفکر خوال لا الہ الا اللہ

ضیاء بر در جہاں لا الہ الا اللہ
 کلید مہمت بہشت است عقل ہفت جہیم
 تسدایرش عظیم ذبابت ارض و سما
 اسس دین دیانت عا و ملت و شرع
 پھر پھر سعادت محیط گوهر عین
 پھر باطل حق است نفی اثبات است

چو کفر گشت بطاغوت شد بحق ایمان
 پے تمسک یارب چو عروۃ القی است
 وے چو قائل کلمہ حق است کرداد بفضل
 شد است کائن طیب چو شجره طیب
 شد است صفتش تصدیق فرع آل اقرار
 تمام شوید لوث ضلالت و عصبیاں
 خورش که ذرہ ظلمات شرک نگذارد
 رود چهار ہزار گناہ چوں گوئی
 میقر و منکر این کلمہ را پھر در جہاں
 بقار ایزد بیند ہر آنکہ دانستہ است
 رود بہ جنت آل کس بامر خود یکبار
 ہر آنچہ آست با جملہ انبیا گفت است
 چو بہترین کلام است زان قبول شدہ است
 زبان چو ذکر شد دل بہ ذکر آرزو سر
 برے تزکیہ نفس و پاکئی دل و جان
 ترا سعادت باقی است ہاں مدد از دست
 چو خاص بہر خدا مست بے نفاق ریا
 چنانچہ غلغلا ذکر تو بعرض رسد
 بعرض لرزہ درشت زہیت این کلمہ
 براتے راندن ہمیں رانندہ حضرت
 چو گشت افضل ذکر این بقول افضل حق

عبارت است از ان لا اله الا الله
 ز انقصا مہ گراں لا اله الا الله
 چہ نور نور فشاں لا اله الا الله
 چو اصل و فرع در ان لا اله الا الله
 گردنت قلب و لسان لا اله الا الله
 بیان آب روال لا اله الا الله
 برستہ نام و نشان لا اله الا الله
 بصدق مدکشان لا اله الا الله
 عظیم سود و زیان لا اله الا الله
 یقین بغیر گراں لا اله الا الله
 برود دل کز باں لا اله الا الله
 ز حب افضل دال لا اله الا الله
 پستہرین زبان لا اله الا الله
 بسبع روح رساں لا اله الا الله
 بگو زبان و روال لا اله الا الله
 بگفت مدعیان لا اله الا الله
 بگوئی ندہ زمان لا اله الا الله
 بگو بشوق نشان لا اله الا الله
 زب متلہ گراں لا اله الا الله
 بیان تیغ و سنان لا اله الا الله
 بگو شرح و بیان لا اله الا الله

چو نخل بانگ کتبان لا اله الا الله
 شہ بہشت ستان لا اله الا الله
 بخت صدر نشان لا اله الا الله
 ترا زگرگ شبان لا اله الا الله
 ترانہ آب نہ نال لا اله الا الله
 برد نہ ریش نہ جان لا اله الا الله
 ترانہ وار نشان لا اله الا الله
 زہرہ نمرستان لا اله الا الله
 چہ شہ چہ تیر چہ خان لا اله الا الله
 جہاں اس ہب دال لا اله الا الله
 بوقت دادن جہاں لا اله الا الله

زیر عرش معظمہ بصورت طیر
 قرار گیر و چون قائل از دشت مغفور
 چو شاہ بدر کہ آن مست رکن صدر علما
 نو گو سفندی و شیطان جہیم گرگ یکے
 بلے پردیش جان دول نعیم و عظیم
 ترا ز عالم ناسوت در سرے ملکوت
 خبر ز عالم جبروت یا خود از لاموت
 شریعت است طریقت سیدم حقیقت وال
 ترا جو ملک دیدگان کنوں ندارد کس
 ہر آنچہ عنین مقامات و نوع احوال است
 بپخش حاکم را کے کریم تا گوید

پخش ہر مہ را کے کریم تا گویند
 بوقت دادن جہاں لا اله الا الله

مناجات شیخ صدر الدین فرمودہ اند کہ ہر گز اہمے پیش آید و اس مناجات

را شفیع آرد کہ جملہ جہاں بہ برکت ایشان قائم است مناجات این است

الہی بجزمت آل سی صدر مروکہ ایشان را نقبا خوانند و مقام ایشان در شام است
 الہی بجزمت آل ہفتاد مروکہ ایشان را نجبا خوانند و مقام ایشان در مغرب است الہی بجزمت
 آل چہل مروکہ ایشان را ابدال خوانند و مقام ایشان در مکہ مبارک است الہی بجزمت آل ہشت
 مروکہ ایشان را اخیر خوانند و مقام ایشان در حجاز است الہی بجزمت آل تیغ مروکہ ایشان را

عمدا خوانند و مقام ایشان در کعبه متبرکه است۔ الہی بجزمت آل سے مرد کہ ایشان را اوتاد خوانند۔
 مقام ایشان در روضہ مبارک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است۔ الہی بجزمت آل دو مرد کہ
 ایشان را قطب خوانند و مقام ایشان بطوان خانہ کعبہ مشغول اند الہی بجزمت آل یکمرد کہ اورا
 غوث خوانند و اوہ بجا رزی رسول اللہ مشغول است۔ الہی بجزمت خواجہ ادیس قرنی حاجات
 دینی در نیادی اس عاجز مضطر بر آوردہ خیر گردانی و دیدار اعظم خود را بے چوں و بے چگونہ و بے
 شبہ و بے نمونہ مرار و زری گردانی خداوند ابد کا۔ بادشاہ کریم اہلسلام من بے چارہ بدان
 بندگان خاصہ خود برسان و ایشان را شفیع آوردم بحضرت تو حاجات من روا کن۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا رَافِقِي يَا سَمِيْعُ يَا مُجِيبُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ

تست بعون اللہ تعالیٰ حسن توفیقہ کتاب گلزار کبقتار گومر نثار شیخ حمید الدین
 ابوالغینت حاکی قریشی۔ الحارثی السامی فی المادی فی ۳۶۱ ۳۶۲ بخط منشی محمد حسین قریشی
 خوشنویس فی شہر حیب مطابق جون منقول از نسخہ نوشتہ ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ مطابق سلسلہ ہجری مطابق
 ۱۵ جون ۱۳۶۵

بزرگوں کا نام زندہ رکھنے سے مقصد نامی

چون بہ خیر کنتم یا و رفتہ گاہ۔ دہ
 امیہ آل کہ مرہم خیر یاد کنند
 جو شادی کنتم ارج دیار۔ شاید
 کساں رسند و مر نیز روح شاد کنند

اولاد حضرت حاکم کا مختصر نقشہ

سیدنا حضرت شیخ حمید الدین حاکم

حضرت شیخ نور الدین (نواسر حضرت شیخ الاسلام پیر الدین زکریا ملتانی) حضرت شیخ تاج الدین (نواسر راجہ جام)

شیخ میران

شیخ شہاب الدین شیخ جلال الدین شیخ احمد الدین

(۱) (۲) (۳)

شیخ عماد الدین حماد

شیخ روح اللہ (۴)

شیخ صدر الدین

شیخ محمد شاہ

شیخ موسیٰ (۵)

نوٹ (۱) شیخ شہاب الدین حضرت عبد الجلیل کے پردادا اولاد در ضلع شیخوپورہ مالک غیر اشرافیانہ دیہات پیر محمد افضل آزری محبٹ تحصیل شادہ سجادہ نشین۔ (تاریخ جلید ص ۱۰۶ تا ۱۸۲)

(۲) شیخ جلال الدین اولاد موضع دھگ وغیرہ ملاحظہ ہو صفحہ ۸۴-۲۸۳ تاریخ جلید (۳) شیخ احمد الدین تحصیل جھنگ کے آٹھ گاؤں میں اولاد مالک سے (۲۹۱ تا ۲۹۱) (۴) شیخ روح اللہ دیگر بن غزنوان کی اولاد ریاست

بیالپور میں بڑی معزز اور چالیس سے زیادہ دیہات کی مالک ہے تفصیل تاریخ جلید کے ۲۹۲ تا ۲۹۸ اور ضمیمہ تاریخ میں ملاحظہ ہو مخدوم کرم شاہ سجادہ نشین میں اور مخدوم روشن چراغ آزری ڈسٹرکٹ محبٹ اور وسیع علاقہ کے بیدار شیخ روح اللہ پانچویں بھائی منشاہ

کی اولاد میں پشیمار اور پشاور بھائی میجر مخدوم محمد بخش میں (۵) شیخ موسیٰ کی اولاد شہر سبع الرقبہ موضع نیدی شیخ موسیٰ ضلع لالپور میں آباد ان میں حیدر علی شاہ اچھے عالم ہیں صفحہ ۲۹۹، ۳۰۲، ۳۰۳ تاریخ جلید اور اس کے آخری صفحہ (نوٹ) حضرت شیخ حاکم کی اولاد موضع

کیج پیران تحصیل شجاع آباد موضع طنج عمر تھانہ ٹوٹ اور موضع کریم داد تھانہ قریشی ضلع مظفر ٹھہرتی حبیب تحصیل تونسہ شریف اور سستی شیخ جوہر دہستان تونسہ شریف ضلع دیر غازی میں بھی بنائی جاتی ہے۔ تمام اولاد حضرت حاکم اپنے اپنے علاقہ میں معزز اور ممتاز ہے۔ مالکوں انسان پنجاب

سندھ میں ان کے مرید ہیں ان میں یہ خصوصیت ایک قائم ہے کہ ان کی شادی اپنے ایک بھائی سے ہی کرتے ہیں۔ بڑے بڑے دنیویں اور جویں

تاریخ جلید ص ۱۰۶ تا ۱۸۲

مقابلہ نہیں کر سکتی اور اس کا سہرا پیر غلام دستگیر صاحب نامی کے سر ہے۔ جو بزرگوں کے مزارات
کی کما حقہ نگہداشت رکھنے کے علاوہ ان کی تصانیف کو اور ان کے حالات زندگی پر مشتمل تاریخی
کتا بوں کو وقتاً فوقتاً شائع کرتے رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی مساعی سے ہمارے ادب میں بہت سی
قابل قدر کتابوں کا اضافہ ہو چکا ہے آپ بلاشبہ پنجاب کے بہترین متولیوں میں سے ہیں۔ اگر تمام متولی
ان کی تقلید کریں تو ادوقاف کی حفاظت کا مسئلہ حل ہو جائے۔

(آگے میرے متعلق اور بہت سے تقریباتی حوالے ہیں جو میرا نقل کرنا خود مستانی ہوگی جو زیادہ مناسب
نہیں۔ لہذا ترک کر دیتا ہوں۔ من آئم کہ من دانم۔ دعا ہے کہ خدا مجھے حقیقی معنوں میں اس تقریر کا
مصدق بنا دے۔)

تاریخ طبع گلزار از پیر عالم شاہ صاحب کاشمی رئیس کوٹلی پیرا

گلزار حمید مو مبارک
مطبوعہ چوگشت گفتم عالم
کاں بہر فصاحت است نو بجر
آواز ضمیر کامل دہر

۶۵ ۱۳

ایضاً

از حافظ حاجی مختار النبی صاحب مرحوم حاکمی مدون ریہ پیرا

حافظ مختار النبی مرحوم نے فارم پیتا شاہ میں گلزار حاکم کے دو نسخوں کے مقابلے تعمیر

میری مدد کے ۲۲۔ جنوری ۱۹۴۵ء کو دعوت سے پورے گیارہ مہینے میں یہاں سے کہ
یہ اسی سال چھپ جائے گی اس کی مندرجہ ذیل تاریخ طبع کی متی افسوس نہیں گلزار کی بہار اشاعت

دیکھنا نصیب نہ ہوا۔

حمید الدین حاکم صاحب شان
کہ شاہ ہے بد بہ ملک کبچ ککران

۱۴ حاکمی سے مراد ہے حضرت حاکم کی اولاد۔

گزیده فقر را بر باد شای
خدا اجرے دہد اور اکونوں
بسال سیزده صد شصت و چارم
توفیق خدا کے جن و انساں
کنند گلزارِ حاکم شائع باشاں
بشد مطبوع این گلزارِ ذی شال

ایضاً

از نامی حاکمی لاہوری

تعالی اللہ دنیا شد معطر
بہ دہا انبساط و زحمت آمد
بدل پیدا کند کیفیت وجد
چہانے پزیر و نور گر دید
چو شد آرزو گوش دل حلق
سر خورد را بجیب فکر پر دم
گوش من رسید آواز لطف
تہونامی بہ شہدایان الہی

ز ریجان و گل گلزارِ حاکم
ز راحت بخش استبشارِ حاکم
سماح دل ربا اشعارِ حاکم
ہویدا گشت چوں انوارِ حاکم
بفضل حق در شہوارِ حاکم
بسال طبع این از کارِ حاکم
چہ اندیشی تو پر خردارِ حاکم
بہار تازہ گلزارِ حاکم

+ ۹۲۸ = ۶۵ ۱۳

ایضاً

از پیر محمد افضل شاہ حاکمی نریری مجتہد شاہدہ تحصیل

طبع شد گلزارِ جدِ احدی
آل حمید الدین حاکم غوثِ وقت
ہست از گلزارِ اولیٰ بہار
ہا تقم گفتا بسال انتطباع

تارک تاج دست پر خردی
کز قیامش مومبارک شد حللی
دور سازد خواندش آشفتمگی
گو کتاب حضرت حاکم دلی

۱۹

ایضاً

از پیر انور علی شاہ حاکمی رئیس قلعہ مہینا
 عذوبت یابہ شد کام دل خلق
 ز شیرین و آلف اشار گنزار
 دل ما از فرح گل گل شکفتہ
 چو شد فرحت فزا از کار گنزار
 نموده از کرم روشن چہ انگی
 نمایاں سعی در از کار گنزار
 بیابد اجر از رب حمید آل
 کہ کرد و اشار زر در کار گنزار
 چہ تاریخ طباعت حبیب انور
 بگفتا ہاتف اظہار گنزار

۱۳۶۵

ایضاً

از صاحبزادہ محمد ابو بکر ہاشمی حاکمی
 عدلت حاکم کے صد سال بعد اس وقت بھی
 مددت آموز ہے گنزار کا سر آک درق
 یہ ساجات و ثنا و منقبت کی کان ہے
 صاف سادہ ہے زبان اس کی نہیں مضمون ادق
 کہہ دیا بو بکر سے گنزار حاکم ذکر حق

۱۳۶۵

ایضاً

از صاحبزادہ عبدالغفور حاکمی رئیس موضع قلعہ مہینا
 جھپ گیا اس بزرگ کا دیوال
 عہد میں اپنے
 کہا آلف نے جیب ہے تاریخ
 تھا میں تاکہ
 کہو عبد الغفور انور تم
 شہ آذت ہے اس تاریخ

۱۹۲۶

ایضاً

از صاحب عامی

تو خاک کے زحاکماں مہ فیضیت آمدہ
 تو عارفے زعارفاں مہ فیضیت آمدہ
 تو سارے کے بر آسماں مہ فیضیت آمدہ
 ہیں حدیث تو رواں مہ فیضیت آمدہ
 کسے بگفت ناگہاں مہ فیضیت آمدہ
 چو از برائے سائل طبع فکر کردم اندکے

۵ ۶ ۳ ۱ ۵

ایضاً

از ابوالاعجاز میاں عبدالمجید صاحب آزل لاہوری

مجموعہ کلام تو یہ چھپ گیا۔ مگر
 چھ سو برس سے پہلے کی یہ فارسی میں ہے
 دنیا میں آپ کا نہ اگر تھا کوئی جواب
 نامی کی اس پہ صرف ہوئی محنت کثیر
 حمد و ثنا بھی مدح و غزل بھی بے دل پذیر
 دیواں بھی ہے حمید کا بے مثل بے نظیر

(۲)

دیوان میں سے حضرت حاکم کا چھپ گیا
 سادہ زباں اگر ہے تو مضمون صاف صاف
 چہ بہت کہدے مصرع تاریخ اسے آزل
 سعی بلیغ نامی روشن ضمیر ہے
 طرز ادا اور نگ سخن دل پذیر ہے
 گلزارِ حاکی یہ بہت سنظر ہے

۶ ۱ ۹ ۲ ۶

ایضاً

از پیر محمد اقبال صاحب سکینہ ماسٹر ڈل سکول نارنگ

شیخ مبارکی کی صلب پاک سے
 تھے حمید الدین سلطان کیچ کے
 تارک شاہی ہوئے جو باوقار
 جن کا تھا الفقر فخری پر مدار
 ان کی تصنیف ایک گلزار نام ہے جو اشاعت ہوئے اس کی کفیل
 طبع کا اس کی ہوا اب اتہام ہے
 اس کا سہرا ہے چچا میرے کے سر
 نام نامی جن کا ہے مشہور تر
 بے جزاے خیر انہیں رہتِ حلیل
 کہدیا اقبال نے چھپنے کا سال
 تیرہ سو سولہ ہے لے فرخندہ قال

حضرت سلطان حمید الدین حاکم کی تعریف صدر الدین عارف کی زبان سے

بِأَمْنٍ بَنِي قَصْرًا زَفِيحًا بِالْعُلَى
 وہ ذات شریف جنہوں نے طریقت کی بنیادوں میں ایک
 بِنْتُ الْعَجِيزَةِ فِي أَحْيَرِ زَمَانِنَا
 ہمارے آخری زمانے میں معجزہ ہیں
 شِبْلِيٌّ وَقْتٍ فِي الزَّمَانِ رَأَيْتَهُ
 یہ زمانے میں اپنے وقت کے شبلی ہیں۔ اے مخاطب
 عَنِّي حَبِيدَ الْحَقِّ قُطْبَ دِيَارِنَا
 میں اور حضرت حمید الدین حاکم ہیں جو ہمارے علاقہ کے قطب
 سُدْرَ الْمَشَاحِمِ حَاكِمٌ فِي دَهْرِنَا
 تاریخ کے سردار اور ہم سے زمانے میں طریقت کے حاکم ہیں
 الْفَقِيرِ ابْنِي وَالْأَصُولِ مَدَارُهُ
 ہم فقیر ہیں سب سے زیادہ روشن اور علم اصول میں اس کا مرکز ہیں
 حَبَانُ عَصْرِ فِي الْعُلُومِ بِفَضْلِهِ
 اپنی فضیلت علمی کے سب سے نامعلوم میں حبان زمانہ ہیں
 رِعَاقَتِي وَاصِلُ الْحَقِّ ذَاتُهُ
 ہمارے صاحب تقویٰ ہیں اپنی ذات واصل حق ہے
 وَالْحَاكِمِ الْقَرِيشِيِّ وَالْأَسَدِ
 نسبت ناندان میں حاکم قریشی ہیں

وَشَيْدَ أَرْكَانِ الزَّهَادَةِ وَالتَّقَى
 اونچا محل بنا یا اور زہد و تقویٰ کے ارکان مضبوط کئے
 وَأُظْهِرْتُ مَحْضَ كَرَامَتِي بِالْإِنْتَهَى
 اور آپ نے آخری وقت میں کرامت کا اظہار کیا
 فِي الْفَضْلِ شَمْسًا طَالِعًا بِالْإِهْتِدَى
 تو انہیں فضیلت میں ہدایت کا چمک ہوا اور با رہیے گئے
 وَجُنَيْدًا ثَانٍ حَالِيًا أَهْلَ الْمَهَى
 میں اور جنید ثانی ہیں اہل بصیرت و زینت و سیرت کے ہیں
 أَحَى رَسُومِ الشَّرْحِ مِنْ بَيْنِ الْوَرَى
 جنہوں نے لوگوں کے درمیان شریعت کے احکام کو جاننے کے
 وَأَعْلَاهُ مِنْ عُلَمَائِنَا فِي مَنْ بَقِيَ
 اور ہمارے بقیہ علم میں سب سے زیادہ علم ہے
 لَعْبَانُ وَقْتٍ بِأَهْرِيَا مَنَانُ
 اور اپنے وقت کے علم کے ساتھ ہمارے زمانے میں
 وَأَزْكَى بِفَضْلِ نَبِيِّ سَيِّدِ الْوَرَى
 ہمارے سب سے افضل خدایوں کے فضل کے ساتھ ہمارے سب سے
 قُطْبُ الزَّمَانِ وَقُدْوَةٌ فِي الْأَصْفِيَا
 زمانہ کے قطب ہیں اور ہم لوگوں کے وقت کی ہدایت ہیں